e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

رام مندر چندہ تنازعہ

سپریم کورٹ کا ایس آئی ٹی رپورٹ عام کرنے سے انکار

ایس آئی ٹی ٹیم عدالت کے سامنے جواب دہ ہے، حکومت کو تین ہفتوں میں نئی رپورٹ پیش کرنا ہوگی

نئی دہلی: (ایجنسی) ایودھیا کے شری رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے دیے گئے چڑھاوے اور چندے کی مبینہ چوری کی آزادانہ تحقیقات کی درخواستوں پر سپریم کورٹ نے پیر کو سماعت کی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ نے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کی اسٹیٹس رپورٹ کو گواہی کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ایس آئی ٹی سپریم کورٹ کے سامنے جواب دہ ہے اور تحقیقات شفاف و غیر جانب دار ہونی چاہئیں۔ سپریم کورٹ میں دائر درخواستوں میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ معاملے کی مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے آزادانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ اس کے علاوہ شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کے مالی لین دین کا مکمل ڈرائیو آڈیٹر جنرل (سی اے جی) یا فارنسک آڈٹ کرانے، ٹرسٹ کے تمام مالی ریکارڈ محفوظ رکھنے اور تحقیقات مکمل ہونے تک بڑے مالی فیصلوں پر روک لگانے کی بھی درخواست کی گئی مطالبہ کیا گیا۔ درخواست گزاروں کے وکیل نے کہا کہ انہیں اس معاملے میں درج ایف آئی آر کا مواد تک فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ ایک اور درخواست گزار سدھا کرسنگھ کے وکیل ستیہ سنگھ راجپوت نے مطالبہ کیا کہ اب تک حاصل ہونے والے تمام عطیات کی تفصیلات عوامی طور پر شائع کی جائیں۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ ایک آزاد چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کچھ رپورٹس بھی تیار کرائی گئی ہیں، جنہیں عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ایک درخواست گزار نے رام مندر ٹرسٹ کے موجودہ ڈھانچے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس صورت حال میں ایس آئی ٹی کی تحقیقات غیر جانب دار نہیں رہ سکتیں۔ اس پر چیف جسٹس سوریہ کانت نے واضح کیا کہ ایس آئی ٹی پر ٹرسٹ کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ تحقیقات کے حوالے سے عدالت کی تمام ہدایات پر عمل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجداری مقدمات کی تحقیقات کی تفصیلات عام طور پر اسٹاف اور مدعا علیہ کے درمیان شیئر کی جاتی ہیں اور کسی بیرونی فریق کو فراہم نہیں کی جاتیں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ رام مندر چندہ چوری معاملے میں ایس آئی ٹی کی تشکیل خود سپریم کورٹ نے کی ہے، اس لیے وہ سپریم کورٹ کے تئیں جواب دہ ہے۔ عدالت نے تمام فریقوں کو ہدایت دی کہ وہ ایس آئی ٹی کی تحقیقات کے حوالے سے اپنی تجاویز تشار مہتا کو دے سکتے ہیں اور حکومت ان پر سنجیدگی سے غور کرے۔

تہواروں میں ہوائی کرایوں میں بے تحاشا اضافے پر سپریم کورٹ سخت، ضابطے نہ ماننے والی ایئر لائنز کی پروازیں روکنے کا اشارہ

نئی دہلی: (ایجنسی) تہواروں اور تعطیلات کے دوران ہوائی ٹکٹوں کی قیمتوں میں اچانک اور بھاری اضافے کے معاملے پر سپریم کورٹ نے پیر کو سخت رخ اختیار کیا۔ عدالت نے کہا کہ اگر ایئر لائنز مسافروں کے مفادات سے متعلق طے شدہ ضابطوں کی پابندی نہیں کر رہی ہیں تو ان کی پروازیں روکنے جیسے اقدامات بھی کیے جا سکتے ہیں۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے اس معاملے کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ مسافروں کے مفادات کے تحفظ کے لیے جو انتظامات اور ضابطے بنائے گئے ہیں، ان پر عمل درآمد اور ان کے مؤثر نگرانی کی موجودہ صورت حال ابھی پوری طرح واضح نہیں ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں حکومت سے واضح اقدامات اور ضابطہ بندی کی تفصیلات پیش کرنے کی ہدایت دی۔ سماعت کے دوران ایڈیشنل سالیسٹر جنرل اجل کوشک نے مرکز کی جانب سے عدالت کو بتایا کہ ہوائی کرایوں اور مختلف فیس سے متعلق قواعد وضع کرنے کا عمل آخری مرحلے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس عمل کو مکمل کرنے میں تقریباً 3 ہفتے کا وقت درکار ہوگا۔ مرکز نے یقین دہانی کرائی کہ تواعد کو حتمی شکل دیے جانے کے بعد ایئر لائنز کو حکومت کی تین ہفتے کی مہلت کی درخواست منظور کرتے ہوئے معاملے کی اگلی سماعت 7 ستمبر مقرر کر دی۔

رامناتھ کشور نے رکن اسمبلی کی حیثیت سے حلف لیا

پٹنہ (ایاین آئی) جن سوراج کے بانی پرشانت کشور نے بہار اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے حلف لینے کے بعد میڈیا کو نامہ نگاروں سے کہا کہ عوام نے انہیں بہت بڑی ذمہ داری سونپی ہے اور وہ اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھائیں گے۔ مسٹر کشور نے کہا کہ جس ایوان کے رکن شری بابو (شری نرنجن سنگھ)، اگوکرم ناراین سنہا، کرپوری ٹھاکر، نتیش کمار، لالو پرساد، رام وِلاس پاسوان اور سشیل مودی رہے ہیں، اس ایوان کے رکن کی حیثیت سے حلف لینا ان کے لیے فخر کی بات ہے۔ اس سے پہلے باگپی پور اسمبلی حلقے کے ضمنی انتخاب میں منتخب ہوئے مسٹر کشور نے آج بہار اسمبلی کے اسپیکر ارکیہ پریم کمار کے دفتر میں ان کے سامنے ایوان کے رکن کی حیثیت سے حلف لیا۔ مسٹر کشور کے حلف لینے کے دوران ایوان کے ڈپٹی اسپیکر نریندر نارائن یادو، جن سوراج پارٹی کے ریاستی صدر منوج بھارتی موجود تھے۔ نو منتخب رکن اسمبلی مسٹر کشور نے حلف لینے کے بعد ڈاکٹر کرما شنکر یا کیلاش وجے ورگیہ سے بھی رسمی طور پر آشیرواد حاصل کیے۔ مسٹر کشور نے کہا کہ ہم پھولوں اور گلاب کے پھولوں سے سجے گلدستے کے ساتھ اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے اس کا استقبال کیا۔ قابل ذکر ہے کہ باگپی پور اسمبلی ضمنی انتخاب 30 جولائی 2026 کو منعقد ہوا تھا جس کا نتیجہ 03 اگست کو اعلان کیا گیا تھا۔ اس مقابلے میں جن سوراج کے پرشانت کشور نے بھاری جیت حاصل کی (پی ٹی آئی) کے امیدوار نیرج سنہا کو تقریباً 19 ہزار ووٹوں سے شکست دے کر بہار اسمبلی میں اپنی پارٹی کا کھاتہ کھولا تھا۔

رامل گاندھی معاملہ: سپریم کورٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کی کارروائی ملتوی کی

نئی دہلی (ایاین آئی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز الہ آباد ہائی کورٹ کو اس عرضی پر کارروائی ملتوی کرنے کی ہدایت دی، جس میں بی جے پی کے ایک رکن نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی پر ان کی معلوم آمدنی کے ذرائع سے زیادہ اثاثے رکھنے کا الزام لگایا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے مرکزی تحقیقاتی بیورو (سی بی آئی) اور کسی بھی دیگر متعلقہ اتھارٹی کو بھی ہدایت دی کہ وہ مزید احکامات تک اس معاملے میں ہائی کورٹ کو کوئی رپورٹ پیش نہ کریں۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ الہ آباد ہائی کورٹ نے راہل گاندھی کو ایوانی بات رکھنے کا موقع دیے بغیر اس معاملے میں ہدایت کیوں جاری کی۔ عدالت عظمیٰ کی یہ ہدایات راہل گاندھی کی جانب سے الہ آباد ہائی کورٹ کی کارروائی کو چیلنج کرنے والی عرضی پر سماعت کے دوران آئیں۔

برکس ماحولیاتی گروپ کی میٹنگ میں چار تر جیحات پر اتفاق

نئی دہلی (ایاین آئی) ہندوستان کی صدارت میں برکس ماحولیاتی ورکنگ گروپ اور ماحولیاتی تبدیلی و پائیدار ترقی پر بیرک کے روز رابطہ گروپ کے سینئر حکام کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں برازیل، چین، مصر، ایتھوپیا، انڈونیشیا، ایران، روس، جنوبی افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے مندوبین نے حصہ لیا۔ وزارت ماحولیات، جنگلات و ماحولیاتی تبدیلی کے سکریٹری کے کمار کی صدارت میں پیر کے روز یہاں بھارت منڈپم میں منعقدہ میٹنگ میں چار اہم شعبوں پائیدار رزق زندگی کو فروغ دینا، جنگل کاری و جنگلاتی آگ کا نظم و نسق اور تباہی کا اندازہ، گرتی حیثیت اور ماحولیاتی موافقت میں تعاون بڑھانے پر متبادل خیال کیا گیا۔ مسٹر کمار نے کہا کہ گزشتہ دو دہائیوں میں برکس اقتصادی مکالمے کے پلیٹ فارم سے آگے بڑھ کر آلودگی، حیاتیاتی تنوع کے نقصان اور عالمی درجہ حرارت میں اضافے جیسے سنگین ماحولیاتی چیلنجوں سے نمٹنے کا بااثر پلیٹ فارم بن گیا ہے۔

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 316 Tuesday , August 18 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳۱۶) لکھنؤ، بروز منگل ۱۸-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۴-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

بی جے پی کی نئی ٹیم میں صرف 18 فیصد خواتین

65 ارکین میں 51 نئے چہرے، دسنمدھرا سب سے عمر رسیدہ، آئی ٹی سیل سے مالویہ باہر، تنقی نوین کی ٹیم میں رام مادھو اور اسمرتی ایرانی کی واپسی، یوپی سے دو مسلم

نئی دہلی۔(ایجنسی) بی جے پی صدر نتن نوین نے عہدہ سنبھالنے کے 209 دن بعد پیر کو 65 رکنی ایگزیکٹو کمیٹی کا اعلان کیا۔ رام مادھو کو نائب صدر اور اسمرتی ایرانی کو جنرل سکریٹری کے عہدے پر بحال کیا گیا ہے۔ بی جے پی آئی ٹی سیل کے انچارج امیت مالویہ کو ہٹا دیا گیا ہے، ان کی جگہ دیپک مہاسکے کو تعینات کیا گیا ہے۔ راجستھان کی سابق وزیر اعلیٰ دسنمدھرا راجے نائب صدر کے عہدے پر برقرار رہیں گی۔ قومی تنظیم کے وزیر بی ایل سنتوش بھی اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔ نتن نوین کی ٹیم میں 12 خواتین شامل ہیں۔ اتر پردیش کے دو مسلم لیڈروں طارق منصور اور باسط علی کو شامل کیا گیا ہے۔ ٹیم میں 13 نائب صدور، 8 جنرل سکریٹریز، 16 سکریٹریز اور 28 ممبران شامل ہیں۔ نئی ٹیم 22 اگست کو دہلی میں ملاقات کرے گی۔

بی جے پی کی نئی قومی ٹیم میں 12 خواتین سمیت 65 ارکان کو شامل کیا گیا ہے۔ ان میں 14 پرانے چہروں کو دوبارہ ذمہ داری دی گئی ہے، جبکہ 51 نئے ارکان شامل کیے گئے ہیں۔ 73 سالہ دسنمدھرا راجے ٹیم کی سب سے سینئر اور 35 سالہ ڈاکٹر نیمت جوشی سب سے کم عمر رکن ہیں۔

اگلے سال اسمبلی انتخابات والے چار ریاستوں اتر پردیش، اتراکھنڈ، گجرات اور پنجاب سے مجموعی طور پر 18 چہروں کو نئی ٹیم میں جگہ ملی ہے۔ اتر پردیش سے 8، اتراکھنڈ سے 4، گجرات سے 4 اور ہنجاب سے 2 ارکان شامل ہیں، جبکہ گوا، منی پور اور ماچل پردیش کو نمائندگی نہیں ملی۔

نئی ٹیم میں کئی خواتین رہنماؤں کو نائب صدر، جنرل سکریٹری، سکریٹری اور مختلف مورچوں دسوشل میڈیا سے متعلق اہم منظمی ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ 65 رکنی ٹیم میں تقریباً 78.5 فیصد نئے چہرے شامل کیے گئے ہیں، جبکہ سابقہ ٹیم کے 29 ارکان کو نئی ٹیم میں جگہ نہیں ملی۔ ان میں قومی نائب صدر، جنرل سکریٹری، سکریٹری اور ترنمولی جیسے اہم عہدوں پر رہنے والے رہنما بھی شامل ہیں۔ نئی ٹیم میں سب سے عمر رسیدہ رکن دسنمدھرا راجے ہیں، جن کی عمر 17 اگست 2026 کو 73 سال ہے، جبکہ سب سے کم عمر رکن ڈاکٹر نیمت جوشی ہیں، جن کی عمر 35 سال ہے۔ اس طرح دونوں کے درمیان عمر کا 38 سال کا فرق ہے۔ تاہم تمام 65 ارکان کی عمروں کی مکمل تفصیلات ابھی سامنے نہیں آئی ہیں۔

’بذات خود ملاقات کیجیے‘

جھارکھنڈ میں طلبا تحریک سے متعلق راہل گاندھی نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو لکھا خط

نئی دہلی۔(ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے رانچی میں طلبا کے احتجاج پر جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو ایک خط لکھا ہے۔ اس خط میں انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ وہ بذات خود احتجاج کرنے والے طلبا سے ملاقات کریں تاکہ ان کی تشویش دور کرنے کے لیے جھارکھنڈ حکومت کے عزم کو مضبوط کیا جا سکے۔ قابل ذکر ہے کہ جھارکھنڈ میں ہیمنت سورین کی قیادت میں جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) کی کانگریس، بایاں محاذ اور آر جے ڈی کی حکومت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ راہل گاندھی نے خط لکھ کر وزیر اعلیٰ سورین کو خصوصی طور پر مشورہ دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ’’کانگریس پارٹی کا ماننا ہے ہندوستان کے آئین میں درج پُرامن احتجاج کا حق ہماری جمہوریت کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔ اسی لیے، ہم نے گزشتہ چند ماہ کے دوران پیپر لیک اور تعلیمی نظام میں بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبا کو اپنی مکمل حمایت دینے کی پیشکش کی ہے۔‘‘ اس خط میں راہل گاندھی نے آر ایس ایس اور بی جے پی کا بھی ذکر کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ’’ہمارا ماننا ہے یہی کہ ہندوستانی تعلیمی نظام پر آر ایس ایس اور بی جے پی نے قبضہ کر لیا ہے اور اسے طلبا کے استحصال اور ظلم و زیادتی کے ایک آلے میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب یہ وہ مضبوط نظام تعلیم نہیں رہا جو ایک دہائی پہلے ہوا کرتا تھا۔‘‘ ساتھ ہی انھوں نے کہا ’’جیسا کہ آپ جانتے ہیں، جھارکھنڈ میں بھی طلبا احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کا احتجاج پُرامن رہا ہے۔ میں اس بات کی ستائش کرتا ہوں کہ جھارکھنڈ حکومت نے آپ کی تشکیل کردہ ایک کمیٹی کے ذریعہ ان کے ساتھ بات چیت شروع کی ہے۔ میرا ماننا ہے کہ طلبا کی جانب سے اٹھائے گئے کئی مطالبات پر بھی اتفاق ہو گیا ہے۔ تاہم، احتجاج جاری ہے اور کچھ طلبا غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر ہیں۔‘‘ راہل گاندھی نے ہیمنت سورین کو لکھے اس خط میں نوجوانوں کی اہمیت بھی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ’’نوجوان ہی ہندوستان کا مستقبل ہیں۔ ہمیں ان کی اس گھڑی میں ہم ان کی یکجہتی اور حمایت سے شکر گزار ہیں۔ آپ ان کی بات سنیے اور اس مسئلے کے حل کی سمت میں مناسب کارروائی کرنے کی پوری کوشش کریں۔‘‘ قابل ذکر ہے کہ جھارکھنڈ میں بھرتی احتمانات کے عمل میں اصلاحات کے مطالبہ کو لے کر رانچی میں 24 دنوں سے طلبا کی تحریک جاری ہے۔

راشن ڈیلروں کو یوگی حکومت کا تحفہ، کمیشن بڑھایا

مناسب نرخ دکانداروں کے مارجن میں 30 فیصد اضافہ، سی ایم یوگی نے کہا، کام کے ساتھ عزت بھی ملنی چاہیے

لکھنؤ۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو کہا کہ سال 2017 سے قبل راشن کی تقسیم کا نظام بدعنوانی اور بے ضابطگیوں کا شکار تھا، جبکہ موجودہ وقت میں پردھان منتری غریب کلیان انّ یوجنا کے تحت ریاست کے تقریباً 15 کروڑ لوگوں کو مسلسل مفت راشن فراہم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے غریبوں کے راشن کارڈ اسک ہڑپ کر لیے جاتے تھے، لیکن اب نظام مکمل طور پر شفاف اور جواب دہ بن چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ لکھنؤ کے لوک بھون میں منگل انٹیگریٹڈ ورا سٹیپ ڈیلوری کے تحت ای-پوس پر مبنی مناسب نرخ کی دکانوں کے ڈیلروں کے فیڈ بیک نظام کے افتتاح کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے ریاست کے 78 ہزار سے زائد مناسب نرخ کی دکانوں کے ڈیلروں کے کمیشن میں اضافے کے اعلان کرتے ہوئے مارجن منی 90 روپے سے بڑھا کر 125 روپے فی کوئنٹل کر دی۔ انہوں نے کہا کہ اس میں مرکزی حکومت کی جانب سے 10 روپے اور ریاستی حکومت کی جانب سے 25 روپے کا حصہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت بند کردہ مزید 25 روپے کے اضافے کے لیے بھی تجویز بھیجی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مناسب نرخ کی دکانوں کے ڈیلر حکومت اور عوام کے درمیان ایک پل کا کام کرتے ہیں اور دنیا کے سب سے بڑے عوامی تقسیم کے نظام کو زمینی سطح تک پہنچانے میں ان کا اہم کردار ہے۔

انہوں نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے راشن کی تقسیم میں بے ضابطگیوں کے باعث کوٹہ ڈیلروں کی شبیہ بھی متاثر ہوتی تھی، جبکہ ای-پوس مشینوں، ڈورا سٹیپ ڈیلوری اور ریئل ٹائم پر مبنی نگرانی کے ذریعے نظام شفاف ہو گیا ہے۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ سال 2017 میں جتنا درشن میں آنے والی ایک ہزار شکایات میں تقریباً 300 شکایات راشن کی تقسیم سے متعلق ہوتی تھیں، جبکہ اب ایسی شکایات تقریباً ختم ہو گئی ہیں۔ یوگی نے کہا کہ ریاست میں 10 ہزار سے زائد راشن کی دکانوں کو انایا پورنا بھون کے طور پر ترقی دی جا رہی ہے۔ اس کے لیے رواں مالی سال میں 500 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب مناسب نرخ کی دکانوں کے ڈیلر راشن تقسیم کرنے کے علاوہ مقررہ 39 اقسام کی دیگر اشیا بھی فروخت کر سکتے ہیں، جس سے ان کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب تک 100 کوئنٹل اناج تقسیم کرنے والے ڈیلر کی ماہانہ آمدنی اب بڑھ کر تقریباً 16,250 روپے ہو جائے گی۔

بنگال: بیر بھوم کے ایک ہوٹل میں خوفناک آتشزدگی، 7 افراد جاں بحق

بیر بھوم (ایجنسی) پیر کے روز مغربی بنگال میں بیر بھوم واقع تارا پیٹھ علاقہ کے ایک ہوٹل میں آگ لگ گئی۔ پولیس اہلکار کے مطابق آتشزدگی میں 7 افراد کی موت ہو گئی اور کئی دیگر افراد جھلس گئے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ صبح 5 بجے تارا پیٹھ مندر علاقے میں واقع 4 منزلہ ہوٹل کی پہلی منزل پر آگ لگی۔ اس وقت ہوٹل میں بیشتر افراد سو رہے تھے۔ آتشزدگی کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ پر قابو پایا۔ زخمیوں کو رام پور ہاٹ سرکاری میڈیکل کالج اور اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اسپتال کے ذرائع نے شروع میں بتایا تھا کہ آتشزدگی میں 5 لوگوں کی موت ہوئی ہے، حالانکہ بعد میں پولیس نے مرجاکتوں کی تعدیق کر دی۔ ایک سینئر آفیسر نے کہا کہ ’’اب مہلوکین کی تعداد 7 ہو گئی ہے۔‘‘ ہوٹل انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگی ہے۔

اشوک دھام مندر میں بھگدڑ، 7 عقیدتمندوں کی موت

لکھی سرائے (ایجنسی) بہار کے لکھی سرائے واقع مشہور اشوک دھام مندر میں آج صبح دردناک حادثہ پیش آیا۔ ساون کے تیسرے سوموار پر بھگوان شیو کے جلابھشیک کے لیے پہنچے ہزاروں کی تعداد میں عقیدتمند پہنچے ہوئے تھے۔ اسی دوران بجلی کا تار گرنے سے عقیدتمندوں میں زبردست بھگدڑ مچ گئی۔ اس حادثہ میں کم از کم 7 عقیدتمندوں کی موت ہو گئی، جبکہ 12 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں کو علاقہ کے قریبی اسپتالوں میں بغرض علاج داخل کرایا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ حادثہ کے وقت مندر احاطہ میں شدید بھیڑ جمع تھی۔ عقیدتمند جلابھشیک کے لیے قطار میں لگے ہوئے تھے۔ اسی دوران بجلی کا تار گرنے سے لوگ گھبرا کر بھاگنے لگے جس سے بھگدڑ والی حالت پیدا ہو گئی۔ کچھ خواتین بھیڑ میں دب گئیں اور موقع پر ہی ان کی موت ہو گئی۔ اس حادثہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس، انتظامیہ کے افسران اور میڈیکل ٹیمیں موقع پر پہنچ گئی ہیں۔ زخمیوں کو فوراً لکھی سرائے صدر اسپتال پہنچایا گیا، جہاں کچھ کی حالت سنگین بتائی جا رہی ہے۔ راحت اور بچاؤ کا کام تیزی سے جاری ہے۔ انتظامیہ حالات پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حادثہ کی جانکاری دیتے ہوئے لکھی سرائے کے ضلع مجسٹریٹ شن ملیشہ رکمار نے بتایا کہ ساون کا تیسرا سوموار ہونے کے سبب انتظامیہ نے مندر احاطہ میں بھیڑ کو کنٹرول کرنے کا انتظام کیا تھا۔

بدانتظامی کے خلاف جین - الفاسڑک پر

مولا دھار باڑش کی پروا کیے بغیر پڑھائی، خراب کھانے اور علاج نہ ملنے سے ناراض طالبات کا احتجاج، ضلع مجسٹریٹ کو بلانے کے مطالبے پر اصرار رہیں طالبات

لکھنؤ۔اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں اسکولی طلبا کے احتجاج کا معاملہ سرخیوں میں ہے۔ لکھنؤ کے پارہ واقع بے پرکاش نارائن سروودیا ودیالیہ کی طالبات نے پیر کی صبح اسکول کی بدانتظامی کے خلاف مورچہ کھول دیا۔ مولا دھار باڑش کی پروا کیے بغیر زمین۔ الفا ٹسل کی یہ طالبات تقریباً 4 کلومیٹر پیدل چل کر وِدیا گیان۔ کانپور ہائی پاس چوراہے پر پہنچیں اور سڑک پر دھرنے پر بیٹھ گئیں۔ پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے کافی سمجھانے کے بعد طالبات مان گئیں اور واپس لوٹ گئیں۔ طالبات نے پیر کی صبح اسکول میں بدانتظامی کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ اسانذہ کی کمی، کھانے کی ناقص معیار اور بیماری کی حالت میں علاج نہ ملنے سے ناراض طالبات صبح تقریباً 6 بجے کیمپس سے باہر نکل کر 4 کلومیٹر دور وِدیگ۔ کانپور ہائی پاس چوراہے پر پہنچ گئیں۔ مولا دھار باڑش کے باوجود طالبات بردوش۔ لکھنؤ توجی شاہراہ پر دھرنے پر بیٹھ گئیں اور نعرے بازی کرنے لگیں۔ اس کے باعث ایمبولینس اور اسکولی گاڑیوں سمیت سیکڑوں گاڑیاں جیم لگ گئیں، جس سے تقریباً کلومیٹر طویل زبردست جام لگ گیا۔ احتجاج کرنے والی طالبات کا الزام ہے کہ اسکول میں طویل عرصے سے اسانذہ کی کئی اسامیاں خالی ہیں، جس کی وجہ سے ان کی پڑھائی پوری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ میس کے کھانے کا معیار بھی انتہائی خراب ہے اور کسی طالبہ کے بیمار پڑنے کی صورت میں بروقت طبی سہولت فراہم نہیں کی جاتی۔ طالبات کا کہنا ہے کہ ان بنیادی مسائل کے سلسلے میں کئی مرتبہ شکایت کی گئی، لیکن انتظامیہ نے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔

طالبات کے سڑک پر بیٹھنے سے بڑی تعداد میں پولیس فورس موقع پر تعینات کر دی گئی۔ طالبات موقع پر ضلع مجسٹریٹ کو بلانے اور اپنے مطالبات کا فوری حل کرنے کے مطالبے پر بضد رہیں۔ پولیس انتظامیہ اور متعلقہ افسران فی الحال طالبات کو سمجھا بجھا کر صورت حال کو قابو میں کرنے کی کوشش میں مصروف رہے۔

جام بڑھتا دیکھ کر پولیس نے طالبات کو زبردستی سڑک سے ہٹانے کی کوشش کی۔ اس سے ناراض طالبات نے وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کی طرف کوچ کر دیا۔ موقع پر پولیس کا کوئی بڑا افسر موجود نہیں تھا۔ وِدیگ کے کانپور ہائی پاس پر بیٹھی صبح سے بے پرکاش نارائن سروودیا ودیالیہ کی بچیاں سے بارہویں جماعت تک کی طالبات اپنے مطالبات کو لے کر دھرنے پر بیٹھ گئیں۔ طالبات نے اسکول کے انتظامات میں بدعنوانی اور اپنے مسائل کے حل کا مطالبہ کیا۔ موقع پر ضلع مجسٹریٹ سمیت اعلیٰ افسران کو بلانے کے مطالبے پر طالبات بضد ہیں۔

جھارکھنڈ میں جے ایس ایس سی-سی جی ایل سمیت متعدد امتحانات منسوخ، ہیمنت سورین کا اعلان

رانچی: (ایجنسی) جھارکھنڈ میں سرکاری مسابقتی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف جاری طلبہ کے احتجاج کے درمیان وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے پیر کو بڑا اعلان کیا۔ انہوں نے ٹی ڈی پی ایل کے ذریعے منعقدہ جے پی ایس ایس-2014، جے پی ایس ایس-2011-2013 اور جے ایس ایس-سی-سی جی ایل امتحانات کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ ان امتحانات کے جاری کیے جا چکے نتائج بھی منسوخ کیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ٹی ڈی پی ایل کے ذریعے ان امتحانات میں منتخب ہونے والے تمام امیدواروں کا انتخاب بھی منسوخ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جے ایس ایس-رانچی گاندھی نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو خط لکھ کر کہا کہ وہ رانچی میں احتجاج کرنے والے طلبا سے بذات خود ملاقات کریں اور ان کی تشویش سنیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ کانگریس پُرامن احتجاج کے آئینی حق کو جمہوریت کا بنیادی ستون سمجھتی ہے اور ہیومن ریک یا کسی طرح کی دھاندلی نہیں کرنے والے طلبا سے بذات خود ملاقات کریں اور ان کی تشویش سنیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت ٹی ڈی پی ایل کے ذریعے منعقد امتحانات کی جانچ کرانے کی بات کہہ چکی تھی۔ اب وزیر اعلیٰ نے امتحانات، ان کے نتائج اور ان امتحانات کے ذریعے ہونے والے انتخاب، تینوں کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ وہ اپنے مطالبات لے کر آئے تھے اور اگر مطالبات پورے ہو جاتے ہیں تو آگے امتحانات کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ طلبہ سرکاری نوٹس کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہمتو نے کہا کہ ان کا مطالبہ ایسا انتظام قائم کرنے کا ہے جس میں حکومت انہیں اس بات کی ضمانت دے کہ مستقبل میں دوبارہ پیپر لیک یا کسی طرح کی دھاندلی نہیں ہوگی۔ اس سے پہلے، رانچی حکومت ٹی ڈی پی ایل کے ذریعے منعقد امتحانات کی جانچ کرانے کی بات کہہ چکی تھی۔ اب وزیر اعلیٰ نے امتحانات، ان کے نتائج اور ان امتحانات کے ذریعے ہونے والے انتخاب، تینوں کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

امریکہ، ایران 60 روزہ مفاہمتی یادداشت کی مدت ختم

اہم اہداف حاصل نہ ہوسکے، امن کی راہ غیر یقینی

واشنگٹن، 17 اگست (یواین آئی) امریکہ اور ایران کے درمیان مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) کے تحت مقررہ 60 روزہ مدت پیر کو اس وقت ختم ہوگئی جب دونوں فریق جنگ کے خاتمے، تہران کے جوہری پروگرام پر تنازع حل کرنے یا تزویراتی لحاظ سے اہم آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر دوبارہ کھولنے کے لیے کسی وسیع تر معاہدے تک پہنچنے میں ناکام رہے، جس کے باعث تنازع کے مستقبل پر غیر یقینی کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ایران کے درمیان 17 جون کو فرانس کے شہر ورسائی میں طے پانے والی مفاہمتی یادداشت کا مقصد عارضی جنگ بندی کو ایک مستقل تصفیے میں تبدیل کرنا تھا۔ اس کے تحت دونوں فریقوں کو ایران کے جوہری پروگرام، جنگ بندی اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے سمیت ایک مستقل معاہدے کے لیے مذاکرات کی خاطر 60 دن دیے گئے تھے۔ تاہم ان میں سے کوئی بھی اہم ہدف مکمل طور پر حاصل نہیں ہوسکا۔ اس کے بجائے عبوری انتظام چند ہی ہفتوں میں بکھر گیا اور واشنگٹن اور تہران نے ایک دوسرے پر معاہدے کی شرائط کی خلاف ورزی کے الزامات عائد کیے۔ براہ راست مذاکرات تعطل کا شکار ہیں، ایران کی بندرگاہوں پر امریکی ناکہ بندی برقرار ہے اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والی بحری ٹریفک معمول کی سطح کے ایک معمولی حصے تک محدود ہوگئی ہے۔ اس وقت صرف پانچ مال بردار بحری جہاز اس آبی گزرگاہ سے گزرنے کے قابل ہیں، جبکہ امن کے زمانے میں روزانہ اندازاً 130 سے 140 بحری جہاز آبنائے ہرمز سے گزرتے ہیں۔ جون کے معاہدے میں ایران کی جانب سے آبی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنے میں سہولت فراہم کرنے اور امریکہ کی جانب سے تہران کے خلاف اقدامات میں نرمی کا تصور پیش کیا گیا تھا۔ تاہم دونوں فریق اس معاملے پر شدید اختلافات کا شکار ہیں کہ بحری ٹریفک کو کون کنٹرول کرے گا اور آبنائے کو کن شرائط کے تحت دوبارہ کھولا جائے گا۔

ایران کا اصرار ہے کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کو امریکی ناکہ بندی ختم کرنے سے مشلک کیا جائے، جبکہ واشنگٹن نے یہ مطالبہ مسترد کرتے ہوئے تہران پر اقتصادی اور فوجی دباؤ برقرار رکھا ہے۔ ایران نے آبی گزرگاہ سے گزرنے والی ٹریفک کو کنٹرول کرنے میں بھی اپنا کردار چاہا ہے اور معاہدے کی تشریح اس طرح کی ہے کہ اسے کنٹرول برقرار رکھنے اور ممکنہ طور پر فیس وصول کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ معاہدے کا خاتمہ 8 جولائی کو اس وقت واضح ہوگیا جب نیٹو سربراہی اجلاس میں شرکت کے دوران ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کے آس پاس اور اس میں موجود بحری جہازوں پر بیراتی حملوں کے بعد مفاہمتی یادداشت کو "ختم" قرار دے دیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ایران کو "بہت سخت" نشانہ بنایا جائے گا، جس کے بعد امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے ایرانی فوجی اور ساحلی اہداف کے خلاف حملوں کا سلسلہ شروع کردیا۔ امریکی حملوں میں میزائل اور ڈرون ذخیرہ کرنے کے مقامات، لاجسٹک مراکز، فضائی دفاع اور نگرانی کے نظام، بحری و ساحلی تصمیلات اور فوجی کمانڈ مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ خاص طور پر جنوبی ایران اور صوبہ ہرمزگان میں حملے کیے گئے۔ بندر عباس، سیریک اور جزیرہ قشم کے اطراف کے مقامات بھی نشانے پر تھے۔ ایران نے بحرین، کویت، قطر اور اردن میں امریکی فوجی تنصیبات اور اثاثوں پر حملوں کے ذریعے جواب دیا، جن میں فضائی اڈے اور دیگر فوجی و معاوناتی مراکز شامل تھے۔ جوابی حملوں نے خطے میں کشیدگی مزید بڑھا دی اور مڈٹرم طور پر 60 روزہ مدت کے دوران کسی جامع تصفیے کی امیدیں ختم کردیں۔ اس کے بعد سے واشنگٹن نے تہران پر اقتصادی دباؤ مزید بڑھا دیا ہے۔ جنگ بندی کے دوران مختصر عرصے کے لیے ایران کو تیل فروخت کرنے کی اجازت دینے والی پابندیوں میں رعایت واپس لے لی گئی اور تہران کو مراعات دینے پر مجبور کرنے کے لیے ایرانی بندرگاہوں کی بحری ناکہ بندی دوبارہ نافذ کردی گئی۔ دوسری جانب تہران نے آبنائے ہرمز پر اپنے کنٹرول کو وباؤ کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ رواں ماہ کے اوائل میں ایران نے مطالبہ کیا کہ آبنائے کو مکمل طور پر دوبارہ کھولنے سے پہلے امریکہ اپنی ناکہ بندی ختم کرے، ایران کے گرد موجود امریکی فوجی دستے واپس بلائے اور جنگی ہرجانہ ادا کرے۔ اس تنازع کے ساتھ ساتھ دونوں جانب بیان بازی بھی مزید سخت ہوگئی ہے۔ ٹرمپ نے نیویارک کے شاسوٹ کاؤنٹی میں پولیس اکیڈمی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایران کو "بہت بری طرح شکست" دی جارہی ہے اور "ختم نشین ہونے کے بعد وہ "جلد ہی" آبنائے ہرمز کو "امریکہ کا علاقہ" قرار دیں گے۔ ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے اس تجویز کو مسترد کرتے ہوئے واشنگٹن پر زور دیا کہ وہ "شکست کی حقیقت تسلیم کرے اور خیالی دنیا میں رہنا بند کرے"۔ غریب آبادی نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا، "آبنائے پر نہ ایک نوٹ کے ذریعے قبضہ کیا جاسکتا ہے، نہ طیارہ بردار بحری جہاز کے ذریعے، نہ حکم جاری کرکے اور نہ ہی انتخابی تقریر کے ذریعے۔"

ٹرمپ نے مزید کہا، "آبنائے صرف ایران کی ہدایت پر کھولی اور بندکی جائے گی اور جب تک آپ شکست کی حقیقت تسلیم نہیں کرتے اور خیالی دنیا میں رہنا بند نہیں کرتے، ایران ناکہ بندی نافذ کرتا رہے گا۔" تازہ ترین کشیدگی نے تجارتی بحری آمدورفت کو شدید متاثر کیا ہے۔ بحری ٹریفک میں خلل کے باعث توانائی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ چیر کو امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات میں تعطل اور آبنائے ہرمز سے بیکنروں کی آمدورفت میں کمی کے خدشات کے درمیان برینٹ خام تیل کی قیمت ماضی طور پر 40.89 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی۔ جمعہ کو بھی خام تیل کے مستقبل کے سودوں میں تقریباً ایک ڈالر فی بیرل کا اضافہ ہوا تھا، جبکہ برینٹ کی بنشمارک قیمت تقریباً 6 فیصد اضافے کی توقع تھی۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس، جنہیں جنگ کے خاتمے کے لیے مذاکرات کی قیادت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، نے کہا کہ واشنگٹن کا بنیادی مقصد "پورے ملک میں امریکی عوام کے لیے تیل اور گیس کو سستا رکھنا" ہے۔ وینس نے کہا، "ظاہر ہے، دوسرا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ایران کبھی جوہری ہتھیار حاصل نہ کرے۔" تہران بارہا کہہ چکا ہے کہ اس کا جوہری ہتھیار تیار کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ دریں اثنا، ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ اس وقت تہران اور واشنگٹن کے درمیان کوئی براہ راست مذاکرات نہیں ہورہے۔ عراقچی نے کہا، "اس وقت تہران اور واشنگٹن کے درمیان کوئی مذاکرات نہیں ہورہے۔" انہوں نے کہا کہ قطر اور پاکستان، جو ثالثوں کے طور پر کردار ادا کررہے ہیں، ایران کے ساتھ پیغامات کا تبادلہ کررہے ہیں، "لیکن یہ کسی بھی صورت مذاکرات کے مترادف نہیں ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "امریکہ کے ساتھ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔" پاکستان، جس نے جون میں ہونے والی مفاہمت میں اہم کردار ادا کیا تھا، مذاکرات کی میز پر واپسی کے لیے مسلسل کوششیں کررہا ہے۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے ترجمان طاہر اندرابی نے گزشتہ ہفتے کہا تھا، "ہم ہاب بند نہیں کررہے۔ پاکستان دونوں فریقوں کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لیے بھرپور کوششیں کررہا ہے۔" 60 روزہ مدت ختم ہونے کے بعد مفاہمتی یادداشت اپنے بنیادی مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے، جن میں مستقل جنگ بندی، آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنا اور ایران کے جوہری پروگرام پر وسیع تر معاہدے کی جانب پیش رفت شامل تھی۔ براہ راست مذاکرات تعطل کا شکار ہیں، ناکہ بندی برقرار اور فوجی تشیدگی بدستور بلند ہونے کے باعث فی الحال یہ واضح نہیں کہ نا کام معاہدے کی جگہ کون سا فریم ورک، اگر کوئی ہوا، اختیار کرے گا۔

ایک امریکی فوجی کی ہلاکت کا انعام 30 ہزار ڈالر: ایرانی فوج کا اعلان

تہران (ایجنسی) ارنا کی رپورٹ کے مطابق میجر جنرل امیر حاتمی نے کہا ہے کہ ایران کے مسجوث شدہ عوام 168 راتوں سے سڑکوں پر آرہے ہیں اور اس کے اثرات کو ہم تحلیل دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے دشمنوں کی سازشوں کو اچھی طرح سے سمجھا ہے اور ملک کے ذرائع ابلاغ نے اس کی تشریح کرنے میں تحلیل اپنا کردار نبھایا۔ فوج کے براہ راست امریکی صدر کے حالیہ یاوہ گوئی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "جرائم پیشہ امریکی صدر کا کہنا ہے کہ وہ آبنائے ہرمز کو اپنے ہم ملک کا حصہ بنانے کا اعلان کرنا چاہتے ہیں لیکن انہیں جان لینا چاہیے کہ یہ بات ان کی اوقات سے بڑھ کر ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی فوج کے سربراہ نے امریکی صدر کو ایک ناکام اور شکست خوردہ شخص قرار دیا جو ہم میں سے ہر ایک کو اس کا حصہ بننے کا اعلان کرنا چاہتے ہیں لیکن انہیں جان لینا چاہیے کہ یہ بات ان کی اوقات سے بڑھ کر ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی فوج کے سربراہ نے امریکی عوام 168 راتوں سے سڑکوں پر آرہے ہیں اور اس کے اثرات کو ہم تحلیل دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے دشمنوں کی سازشوں کو اچھی طرح سے سمجھا ہے اور ملک کے ذرائع ابلاغ نے اس کی تشریح کرنے میں تحلیل اپنا کردار نبھایا۔ فوج کے براہ راست امریکی صدر کے حالیہ یاوہ گوئی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "جرائم پیشہ امریکی صدر کا کہنا ہے کہ وہ آبنائے ہرمز کو اپنے ہم ملک کا حصہ بننے کا اعلان کرنا چاہتے ہیں لیکن انہیں جان لینا چاہیے کہ یہ بات ان کی اوقات سے بڑھ کر ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی فوج کے سربراہ نے امریکی صدر کو ایک ناکام اور شکست خوردہ شخص قرار دیا جو ہم میں سے ہر ایک کو اس کا حصہ بننے کا اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "جرائم پیشہ امریکی صدر کا کہنا ہے کہ ایران

1559 معذور افراد کو روزگار اور خود روزگار سے جوڑا گیا: یوگی حکومت

10000 سے 18000 روپے تک کی تنخواہ والی نوکریاں، کانپور شہر 149 انتخاب کے ساتھ سرفہرست ہے

لکھنؤ: 17 اگست۔ یوگی حکومت معذوروں کو خود انحصاری اور باعزت زندگی فراہم کرنے کی سمت میں مسلسل کام کر رہی ہے۔ مشن ڈائریکٹر جناب پکلیت کھرے کی ہدایت پر 3 سے 13 اگست تک اتر پردیش سکل ڈیولپمنٹ مشن کے ذریعے چلائے جانے والے معذور افراد روزگار مہم 3 کے تحت ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ 75 اضلاع میں 11 روزہ خصوصی مہم کے دوران ریاست بھر میں منعقدہ روزگار میلوں، پلیسمنٹ ڈرائیوز اور خود روزگار سرگرمیوں کے ذریعے 1559 معذور افراد کو روزگار اور خود روزگار سے منسلک کیا گیا۔ مہم کے ذریعے معذور افراد کو ملازمت کے مواقع فراہم کرنے کے علاوہ انہیں مختلف سرکاری اسکیموں اور قرض کی سہولیات سے بھی منسلک کیا گیا تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی کی ترقی، اور صنعت کاری کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب کپل دیو اگروال نے کہا کہ یوگی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ ریاست میں کوئی بھی معذور شخص روزگار سے محروم نہ رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ معذور افراد کی روزگار مہم محض ملازمتیں فراہم کرنے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ معذور نوجوانوں کو اعتماد، عزت اور خود انحصاری کے ساتھ آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنے کا ایک اقدام ہے۔ انہیں چیف منسٹر کی یوتھ انٹرپرینیور اسکیم سے جوڑ کر، ہم انہیں نوکری کے متلاشیوں میں تبدیل کر رہے ہیں، نہ کہ نوکری کے متلاشیوں میں۔ اس مہم میں روزگار کے ساتھ ساتھ خود روزگار پر توجہ مرکوز کی گئی۔ چیف منسٹر یوتھ انٹرپرینیور اسکیم سے 538 سے زائد معذور افراد مستفید ہوئے۔ مختلف اضلاع میں معذور افراد کو چھوٹے کاروبار شروع کرنے کے لیے قرضوں اور اسکیموں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں، اور اہل استفادہ کنندگان کے لیے قرض کی منظوری کو محفوظ بنانے کے لیے کارروائی کی گئی۔ معذور افراد کو خود روزگار کی مختلف سرگرمیوں سے منسلک کیا گیا، جیسے کہ موبائل کی مرمت، الیکٹریشن، سلائی اور کڑھائی، عوامی خدمت میں معذور افراد کو مراکز، ہاری اور مویشی پالنا، مہم کے تحت مختلف اضلاع میں روزگار کیمپ، پلیسمنٹ ڈرائیوز اور جاب فیئرز کا انعقاد کیا گیا۔ ان تقریبات میں پرائیویٹ سیکٹر کی کمپنیوں نے شرکت کی اور معذور افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کیے۔ کئی کمپنیاں نے موقع پر ہی امیدواروں کا انتخاب کیا اور انہیں جوائننگ لیٹر فراہم کیا۔ ڈیٹا انٹری آپریٹر، کسٹمر سپورٹ ایگزیکٹو، سیلز ایگزیکٹو، ٹرینر، ٹیلی کالر، مشین آپریٹر، ٹیکنیکل اسسٹنٹ، اور سپلیر جیسے عہدوں کے لیے سیلیکٹ ہونے والے اشخاص اور مہم کام سے مختلف شعبوں میں روزگار کے مواقع پیش کیے گئے۔ منتخب امیدواروں کو تقریباً 10000 سے 18000 تک کی ماہانہ تنخواہ پیش کی گئی۔ مہم کے دوران کانپور شہر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والا ضلع تھا جس میں 149 معذور افراد کو منتخب کیا گیا تھا، مزید برآں اعظم گڑھ میں 77، مرادآباد میں 69، بریلی میں 63، اور سلطان پور میں 56 معذور افراد کو روزگار اور خود روزگار سے منسلک کیا گیا۔ مہم کو موثر بنانے کے لیے ضلعی سطح کے افسران اور عملے نے فعال مشاورت فراہم کرنے کے لیے ضرورت پڑنے پر سنتھیسز کے گھروں کا دورہ کیا، وہ معذور افراد جن سے ان کے موبائل فون بند ہونے یا ناقابل رسائی ہونے کی وجہ سے رابطہ نہیں ہو سکا ان کے گھر کے دورے کے ذریعے رابطہ کیا گیا۔

بی جے پی نے قومی ٹیم کا کیا اعلان، طارق منصور نائب صدر، اسمرتی ایرانی جنرل سکریٹری

کنور باسط علی بنے اقلیتی مورچہ کے قومی صدر

لکھنؤ: 17 اگست (پی این ایس) اتر پردیش میں آئندہ انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی قومی ایگزیکٹیو میں توسیع کردی ہے۔ بی جے پی کے قومی صدر نتن نویں کی بھیجی گئی فہرست کے مطابق پچھلی ٹیم کے سینئر لیڈروں کو اہم عہدے دیے گئے ہیں۔ اس بار پارٹی نے خواتین کو بااختیار بنانے، اقلیتی مورچہ اور اتر پردیش کے لیڈروں پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اتر پردیش کی سیاسی اہمیت کو دیکھتے ہوئے، ریاست کے کئی لیڈروں کو قومی سطح پر شامل کیا گیا ہے۔ اعلان کے مطابق ایشیعی نے لوک سبھا کی سابق رکن پارلیمنٹ اور سابق مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی کو بی جے پی کا قومی جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر طارق منصور کو پارٹی کا قومی نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ تنظیم اور انتخابی انتظام میں ان کے تجربے سے پارٹی کو براہ راست فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش سے راجیہ سبھا کے رکن امر پال موریہ کو بی جے پی اوبی سی مورچہ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش کے ایم پی بھوال سنگھ کو قومی سکریٹری بنایا گیا ہے۔

کنور باسط علی بنے اقلیتی مورچہ کے قومی صدر

لکھنؤ: 17 اگست (پی این ایس) اتر پردیش میں آئندہ انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی قومی ایگزیکٹیو میں توسیع کردی ہے۔ بی جے پی کے قومی صدر نتن نویں کی بھیجی گئی فہرست کے مطابق پچھلی ٹیم کے سینئر لیڈروں کو اہم عہدے دیے گئے ہیں۔ اس بار پارٹی نے خواتین کو بااختیار بنانے، اقلیتی مورچہ اور اتر پردیش کے لیڈروں پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اتر پردیش کی سیاسی اہمیت کو دیکھتے ہوئے، ریاست کے کئی لیڈروں کو قومی سطح پر شامل کیا گیا ہے۔ اعلان کے مطابق ایشیعی نے لوک سبھا کی سابق رکن پارلیمنٹ اور سابق مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی کو بی جے پی کا قومی جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر طارق منصور کو پارٹی کا قومی نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ تنظیم اور انتخابی انتظام میں ان کے تجربے سے پارٹی کو براہ راست فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش سے راجیہ سبھا کے رکن امر پال موریہ کو بی جے پی اوبی سی مورچہ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش کے ایم پی بھوال سنگھ کو قومی سکریٹری بنایا گیا ہے۔

فرش عزا ہمارے لیے اللہ کی طرف سے نعمت ہے: مولانا باقر

انجمن غنچۂ مظلومیہ کی شب بیداری □ ایام عزا کی آخری راتوں میں مجالس کا سلسلہ جاری

لکھنؤ۔ انجمن غنچۂ مظلومیہ کی امام باڑہ ابو طالب حسن پوریا میں شب بیداری کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قرعلی زیدی نے کہا کہ فرش عزا ہمارے لیے اللہ کی طرف سے نعمت ہے، جہاں سے ہمیشہ انسانیت اور اتحاد کا پیغام ملتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں تمام مذاہب کے لوگ اپنی پوری عقیدت کے ساتھ آتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ امام حسینؑ کی قربانی کسی ایک مذہب کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے تھی۔ شب بیداری میں انجمن جعفر الایمان، غنچۂ مہدیہ، ناصر العزاء، نیر الاسلام، غلامان حسینؑ اور گل دستۂ حیدری نے انجمن کی طرح کی پرتی "حسینؑ صدیوں سے یہ حسینؑ کا ماتم سفر میں ہے، پرانے سلام پیش کیے، جس سے کربلا کے لوگوں نے خوب داد دی۔ وہیں جب انجمنوں نے نوحے پڑھے تو انہیں سن کر عزاداروں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ ڈیوڑھی 700 والی، کشمیری محلہ میں پیر سے پانچ روز مجالس کا آغاز ہو گیا۔ آج پہلی مجلس سے مولانا شاہب حسین، رضا حسین جروالی اور مولانا رضا حسین رضوی رات 30:7 بجے خطاب کریں گے۔ آخری مجلس سے امام جمعہ مولانا کلب جواد نقوی شام 3 بجے خطاب کریں گے۔ امام باڑہ حسن فراز قنبر، قیصر کنٹری منسور نگر میں منعقد شب بیداری کی مجلس سے مولانا دانش زیدی نے خطاب کیا۔ انجمن فردوسیہ قدیم کی شب بیداری کا انعقاد عزاخانہ شاہ حسین، کشمیری محلہ میں کیا گیا۔ یہاں مجلس سے مولانا یاسوب عباس نے خطاب کیا۔ کربلا مظفر الدولہ، بہار، مہدی گنج میں انجمن ندائے عزا کی جاری شب بیداری کا اودھی عشرہ کی زیارت کے بعد اختتام ہو گیا۔ یہاں اودھی مجلس سے مولانا دانش زیدی نے خطاب کیا۔ انجمن غریب العزا کی شب بیداری کا انعقاد عزاخانہ نواب حسین، میدان ایل ایچ خان میں کیا گیا۔ شب بیداری کی مجلس سے مولانا قاری رضا زیدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ شب بیداری کی اودھی مجلس منگل کی شام 4 بجے ہوگی، جس میں علی امام زیدی گوہر لکھنوی مرثیہ خوانی کریں گے۔

انجمن تصویر العزا و شهدانِ کربلا کی شب بیداری

لکھنؤ۔ شہید بیت الحزن، رستم نگر میں پیر سے انجمن شہیدان کربلا کی سالانہ شب بیداری کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ شب بیداری کی مجلس سے مولانا جعفر عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔ عزاخانہ ارشاد نواب شاہی، خیرات خانہ، نور یہ صحن میں پیر کو انجمن تصویر العزا کی سالانہ شب بیداری کی مجلس سے مولانا حسن ظہیر نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

انجمن رضائے حسین کی شب بیداری

لکھنؤ۔ امام باڑہ جلی رضا، کنڑا خدایار خان میں منگل کو انجمن رضائے حسینؑ کی شب بیداری کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس سے مولانا محمد عسکری رات 9 بجے خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمن نوحہ خوانی کریں گی۔ نماز صبح کے بعد اودھی مجلس ہوگی اور علمی کوئز کرائی جائے گی۔

امام باڑہ قصرِ حسینین میں مجلس آج

لکھنؤ۔ امام باڑہ قصر حسینین، کالنجلین روڈ میں منگل کو رات 10 بجے مجلس عزا و شب بیداری کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس سے مولانا غلام حسین صوف جونپوری خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

خدمتِ عزا ایوارڈ

لکھنؤ۔ انجمن غنچۂ مظلومیاں کی شب بیداری میں ظہیر مہدی نے انجمن غنچۂ مہدیہ کے جنرل سیکریٹری نصرت حسین لالا اور انجمن مظلومیاں کے سیکریٹری عرفان اختر جھولے کی قومی خدمات کو دیکھتے ہوئے انہیں خدمتِ عزا ایوارڈ سے نوازکر اعزاز بخشا۔

ایام عزا کی آخری شب مجلس غم وقدیم شب بیداری

لکھنؤ 17 اگست 2026 مولانا سید سیف عباس نقوی نے یہ اطلاع دی ہے کہ حسب دستور قدیم 07 ربیع الاول مطابق 21 اگست، بروز جمعہ شریعت کدہ والد علام سرکار نجم العلما، مولانا سید علی نقوی اعلی اللہ مقامہ، نادان محل روڈ، خاص لکھنؤ مجلس غم دفع شب بیداری کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اولاً نماز مغربین بجماعت ہوگی بعد چھٹی عزا منعقد ہوگی۔ تمام شب مجلس کی مشہور انجمنیں اپنے نوحہ خوانی و سینہ زنی کرکے امام مظلوم کا پرسہ پیش کریں گی۔ زنانی مجلس 08 ربیع الاول 11 بجے صبح منعقد ہوگی۔ جس میں ڈاکٹر مسیحی صاحبہ خطاب فرمائیں گی بعد حضرت اقدس برآمد ہوگی۔ کنیزان سیدہ سے شرکت کی گزارش ہے۔

نبی کریمؐ کی حیات مبارکہ پوری انسانیت کیلئے عظیم تحفہ: مولانا خالد رشید

دارالعلوم فرنگی محل میں "۱۲ روزہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ و سیرت صحابہ و تحفظ شریعت" کا انعقاد

لکھنؤ، 17 اگست۔ نبی پاکؐ کی زندگی تمام انسانوں کے لیے، سب وجود سارے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ انہوں نے پوری دنیا کو توحید و رسالت اور امن وصلاحتی کا پیغام دیا۔ صحابہ کرام کی جماعت اسلام سے قبل جہالت وگمراہی کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ آپؐ کی تربیت اور فیض سے وہ دنیا کی قابل رشک وقابل تقلید جماعت بن گئی۔ ان خیالات کا اظہار رام میدان میں لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی ناظم دارالعلوم فرنگی محل نے کیا۔ وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام دارالعلوم فرنگی محل میں ہونے والے "۱۲ روزہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ و سیرت صحابہ، تحفظ شریعت" کے تیسرے جلسے کو خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے کہا کہ رسول کی تابع داری اور پیروی کرنے والے دنیا کے ہر خطے میں ہیں۔ آپؐ کی پیروی ہی میں اصل کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی حیات طیبہ کے جتنے بھی اعمال ہیں وہ سب کے سب رضائے الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ کے معاشے میں محرم نہ رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ معذور افراد کی روزگار مہم محض ملازمتیں فراہم کرنے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ معذور نوجوانوں کو اعتماد، عزت اور خود انحصاری کے ساتھ آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس مہم کے دوران کانپور شہر سطح پر شامل کیا گیا ہے۔ اعلان کے مطابق ایشیعی نے لوک سبھا کی سابق رکن پارلیمنٹ اور سابق مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی کو بی جے پی کا قومی جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر طارق منصور کو پارٹی کا قومی نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ تنظیم اور انتخابی انتظام میں ان کے تجربے سے پارٹی کو براہ راست فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش سے راجیہ سبھا کے رکن امر پال موریہ کو بی جے پی اوبی سی مورچہ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش کے ایم پی بھوال سنگھ کو قومی سکریٹری بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش کے ایم پی بھوال سنگھ کو قومی سکریٹری بنایا گیا ہے۔

تعلیمی نظام پر طلبہ کا غصہ پھوٹ پڑا، مرکزی سڑک پر احتجاج کیا

بنیادی سہولیات کی کمی کو لے کر طالبات نے ہنگامہ کیا

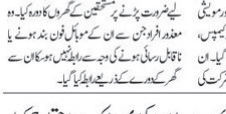

لکھنؤ۔ لکھنؤ میں پیر کی صبح تعلیمی نظام کی بدحالی کے خلاف طالبات کا غصہ سڑک پر نظر آیا۔ بارا علاقے کے جھنجھوپور سوہاں روڈ واقع سچے پرکاش نارائن سروود ویالیہ کی طالبات نے اسکول کی بدانتظامی کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ طالبات اسکول احاطے سے نکل کر تقریباً 4 کلومیٹر دور دوبگھہ - کانپور بائی پاس چوراہے پر پہنچ گئیں اور ہردوئی - لکھنؤ قومی شاہراہ پر دھرنے پر بیٹھ گئیں۔ طالبات کا بنیادی الزام ہے کہ اسکول میں طویل عرصے سے اساتذہ کی اسامیاں خالی پڑی ہیں، جس کی وجہ سے ان کی پڑھائی پوری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ احتجاج کرنے والی طالبات نے بیس من ملبے والے کھانے کے ناقص معیار اور بیمار ہونے کی صورت میں وقت پر طبی سہولت نہ ملنے جیسی سنگین شکایات بھی گنیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان مسائل کے سلسلے میں کئی بار شکایت کی گئی، لیکن انتظامیہ نے اب تک کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی۔ احتجاج کے دوران قومی شاہراہ پر طویل جام لگ گیا، جس کی وجہ سے ایمبولینس اور دیگر گاڑیاں پھنس گئیں۔ صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لیے پولیس فورس موقع پر تعینات کی گئی۔ ضلع مجسٹریٹ کو بنانے کے مطابق پر رابطہ طالبات نے جب پولیس کی بات نہیں مانی تو وہ پیدل ہی وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کی طرف بڑھ گئیں۔ آخر کار محکمہ سماجی بہبود کے اعلیٰ افسران اور ایس ڈی ایم کے موقع پر پہنچ کر فوری حل کی ٹھوس یقین دہانی کرانے کے بعد ہی طالبات اسکول واپس جانے پر رضامند ہو گئیں۔

ممتاز انٹر کالج میں جشن آزادی دھوم دھام سے منایا گیا

لکھنؤ ۱۷ اگست۔ ممتاز انٹر کالج، امین آباد، لکھنؤ میں ۱۵ اگست ۲۰۲۶ کو یوم آزادی کے موقع پر ممتاز انٹر کالج کے احاطے میں پرچم کشائی نوشاد حسین پٹھانیہ، پرنسپل نے فرمائی۔ اس موقع پر طلبا، طالبات و تمام اسٹاف نے شرکت کی۔ نوشاد حسین پٹھانیہ پرنسپل نے پرچم کشائی کے بعد ایجوکیشن منسٹر اور ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ آزادی کے ۸۰ ویں سال میں ممتاز انٹر کالج امین آباد لکھنؤ میں ترقی کا جگر تازہ بلی نکالی گئی۔ جس کالج کے طلبا و طالبات نے ہاتھوں میں ترنگا لیکر ملی نغمے کی شروعات کی۔ اسکے بعد کالج کیمپس سے ریلی شروع کرتے ہوئے کالج کے آس پاس امین آباد علاقہ میں گئے اور اسکے بعد کالج واپس آئے۔ اسکے بعد طلبا و طالبات نے مختلف پروگرام پیش کئے۔ نظامت کالج کے استاد خالد بن شمس نے فرمائی۔ پروگرام کے اختتام پر طلبا و طالبات و اسٹاف وغیرہ کو میٹھائی تقسیم کی گئی۔

لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ سول انجینئرنگ شعبہ میں اورینٹیشن پروگرام کا انعقاد

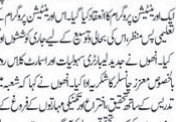

لکھنؤ 17 اگست۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے سول انجینئرنگ شعبہ کی جانب سے نوواردطلبہ کے لئے بائس چانسلر پروفیسر اے نیتیا کی صدارت میں ایک اورینٹیشن پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس اورینٹیشن پروگرام کے آغاز میں ڈاکٹر آپٹی کمار نے شعبہ کے تعلیمی پس منظر اور اس کے مستقبل کی منصوبہ بندی سے شرکا کو آگاہ کیا۔ انھوں نے جدید لیبارٹری سہولیات اور اسمارٹ کلاس رومز کی فراہمی کے لیے یونیورسٹی انتظامیہ بالخصوص معزز چانسلر کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ شعبہ میں تیار کی جارہی جدید سہولیات معیاری تدریس کے ساتھ تحقیق، تجربہ تحقیقی مہارتوں کے فروغ کے لیے منصوبہ بند فراہم کر رہی ہیں۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس تحقیقی ماحول کو آگے بڑھاتے ہوئے سول انجینئرنگ شعبہ یونیورسٹی کی قومی سطح پر تحقیقی اور تعلیمی شناخت کو مزید مضبوط بنانے میں موثر کردار ادا کرے گا۔ اپنے خطاب میں وائس چانسلر پروفیسر اے نیتیا نے اورینٹیشن پروگرام کے لیے طلبہ کو تہنیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ کورس شعبہ کے لیے تعلیمی تحقیقی توسیع میں بلکہ اعلیٰ سطح کی تحقیق تکنیکی تجربہ کی پیشہ ورانہ مہارت کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

اودھ پورم ویلفیئر سوسائٹی کا انتخاب: عارف سیکریٹری منتخب

صدر سمیت دیگر عہدیداران بلا مقابلہ منتخب

لکھنؤ، 17 اگست۔ لکھنؤ واقع اودھ پورم کالونی کی رجسٹرڈ پبلک ویلفیئر ایسوسی ایشن اودھ پورم ویلفیئر سوسائٹی کے سیکریٹری عہدے کے لیے ہوئے انتخاب میں عارف علی صدیقی نے کامیابی حاصل کی۔ صدر راجیش تیواری سمیت باقی تمام عہدیداران کو بلا مقابلہ منتخب قرار دیا گیا۔ سوسائٹی کے پانچ سالہ عام انتخابات میں صرف سیکریٹری کے عہدے کے لیے دو امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوا۔ اتوار کو ہونے انتخاب میں شکسپور سیکریٹری عارف علی صدیقی نے اپنے حریف لوکیش پانڈے کو 14 ووٹوں سے شکست دی۔ عارف کو 82 جبکہ لوکیش کو 68 ووٹ حاصل ہوئے۔ انتخاب جیتنے کے بعد عارف نے اودھ پورم کے تمام ووٹروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ اودھ پورم کی ترقی کے لیے پہلے کی طرح ہمیشہ مستعد رہیں گے۔ سوسائٹی کے باقی عہدیداران بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ راجیش کمار تیواری (صدر)، اپنش پرساد شرما (سینئر نائب صدر)، نائب صدر کے دوعہدوں پر کیلاش چان اور انیل کمار پانڈے، مہندر کمار گپتا (جوائنٹ سیکریٹری)، شیو کمار سنگھ (خزانچی) اور اسسٹنٹ خزانچی کے عہدے پر روی کھوشی رائے کو بلا مقابلہ منتخب قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ مجلس عاملہ کے اراکین کے طور پر اپنچی کمار پانڈے، ابراہام شاہ، نواز حسین، ایم کے شرما، سنتوش سنگھ کمار، رامیشور، بودھ سیوک، پردیپ کمار سکسینہ، سشیل ورما، اندریش پرتاپ سنگھ اور دیرج حسین بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ انتخابی نائب کے ارکان محمد مظہر سلیم، سہیل کمار گپتا اور لوکیندر دیو پانڈے نے کامیاب عہدیداران کو مبارکباد پیش کی۔

یوم آزادی کے موقع پر مولانا آزاد اسٹی ٹیوٹ میں پرچم کشائی اور ثقافتی پروگرام کا انعقاد

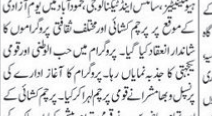

لکھنؤ (پریس ریلیز) مولانا آزاد اسٹی ٹیوٹ آف ہیومینیٹیز، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، محمود آباد میں یوم آزادی کے موقع پر پرچم کشائی اور مختلف ثقافتی پروگراموں کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں حب الوطنی اور قومی یکجہتی کا جذبہ نمایاں رہا۔ پروگرام کا آغاز ادارے کی پرنسپل وجیا شترا نے قومی ترانہ پیش کیا اور ملک کی بقا، تعلیم اور سماجی ترقی میں اس ادارے کے کردار پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر کالج کے تمام اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ موجود رہا۔

یوم آزادی پر علماء کی قربانی کو بھی یاد کرنا چاہئے: مجیب صدیقی

دبستان اہلِ قلم لکھنؤ کے زیر اہتمام ایک شام وطن کے نام منعقد

لکھنؤ پریس ریلیز۔ دبستان اہل قلم لکھنؤ کے زیر اہتمام ایک شام وطن کے نام شعری نشست کا انعقاد فنی اپارٹمنٹ کمرہ اور اجزاب خاص لکھنؤ میں محشر گونڈوی کی رہائش گاہ پر ہوا، جس کی صدارت استاد عرجیب صدیقی نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے صحافی وشاعر ڈاکٹر پاروان رشید نے شرکت کی اور ڈاکٹر پاروان رشید کی تلاوت کلام ربانی سے شروع ہوئے وہاں اس شعری نشست میں خلیل اختر لکھنوی نے نعت رسول مقبول پیش کی اور ڈاکٹر شمیم فاروقی نے بہترین نظامت کے فرائض انجام دیے۔ دبستان اہل قلم لکھنؤ کے جنرل سیکرٹری معید رہبر لکھنوی نے تمام شعراء کا استقبال کیا۔ صدر نشست مجیب صدیقی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج ہم آزادی کا 80 واں جشن منا رہے ہیں اور یہ آزادی ہمارے ملک ہندوستان کو بہت دشواریوں کے بعد ملی ہے۔ ہمیں مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو یاد کرتے ساتھ علماء کرام کی بھی قربانیوں کو یاد کرنا چاہئے جن کا آزادی کی لڑائی میں اہم کردار رہا ہے۔ پنڈیدہ اشعار نذر کارئین ہیں۔

خود کو عالم سمجھ رہا ہے گدھا
دیکھ کر پیٹھ پر لدا کاغذ
جلال لکھنوی

تو بھی سورج کی طرح رنگ بدلتا ہے بہت
دن کے ڈھلنے پہ کوئی اور افق پر کوئی اور
ہرشت مصرا

ہتانے کی ضرورت کیا مرا ایمان کافی ہے
میں ہندی ہوں بس اتنی سی مری پہچان کافی ہے
جہاں والو پرستش چاہے جتنی کر لو نفرت کی
محبت عام کرنے کو یہ ہندوستان کافی ہے
ڈاکٹر شمیم فاروقی

ظلم سیتے جا رہے ہیں بس شرافت کے سبب
یہ نہ سمجھو ہم کوئی مجبور ہیں
خلیل اختر لکھنوی

اکے علاوہ پیاوہ لکھنوی اور الطاف عزیزی کرنگلوی نے بھی اپنے کلام پیش کیا۔ شگوہ میں عمران خان، ریان خان وغیرہ موجود رہے۔ پروگرام کا اختتام شاندار مشاعرہ پر ہوا آخر میں میزبان و محشر گونڈوی نے سبھی شعراء کرام کا شکریہ ادا کیا۔

حسن ہی ایسا ہے کچھ ہم پہ نہیں ہے موقوف
تم جہاں جاؤ، وہاں چاہنے والے ہونگے
مجیب صدیقی کرنگلوی

دیکھا تو ہے معبود سے بندوں کو گریزاں
معبود کو بندوں سے گریزاں نہیں دیکھا
ڈاکٹر پاروان رشید

ہمارے خوں سے بھی رنگیں ہے باب آزادی
یقیں نہ آئے تو پڑھ لو کتاب آزادی
معید رہبر لکھنوی

آ جایئے کہ وقت کوئی چال چل نہ جائے
یعنی مزاج رنگ بہاراں بدل نہ جائے
محشر گونڈوی

لگی جو آگ تو آئے وہی بجھانے کو
جو کہ رہے تھے نشیمن مرا جلانے کو
عزم گونڈوی

اک نگاہ تم جسکو دیکھ لو محبت سے
پھر کبھی بھی نیند اسکو چین کی نہیں ملتی
ارشاد راہی

انکی تصویر ہی اک برق تجلی نکلی
روبرو انکی کبھی ذات نہ ہونے نہ پائی
جاوید سرور

سچ بتا کیا ہے تیری مجبوری
جھوٹ مت بول مجھ سے پیار نہیں
بلوت نگہ

استاد شاعر ساجد خیرآبادی کی یاد میں نشستِ تشکر کا انعقاد

خیرآباد، 15 اگست: ممتاز و معروف استاد شاعر ساجد خیرآبادی کی یاد میں ان کے اہل خانہ کی جانب سے ایک پُر وقار نشستِ تشکر کا انعقاد 15 اگست 2026 کو درگاہ بڑے خدوم صاحب، خیرآباد میں کیا گیا۔ نشست کی صدارت لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری نے فرمائی، جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر نجیب اقبال بسوانی نے انجام دیے۔ نشست کا بنیادی مقصد ساجد خیرآبادی کی علمی، ادبی اور شعری خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان تمام احباب، شعراء اور متعلقین کا شکریہ ادا کرنا تھا جنہوں نے ساجد خیرآبادی کے انتقال پر اہلِ خانہ سے اظہارِ تعزیت کیا اور اس غم کی گھڑی میں ان کے ساتھ شریک رہے۔ نشست کے صدر پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری نے اپنی پُراثر گفتگو اور دل نشیں کلام سے محفل میں سماں باندھ دیا۔ انہوں نے ساجد خیرآبادی کی شخصیت پر ایک شاندار تاریخی نظم پیش کی۔ نظم کے اشعار میں محبت، عقیدت اور جدائی کا ایسا درد نمایاں تھا کہ محفل میں موجود سامعین کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور ایک پُرسوز کیفیت طاری ہو گئی۔ پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری کے اس منظوم خراجِ عقیدت نے نشست کے جذباتی اور یادگار لمحات میں ایک اور باب کا اضافہ کر دیا۔ ناظم ڈاکٹر نجیب اقبال بسوانی نے بتایا کہ ساجد خیرآبادی کی شخصیت کسی ایک ادبی حوالے تک محدود نہیں تھی۔ وہ ایک استاد شاعر، فن شاعری اور عروض و لسانیات کے ماہر اور مختلف اصناف سخن پر دسترس رکھنے والے صاحبِ علم ادیب تھے۔ جمد، نعت، منقبت، سلام، غزل، نظم، رباعی، تاریخ گوئی اور تنقید سمیت اردو ادب کی متعدد اصناف میں انہوں نے اپنی علمی وفنی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ ان کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو تصوف سے ان کی گہری وابستگی بھی تھا، جہاں انہیں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ ان کی شاعری میں علم وفن کے ساتھ ساتھ روحانی فکر کی بصیرت کی جھلک بھی نمایاں نظر آتی تھی۔ نشست میں لکھنؤ کے استاد شاعر ڈاکٹر منور کاکوروی، شاہجہاں پور کے معروف شاعر اصغر یاسر، سیتاپور کے سینئر شاعر منظر یاسمین، خیرآباد کے سینئر شاعر محبوب خیرآبادی، کھیری کے اقبال اکرم وارثی، ظہیر اعمل شاہجہاں پوری، دہلی میں مقیم شاعر سراج منظر کاکوروی، سید شارق عکس سنبھلی اور خیرآباد سے سید مومین علوی خیرآبادی، قاری اعظم جہانگیر آبادی، حافظ مسعود محمود آبادی، خیرآباد کے بزرگ شاعر نظر خیرآبادی کے پوتے افضل یوسف، خورشید خیرآبادی، زید خیرآبادی اور یوسف پرویز سمیت متعدد شعراء، ادباء، احباب اور متعلقین نے شرکت کی۔ یوسف پرویز نے ساجد خیرآبادی کے اپنے سفرِ عمرہ کی یادیں شاعر کو تازہ کرتے ہوئے اس روحانی سفر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ساجد صاحب کی حرمین شریفین سے عقیدت، عبادت و ریاضت اور دورانِ سفر ان کے روحانی و اخلاقی اوصاف کا ذکر کیا۔ ان کی گفتگو میں ساجد صاحب کے ساتھ گزارے ہوئے ان لمحات کی محبت اور عقیدت نمایاں تھی، جس نے محفل میں موجود حاضرین کو بھی جذباتی کر دیا۔ اس موقع پر ساجد خیرآبادی کے برادر شاکر خیرآبادی کے فرزند حسان شاکر نے ساجد خیرآبادی کی حیات، شخصیت اور ادبی خدمات کے حوالے سے ایک جامع مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے سا

اودھ نامہ
لکھنؤ منگل ۱۸؍اگست ۲۰۲۶ء

تعلیمی نظام کے مثبت اور منفی نتائج

آزادی کے بعد سے اب تک ملک کی آبادی تقریباً چار گنا بڑھ چکی ہے اور اسی مدت میں تعلیم، صحت اور اقتصادی خوش حالی کے شعبوں میں قابلِ ذکر ترقی بھی ہوئی ہے۔ اکتوبر 2022 میں ماہرِ اقتصادیات یوان کمار اور دیگر ماہرین اقتصادیات و گاندھی وادی مفکرین نے ایک تحقیقی مطالعہ کیا تھا، جس کے مطابق ملک میں تقریباً 32 کروڑ افراد بہتر روزگار سے وابستہ ہیں، جبکہ 28 کروڑ ہندوستانی یا تو بے روزگار ہیں یا ان کے پاس کوئی باقاعدہ روزگار نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہندوستان میں ایک برسرِ روزگار فرد پر اوسطاً 4.5 افراد کی کفالت کا بوجھ ہے۔ اگر جزوی یا غیر منظم روزگار کرنے والے ان 28 کروڑ افراد کو بھی شامل کر لیا جائے تو بھی ہر برسرِ روزگار شخص پر اوسطاً 2.4 افراد کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ کسی بھی ملک کی آبادی صرف اعداد و شمار کا معاملہ نہیں ہوتی بلکہ اس کا گہرا تعلق سماجی اور اقتصادی حالات سے ہوتا ہے۔ آبادی رحمت ہے یا زحمت، اس کا فیصلہ دراصل اس ملک کی پالیسیوں سے ہوتا ہے۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ آبادی کو دستیابِ روزگار کے تناظر میں دیکھا جائے۔ اگر کسی ملک میں بے روزگاری کی شرح زیادہ ہو تو وہاں بڑھتی ہوئی آبادی لازماً مسائل اور پریشانیوں کا سبب بنے گی۔ اگرچہ ہر ہاتھ کو روزگار فراہم کرنا آسان کام نہیں، لیکن یہ حقیقت بھی ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی وسائل پر دباؤ میں اضافہ کرتی ہے۔ ہندوستان جیسے ملک میں، جہاں مفت امداد کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، وہاں آبادی کو موثر انداز میں سنبھالنا ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے۔ یہاں پر جاپان کی مثال لی جا سکتی ہے۔ وہاں فی مربع (اسکوئر) کلومیٹر تقریباً 336 سے 340 افراد آباد ہیں، یعنی آبادی کی کثافت کم نہیں ہے، اور وہ تیل اور اسٹیل جیسی اہم مصنوعات بھی درآمد کرتا ہے۔ اس کے باوجود جاپان ہم سے کئی گنا زیادہ خوشحال ملک ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہاں ہر فرد کی پیداواری صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ جنوبی کوریا بھی اسی طرح اپنے ہر شہری کی پیداواری صلاحیت بڑھانے پر مسلسل توجہ دیتا ہے۔

ہندوستان میں آبادی کا دباؤ اس لیے بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے کہ یہاں ٹاپ ڈاؤن اور بٹرکل ڈاؤن اکنامکس جیسے اقتصادیاتی نظریات کے مطابق کام ہو رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اقتصادی ترقی کے فوائد زیادہ تر خوشحال طبقے تک محدود رہ جاتے ہیں اور ان کے اثرات نچلے طبقوں تک موثر انداز میں نہیں پہنچ پاتے۔ اسی لیے ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ آبادی ہمارے لیے بوجھ بن گئی ہے، جبکہ حقیقت میں مسئلہ آبادی سے زیادہ پالیسیوں کا ہے۔ غلط پالیسیوں کا فقدان کس قدر نقصان پہنچاتا ہے، اس کی ایک مثال افریقہ ہے۔ وہاں قدرتی وسائل کی کمی نہیں، آبادی کی کثافت بھی نسبتاً کم ہے، اس کے باوجود غربت کی شرح زیادہ ہے، کیونکہ وہاں کی حکومتیں ایسی پالیسیاں وضع نہیں کر سکیں جو محروم اور پسماندہ طبقات کی جامع ترقی کا ذریعہ بنتیں۔ ہندوستان کی خوش قسمتی یہ رہی کہ یہاں مہاتما گاندھی جیسے مفکر پیدا ہوئے، جنہوں نے ہمیشہ نچلی سطح سے تعمیر و ترقی کی حمایت کی۔ ان کا واضح نظریہ تھا کہ گاؤں کے سب سے غریب اور آخری فرد کی ترقی کو سب سے پہلے یقینی بنایا جائے۔ اگر اس گاندھی وادی تصور پر پوری طرح عمل کیا جاتا تو ترقی کے ثمرات ہر طبقے تک پہنچتے، لیکن ہم اسے مکمل طور پر عملی جامہ نہیں پہنا سکے، جس کا نقصان آج بھی ملک کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ تاہم ابھی اتنی دیر نہیں گزری کہ ہمارے ہاتھ بالکل خالی رہ چکے ہیں۔ اگر آج بھی حکومتیں تعلیم اور صحت پر اپنی سرمایہ کاری میں خاطر خواہ اضافہ کریں تو بڑھتی ہوئی آبادی کو ملک کی طاقت بنایا جا سکتا ہے۔ یہاں معروف ماہرِ اقتصادیات امرتیہ سین کو یاد کرنا چاہیے، جنہوں نے 1986 میں اپنے ایک مضمون میں واضح کیا تھا کہ تعلیم اور صحت جیسے شعبے کسی بھی ملک کی ترقی کی بنیاد ہوتے ہیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ 1967 میں ہندوستان، چین، جنوبی کوریا اور تھائی لینڈ کے اقتصادی اور سماجی حالات تقریباً ایک جیسے تھے۔ غربت موجود تھی اور تعلیم و صحت کی سہولتیں بھی محدود تھیں، لیکن بعد کے برسوں میں ہندوستان ان ممالک سے پیچھے رہ گیا، کیونکہ ہم نے تعلیم اور صحت پر مطلوبہ سرمایہ کاری نہیں کی۔ ہندوستان نوجوان آبادی کے لحاظ سے دنیا میں پہلے نمبر پر ہے۔ یہاں تقریباً 1.37 کروڑ افراد کی عمر 15 سے 29 سال کے درمیان ہے، جبکہ تقریباً 75 کروڑ افراد کی عمر 30 سال سے کم ہے۔ ایسے میں اس بڑی نوجوان آبادی کی تعلیم، اہلیت، ہنر اور پیداواری صلاحیت ہی یہ طے کرے گی کہ آبادی ہمارے لیے فائدہ ثابت ہوگی یا نقصان۔ اس لیے آبادی کو صرف عددی مسئلہ سمجھنے کے بجائے ایک سماجی اور اقتصادی فاعل کے طور پر دیکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ کوٹھاری کمیشن نے سفارش کی تھی کہ تعلیم پر مجموعی قومی پیداوار کا کم از کم چھ فیصد خرچ کیا جائے، لیکن آج بھی ہم ۴؍ فیصد سے آگے نہیں بڑھ سکے ہیں۔ چونکہ ملک کا تعلیمی نظام کمزور ہے، اس لیے زیادہ تر نوجوان نوکری تلاش کرنے والے بن رہے ہیں، نہ کہ روزگار پیدا کرنے والے۔ ۔ لیکن خوش کرنے والی بات یہ ہے کہ اقوامِ متحدہ کے ایک اندازے کے مطابق ہندوستان کی آبادی 2060 کی دہائی کے تقریباً 170 کروڑ تک پہنچنے کے بعد بتدریج کم ہونا شروع ہوگی۔ اس دوران دنیا میں سب سے زیادہ نوجوان اور کام کرنے کی عمر کی آبادی ہندوستان کے پاس ہوگی۔ دنیا کا تقریباً ہر پانچواں برسرِ روزگار فرد 15 سے 65 سال کی عمر کا ہندوستانی ہوگا۔ اس وقت آج کے لوگوں میں سے کتنے لگتے زندہ ہوں گے اور کون لوگ یہ دوردیکھیں گے یہ وہ جانیں۔ فی الحال ہمارے ریگولیشن کی عملی تربیت کمزور ہے، اس لیے وہ اپنے شعبوں میں مطلوبہ کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پاتے۔ اگر ہمارے نوجوان ہنرمند نہیں ہوں گے تو بڑھتی ہوئی آبادی سے وابستہ ہمارے خواب کیسے پورے ہو سکیں گے۔

امریکہ-اسرائیل تعلقات: دوست دوست نہ رہا

اشوک سوین

کئی دہائیوں تک اسرائیل کی سب سے بڑی سفارتی طاقت اس کی فوج، جوہری صلاحیت یا خفیہ ایجنسیاں نہیں بلکہ امریکہ میں حاصل ہونے والی غیر معمولی سیاسی حمایت رہی۔ صدر ڈیوکریٹ ہو یا ریپبلکن، امریکہ اسرائیل کی سلامتی کو اپنی مستقل وابستگی سمجھتا رہا۔ امریکی کانگریس (پارلیمنٹ) بغیر کسی جھجک کے اسلحہ پیسہ اور سفارتی تحفظ فراہم کرتی رہی۔ اختلافات کے باوجود یہ رشتہ محفوظ رہا کیونکہ اسرائیل کو امریکی عوام کی وسیع حمایت حاصل تھی۔ لیکن اب اس بنیاد میں شگاف پیدا ہو رہا ہے، اور اس کی سب سے بڑی ذمہ داری نیتن یاہو پر عائد ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی صرف غزہ کی جنگ کے ساتھ شروع نہیں ہوئی۔ برسوں سے جاری غیر قانونی قبضے، بستیوں کی توسیع اور فلسطینیوں کے لیے کسی قابل اعتماد سیاسی راستے کا غائب ہو جانے سے اسرائیل کی شبیہ کو پہلے ہی نقصان پہنچ چکا تھا۔ غزہ نے اس تبدیلی کی رفتار کو انتہائی تیز کر دیا ہے۔ شہری جرائم اور بڑے پیمانے پر بے خلی، بھوک اور تباہی نے دنیا بھر کے لاکھوں لوگوں کا نقطۂ نظر بدل دیا۔

نیتن یاہو نے 7 اکتوبر کے حملے کے جواب میں جنگ سے دیا جو فوجی ضرورت کی کسی بھی معقول منطق سے کہیں آگے نکل گئی۔ پورے کے پورے محلے تباہ کر دیے گئے۔ خاندان ملبے کے نیچے دب گئے۔ اسپتال، اسکول اور شہری بنیادی ڈھانچے تباہ کر دیے گئے۔ بھوک کو جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا۔ بین الاقوامی قوانین عدالت (آئی سی سی) نے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے لیے نیتن یاہو کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کر دیا۔ یہی وہ اسرائیل ہے جسے امریکہ کی نوجوان نسل دیکھ رہی ہے۔ سروے بتاتے ہیں کہ یہ تبدیلی تیز تر ہو رہی ہے۔ گیلپ کے 2018 کے ایک سروے میں پایا گیا تھا کہ 64 فیصد امریکی اسرائیلیوں کے تئیں ہمدردی رکھتے تھے اور صرف 19 فیصد فلسطینیوں کے تئیں۔ 2022 تک یہ فرق گھٹ کر ہو کر بالترتیب 55 فیصد اور 26 فیصد رہ گیا۔ 2023 میں یہ 54 فیصد اور 31 فیصد تھا۔ 2025 میں فرق مزید کم ہو کر 46 فیصد اور 33 فیصد رہ گیا۔ پھر ایک تاریخی تبدیلی آئی، 2001 کے بعد پہلی بار یہ بھی گئی: گیلپ کے 2026 کے سروے کے مطابق صرف 36 فیصد امریکی اسرائیلیوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں، جبکہ 41 فیصد فلسطینیوں کے ساتھ۔

نسلی تبدیلی اس سے بھی زیادہ تشویش ناک ہے۔ 18 سے 34 سال کی عمر کے امریکیوں میں 53 فیصد اب فلسطینیوں کے تئیں زیادہ ہمدردی رکھتے ہیں اور صرف 23 فیصد اسرائیلیوں کے تئیں۔ ڈیموکریٹس کے درمیان فلسطینیوں کے لیے یہ تعداد 65 فیصد اور اسرائیلیوں کے لیے 17 فیصد ہے۔ یہاں تک کہ اسرائیلیوں کے تئیں ریپبلکن ہمدردی بھی 2025 آتے آتے 53 فیصد سے گھٹ کر 2026 میں 70 فیصد رہ گئی ہے۔ 57 فیصد امریکی آزاد فلسطین کی حمایت کرتے ہیں۔ بیور ریپرٹ سینٹر اگنے سوالات کے ذریعے اس رجحان کی تصدیق کرتا ہے۔ 2022 میں 55 فیصد امریکی اسرائیل کے طنز انداز میں اور 42 فیصد منفی انداز میں دیکھتے تھے۔ 2025 آتے آتے 53 فیصد اسرائیل کو منفی انداز میں دیکھنے لگے، اور 2026 میں یہ تعداد 60 فیصد ہو گئی۔ یقین یا وہ کا حال تو اور بھی خراب ہے: 59 فیصد امریکیوں کو عالمی معاملات کے تناظر میں ان پر بہت کم یا کوئی اعتماد نہیں ہے۔ ڈیموکریٹس میں یہ تعداد 76 فیصد ہے۔ اسرائیل کے مستقبل کے لحاظ سے اہم بات یہ ہے کہ 18 سے 49 سال کی عمر کے 57 فیصد ریپبلکن اب اسرائیل کے تئیں منفی نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔

گیلپ اور پیو الگ الگ سوالات اور طریقے استعمال کرتے ہیں، پھر بھی وہ ایک ہی حقیقت سامنے لاتے ہیں۔ اسرائیل امریکی عوام کے حمایت کھو رہا ہے، اور نوجوان امریکی تو بہت تیزی سے اس سے دور ہو رہے ہیں۔ یہ بات اقوامِ متحدہ میں ووٹ نہ دینے یا یورپی دارالحکومتوں میں مظاہروں سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اسرائیل یورپ کی تنقید اور گلوبل ساؤتھ کی مذمت برداشت کر کے بھی زندہ رہ سکتا ہے، لیکن وہ امریکہ کی جگہ کسی اور کو نہیں لا سکتا۔ کئی دہائیوں سے واشنگٹن نے اسرائیل کو نہ صرف اسلحہ اور مالی امداد فراہم کی ہے، بلکہ غیر معمولی سفارتی تحفظ بھی دیا ہے۔ اگر سرکاری امریکی اعداد و شمار تاریخی طور پر مجموعی دو طرفہ امداد 130 ارب ڈالر بتاتے ہیں لیکن اضافی اور اثر و شوشل کرنے والے تخمینوں کے مطابق مجموعی امریکی امداد 300 ارب ڈالر سے زیادہ تھی، جس میں 200 ارب ڈالر سے زیادہ فوجی امداد شامل ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد سے اسرائیل امریکی غیر ملکی امداد کا سب سے بڑا مستفید رہا ہے۔

امریکہ نے اسرائیل اور فلسطین کے معاملے سے متعلق سلامتی کونسل کے اجلاس میں تقریباً 50 مرتبہ ویٹو کا استعمال کیا ہے۔ اکتوبر 2023 میں غزہ کی جنگ شروع ہونے کے بعد واشنگٹن نے غزہ سے متعلق سلامتی کونسل کی قراردادوں پر چھ مرتبہ ویٹو کیا۔ جون اور جنوبر 2025 میں اسرائیل کی تنہائی بے مثال تھی: سلامتی کونسل کے 14 ارکان نے جنگ بندی کی قراردادوں کی حمایت کی، جبکہ صرف امریکہ نے ان کے خلاف ووٹ دیا۔ امریکی سفارتی طاقت نے موثر طور پر ان قراردادوں کو نافذ ہونے سے روک دیا۔ یہ تصور کہ کسی بھی بڑے تنازع میں واشنگٹن اسرائیل کے پیچھے کھڑا رہے گا، اسرائیلی سلامتی کا بنیادی مفروضہ رہا ہے، نیتن یاہو نے آخر کار یہ اعتماد بھی کھو دیا ہے۔ ان کی جنگیں صرف غزہ تک محدود نہیں رہیں۔ مغربی کنارے میں تشدد اور بے خلی تیز ہو گئی۔ لبنان میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کا دائرہ بڑھ گیا۔ پھر ان کو فائر جنگ کا موقع آیا، ایک ایسا تنازعہ جس کی نیتن یاہو برسوں سے وکالت کرتے رہے تھے۔ اسرائیل کے گرد موجود خطرات کو کم کرنے کے بجائے ان کی سخت عملی نے جنگ کے میدان کو مزید وسیع کر دیا ہے۔ انہوں نے اسرائیلیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ بقا کے لیے لامحدود جنگ ضروری ہے، لیکن ان کی یہی رائے اب اسرائیل کی طویل مدتی سلامتی کے لیے سب سے بڑے خطرات میں سے ایک بن گئی ہے۔

امریکی خارجہ پالیسی راتوں رات نہیں بدلے گی۔ تمام ادارے اور لابنگ نیٹ ورک اب بھی مضبوط ہیں۔ لیکن جمہوری حکومتیں مستقل طور پر رائے عامہ سے کٹی نہیں رہ سکتیں۔ نوجوان امریکی آنکزار سینیٹرز کانگریس کے ارکان، انتظامیہ کے افسران اور صدارتی انتخابات کا فیصلہ کرنے والے ووٹر بنیں گے۔ اگر اسرائیل کے بارے میں ان کی سمجھ بنیادی طور پر غزہ، غیر قانونی قبضے تشدد اور علاقائی جنگ سے بنی ہے، تو اس اتحاد کے لیے اس کے نتائج بہت گہرے ہوں گے۔ پہلے ہی کئی قانون ساز ہتھیاروں کی منظگی پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ ڈیموکریٹس نیتن یاہو سے دوری اختیار کر رہے ہیں۔ کئی امیدوار غیر مشروط امریکی حمایت پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ اسرائیل پر تنقید کرنے کی سیاسی قیمت کم ہو رہی ہے اور اس کے برعکس نیتن یاہو کی پالیسیوں کا وقائع کرنے کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ مستقبل کی امریکی کھوئتیں اسرائیل کے وجود اور اس کی جائز سلامتی کی ضروریات کی حمایت جاری رکھ سکتی ہیں، جبکہ قبضے، بستیوں کی توسیع اور بار بار ہونے والی جنگوں کے لیے پیسہ دینے سے انکار کر سکتی ہیں۔ فوجی امداد کے لیے شرائط عائد کی جا سکتی ہیں۔ ہتھیاروں کی منظگی پر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ سفارتی تحفظ کمزور ہو سکتا ہے۔ واشنگٹن اسرائیل پر فلسطینی ریاست کے قیام کو قبول کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے پر کہیں زیادہ آمادہ ہو سکتا ہے۔

حمایت کا یہ نقصان عالمی سطح پر بھی ہے۔ 36 ممالک میں پیو کے 2026 کے سروے میں پایا گیا کہ اوسطاً 67 فیصد لوگ اسرائیل کے بارے میں منفی رائے رکھتے ہیں، جبکہ صرف 25 فیصد مثبت رائے رکھتے ہیں۔ برطانیہ میں منفی رائے 69 فیصد، جرمنی میں 73 فیصد، اٹلی میں 75 فیصد، نیدرلینڈز میں 76 فیصد اور ایتھن اور سویڈن میں 78 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس لیے اسرائیل نہ صرف اپنے روایتی تائدین کے درمیان حمایت کھو رہا ہے، بلکہ ان ممالک میں بھی جو اس کے اہم سفارتی، اقتصادی اور فوجی شراکت دار رہے ہیں۔ پھر بھی امریکہ میں حمایت کا اس طرح کم ہونا خاص طور پر خطرناک ہے کیونکہ کسی بھی دوسرے ملک نے امریکہ کی طرح اسرائیل کی حمایت نہیں کی۔ سعودی عرب، ترکی اور پاکستان نے درمیان حامی رہے ہیں، بلکہ ان ممالک میں بھی جو اس کے اہم سفارتی، اقتصادی اور فوجی شراکت دار رہے ہیں۔ پھر بھی امریکہ میں حمایت کا اس طرح کم ہونا خاص طور پر خطرناک ہے کیونکہ کسی بھی دوسرے ملک نے امریکہ کی طرح اسرائیل کی حمایت نہیں کی۔ سعودی عرب، ترکی اور پاکستان نے درمیان حامی رہے ہیں، لیکن ان کی بھی رائے اب اسرائیل کی طویل مدتی سلامتی کے لیے سب سے بڑے خطرات میں سے ایک بن گئی ہے۔

امریکی خارجہ پالیسی راتوں رات نہیں بدلے گی۔ تمام ادارے اور لابنگ نیٹ ورک اب بھی مضبوط ہیں۔ لیکن جمہوری حکومتیں مستقل طور پر رائے عامہ سے کٹی نہیں رہ سکتیں۔ نوجوان امریکی آنکزار سینیٹرز کانگریس کے ارکان، انتظامیہ کے افسران اور صدارتی انتخابات کا فیصلہ کرنے والے ووٹر بنیں گے۔ اگر اسرائیل کے بارے میں ان کی سمجھ بنیادی طور پر غزہ، غیر قانونی قبضے تشدد اور علاقائی جنگ سے بنی ہے، تو اس اتحاد کے لیے اس کے نتائج بہت گہرے ہوں گے۔ پہلے ہی کئی قانون ساز ہتھیاروں کی منظگی پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ ڈیموکریٹس نیتن یاہو سے دوری اختیار کر رہے ہیں۔ کئی امیدوار غیر مشروط امریکی حمایت پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ اسرائیل پر تنقید کرنے کی سیاسی قیمت کم ہو رہی ہے اور اس کے برعکس نیتن یاہو کی پالیسیوں کا وقائع کرنے کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ مستقبل کی امریکی کھوئتیں اسرائیل کے وجود اور اس کی جائز سلامتی کی ضروریات کی حمایت

چین کا آئس سلک روڈ: پہلے قدم آگے بڑھانے کی اہمتن

اسد مرزا

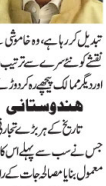

پگھلتی برف اور مشرقِ وسطیٰ میں بھڑکتی آگ نے چین کو ایک نیا تجارتی راستہ اور برتری دے دی ہے۔ جیسے جیسے بیجنگ ناردرن سی روٹ کو ایک فعال شپنگ کاروبار میں تبدیل کر رہا ہے، وہ خاموشی سے عالمی تجارت پر کنٹرول کے نقشے کو نئے سرے سے ترتیب دے رہا ہے، جس سے ہندوستان اور دیگر ممالک پیچھے رہ کر دوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

ہندوستانی

تاریخ کے ہر بڑے تجارتی راستے نے اسی کو انعام دیا ہے جس نے سب سے پہلے اس کا نقشہ بنایا، اسے محفوظ کیا اور اسے معمول بنایا۔ صلیبی جنگیں اسی راستوں پر پیش سویز پر برطانیہ اور جنگ کے بعد بحرِ اوکائل پر امریکہ۔ اب چین آرکٹک میں وہی کردار چاہتا ہے، اور اس نے اسے حاصل کرنے کے لیے غیر معمولی تیزی دکھائی ہے۔ اس کا ہر کٹر مشرقِ وسطیٰ پر ہے۔ حوثی حملوں سے باب المندب آبنائے میں خلل اور ایران جنگ سے آبنائے ہرمز پر دباؤ کے باعث، 23 جولائی 2026 کو بیجنگ پر حملوں کے بعد تیل کی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئیں، اور شپنگ کمپنیاں بحیرہ احمر کے راستے سے مزید محتاط ہو گئیں۔ چین کا جواب اس راستے کو تیز کرنا تھا جسے وہ برسوں سے خاموشی سے تیار کر رہا تھا: روس کے ناردرن سی روٹ (این ایس آر) کے ذریعے آئس سلک روڈ، جو ایشیا اور یورپ کے درمیان موسم گرما کے سفری وقت کو تقریباً نصف کر سکتا ہے۔

نتائج اب محض تجرباتی نہیں رہے۔ ستمبر 2025 میں، کنٹینر بحری جہاز "استقبال برج" نے چین-یورپ آرکٹک کا پہلا براہِ راست سفر مکمل کیا، جو نیشنگ-ڈوشان سے فیلکس ٹو، ہیمبرگ اور گوداسک تک ہوتے ہوئے نیدرلینڈز پہنچا۔ یہ ایک ایسا سفر تھا جسے چین کی وزارتِ ٹرانسپورٹ نے دنیا کا پہلا آرکٹک کنٹینر روٹ قرار دیا خواص طور پر سرحد پار ادائی کا مرس اور اعلیٰ قدر والی اشیاء کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔"

اگست 2026 تک، چینی شپنگ کمپنی سی لیجنڈ نے اس پہلے سفر کو ایک باقاعدہ ہفتہ وار سروس میں بدل دیا، جبکہ چائنا شپ اونرز ایسوسی ایشن نے جولائی سے شمبر تک باقاعدہ آرکٹک شپنگ ڈیٹا اور 000.20 فی ایوی کی مشترکہ کنٹینر اور ملٹی پرپز بیڑے کی صلاحیت کی تصدیق کی۔ جو سفر ایک اکیلے جہاز کا ملعلوم پالیوں کو آزمانے سے شروع ہوا تھا، وہ ایک ہی سال میں تجارتی ڈھانچے کو ایک مستقل حصہ بن چکا ہے۔

پہلے قدم رکھنے کی منطق

چین کی جلد بازی جان بوجھ کر ہے، اور یہ تین ایسے حسابات پر مبنی ہے جنہیں چینی سرکاری میڈیا نے کھل کر بیان کیا ہے۔ پہلا، تحفظ کی اضافی تہہ: بیجنگ نہیں چاہتا کہ یورپ کے ساتھ اس کی تجارت کسی ایک راستے کی محتاج رہے۔ گلوبل ٹائمز کے تبصروں نے آرکٹک روٹ کو بیجنگ-یورپی یونین سپلائی چین کو جغرافیائی طور پر غیر مستقلم سندری راستوں کے مقابلے میں متنوع اور مستقلم بنانے کے لیے ذریعے کے طور پر پیش کیا ہے۔ بالٹک بندرگاہ میں تک سفری فاصلے کو تقریباً ایک تہائی کم کرتے ہوئے، اور اہم بات یہ کہ ان اہم راستوں سے بچتے ہوئے جنہیں امریکہ یا عالمی تنازعات مرضی سے بند کر سکتے ہیں۔ دوسرا، روس کے ساتھ تعلقات۔ چینکند این ایس آر تقریباً ہر سال کوئی پر روس کے زیرِ کنٹرول پانیوں سے گزرتا ہے، مغربی شپنگ کمپنیاں ماسکو کے کنٹرول، ماحولیاتی خطرات اور ریسکیو انفراسٹرکچر کی تقریباً عدم موجودگی کا حوالہ دیتے ہوئے اس راستے سے دور رہی ہیں۔ چین کو ایسی کوئی ہچکچاہٹ نہیں اس کی شپنگ کمپنیاں روس کے خاموش تعاون کے ساتھ اس راستے پر کام کرتی ہیں، اور آرکٹک آبشپ کو آگے بڑھایا ہے ایک ایسی بنیادی خوف کے خلاف جنہیں مختلف انشورنس پالیسیاں، تاکہ مغرب کے زیرِ تسلط سندری راستوں کو بھی چینی تجارت کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چینی سرکاری میڈیا آرکٹک کو خود مختاری کی قدر والی اشیاء کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔"

اگست 2026 تک، چینی شپنگ کمپنی سی لیجنڈ نے اس پہلے سفر کو ایک باقاعدہ ہفتہ وار سروس میں بدل دیا، جبکہ چائنا شپ اونرز ایسوسی ایشن نے جولائی سے شمبر تک باقاعدہ آرکٹک شپنگ ڈیٹا اور 000.20 فی ایوی کی مشترکہ کنٹینر اور ملٹی پرپز بیڑے کی صلاحیت کی تصدیق کی۔ جو سفر ایک اکیلے جہاز کا ملعلوم پالیوں کو آزمانے سے شروع ہوا تھا، وہ ایک ہی سال میں تجارتی ڈھانچے کا ایک مستقل حصہ بن چکا ہے۔

پہلے قدم رکھنے کی منطق

چین کی جلد بازی جان بوجھ کر ہے، اور یہ تین ایسے حسابات پر مبنی ہے جنہیں چینی سرکاری میڈیا نے کھل کر بیان کیا ہے۔ پہلا، تحفظ کی اضافی تہہ: بیجنگ نہیں چاہتا کہ یورپ کے ساتھ اس کی تجارت کسی ایک راستے کی محتاج رہے۔ گلوبل ٹائمز کے تبصروں نے آرکٹک روٹ کو بیجنگ-یورپی یونین سپلائی چین کو جغرافیائی طور پر غیر مستقلم سندری راستوں کے مقابلے میں متنوع اور مستقلم بنانے کے لیے ذریعے کے طور پر پیش کیا ہے۔ بالٹک بندرگاہ میں تک سفری فاصلے کو تقریباً ایک تہائی کم کرتے ہوئے، اور اہم بات یہ کہ ان اہم راستوں سے بچتے ہوئے جنہیں امریکہ یا عالمی تنازعات مرضی سے بند کر سکتے ہیں۔ دوسرا، روس کے ساتھ تعلقات۔ چینکند این ایس آر تقریباً ہر سال کوئی پر روس کے زیرِ کنٹرول پانیوں سے گزرتا ہے، مغربی شپنگ کمپنیاں ماسکو کے کنٹرول، ماحولیاتی خطرات اور ریسکیو انفراسٹرکچر کی تقریباً عدم موجودگی کا حوالہ دیتے ہوئے اس راستے سے دور رہی ہیں۔ چین کو ایسی کوئی ہچکچاہٹ نہیں اس کی شپنگ کمپنیاں روس کے خاموش تعاون کے ساتھ اس راستے پر کام کرتی ہیں، اور آرکٹک آبشپ کو آگے بڑھایا ہے ایک ایسی بنیادی خوف کے خلاف جنہیں مختلف انشورنس پالیسیاں، تاکہ مغرب کے زیرِ تسلط سندری راستوں کو بھی چینی تجارت کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چینی سرکاری میڈیا آرکٹک کو خود مختاری کی جانب سے بھی چینی آرکٹک ٹرانزٹ روٹ کے انکاشاف مشرقِ وسطیٰ میں کسی اور تنازعے سے سویز میں خلل پڑنے کے امکانات سے کہیں کم ہیں۔

تیسرا، اور سب سے زیادہ اہم، معیارات کا تعین۔ شپنگ لیجسٹکس جغرافیائی نہیں ہوتیں بلکہ یہ انشورنس فورمز، بندرگاہ پروٹوکولز، آئس بریکر اسکورٹ انتظامات اور شیڈولنگ کے اصولوں سے تشکیل پاتی ہیں جو ایک بار قائم ہو جانے کے بعد سے آنے والوں کے لیے دہرانا ہمنگا تھا ہو جاتیہیں۔

پہلی باقاعدہ، انشورنس شدہ، بیک کی جا سکتے والی آرکٹک کنٹینر سروس چلا کر، چین نہ صرف سامان کو تیزی سے منتقل کر رہا ہے، بلکہ وہ آپریٹنگ میٹیول بھی لکھ رہا ہے جسے بعد میں آنے والے تمام لوگوں بشمول نکمنہ حریف کو بالآخر اختیار کرنا ہوگا۔ چینی تبصرہ نگار اس عزم کے بارے میں کھل کر بات کرتے رہے ہیں، اس راستے کو پرانے پلر سلک روڈ تصور کا "ایک اہم اسٹریٹیجک ستون" قرار دیتے ہوئے، جسے اب پگھلتی برف اور مشرقِ وسطیٰ کی عدم استیقام کی وجہ سے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے جس نے اس کی معاشیات کو قابلِ عمل بنا دیا ہے۔

چینی سوچ: سلطنت کو خطرات سے محفوظ بنانا

بیجنگ کا آرکٹک مہم کو اس وسیع تر پیژن سے الگ نہیں کیا جا سکتا جو ایران جنگ کے بڑھنے کے بعد سے واضح نظر آ رہا ہے: چینی تجارت اور توانائی کی ہر شریان کو محفوظ طریقے سے منتقل بنانا ہے۔ چین نے بیک وقت وسطیٰ ایشیا کے "مڈل کوریڈور" کے ذریعے زمینی راستوں کو مضبوط کیا ہے، قازقستان کے ساتھ زمینی راستوں کو وسعت دی ہے جو اب اس کی وسطیٰ ایشیائی تجارت کے نصف سے زیادہ سڑک کے ذریعے لے جاتے ہیں، اور آرکٹک آبشپ کو اگے بڑھایا ہے ایک ایسی بنیادی خوف کے خلاف جنہیں مختلف انشورنس پالیسیاں، تاکہ مغرب کے زیرِ تسلط سندری راستوں کو بھی چینی تجارت کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چینی سرکاری میڈیا آرکٹک کو خود مختاری اور سلامتی کی بنیادوں پر بھی زور دار انداز میں پیش کرتا ہے، مغرب کے تیچین خطرہ کے دعووں کو مسترد کرتے ہوئے اور اصرار کرتے ہوئے کہ بیجنگ کی سرگرمیاں ایک خود ساختہ قریب-آرکٹک ریاست" کے طور پر سندری قانون سے متعلق اقوامِ متحدہ کے کنونشن کے تحت قانونی اور کسی فوجی نیت سے پاک ہیں۔ چاہے یہ موقف جائج پڑتال میں کھر اترے یا نہ اترے، یہ اس بات کا اشارہ ضرور کرتا ہے کہ چین آرکٹک تک رسائی پر مغربی مزاحمت کو اسی طرح دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے جیسے وہ بحیرہ جنوبی چین میں مزاحمت کو دیکھتا ہے: ایک ایسی خلاف ورزی جس کا سفارتی طور پر مقابلہ کیا جائے جبکہ حقائق پانی پر قائم کیے جائیں۔

دوسروں کیلئے اس کے کیا معنی ہیں

مغربی شپنگ کمپنیاں اور یورپ کے لیے، آئس سلک روڈ محض ایک جغرافیائی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ ایک مسابقتی مسئلہ بھی ہے۔ اگر چینی پرچم بردار جہاز نکسو کے فیلکس ٹو تک تقریباً 18 سے 20 دن میں سنگاپور کو پہنچ سکتے ہیں، سویز کے راستے 40 دن کے مقابلے میں تو یورپی درآمد کنندگان کو ایک تیز، سستا آپشن ملتا ہے مگر ایسا آپشن جو چینی-روسی شپنگ انفراسٹرکچر، انشورنس اور بندرگاہ کا لوں پر تیزی سے انحصار کرتا ہے، جو اس انحصار کو مزید گہرا کرتا ہے جسے برسلز برسوں سے کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ خلیجی ریاستوں اور مصر کے لیے، ایک مستقلم آرکٹک متبادل سویز اور ہرمز سے حاصل ہونے والی طویل مدتی اسٹریٹیجک آمدنی کو کم کرتا ہے۔

ہندوستان کا سوال

ہندوستان کے لیے، دو اور زیادہ پیچیدہ ہیں۔ نئی دہلی آرکٹک کے کھلنے میں محض تماشائی نہیں اس کا اپنا راستہ زیرِ تعمیر ہے، چنئی-ولادی ووستوک ایسٹرن میری ٹائم کوریڈور جو 2024 سے فعال ہے، جو ہندوستانی بندرگاہوں اور روس کے مشرقی بعید کے درمیان سفری وقت کو 40 دن سے زیادہ سے 15 کر کے تقریباً 24 دن کر چکا ہے۔ ہندوستان نے اس راستے کو خود این ایس آر سے جوڑنے کے لیے روس کے ساتھ نئے معاہدوں پر دستخط کیے ہیں، روسی اداروں کے ذریعے بھارتی ملاحوں کو تعلیمی کیپلیٹس کی تربیت دی ہے، مقامی طور پر چار آئس بریکر صلاحیت کے حامل بحری جہازوں

تحریکِ آزادی، علماء کرام اور سرسید کا نظریۂ مفاہمیت

گزشتہ سے پیوستہ دوسری اور آخری قسط

پروفیسر صغیر افراہیم

بنگلہ تشنۂ فرو ہونے کے بعد تحریک میں عملی شرکت کرنے والوں پر قہر واستبداد نازل ہوا۔ کسی کو بغاوت پر آمادہ کرنے کے لیے تو کسی کو فساد پر اُکسانے کے جرم میں کالے پانی کی سزا سنائی گئی۔ حکومتِ برطانیہ کے خلاف سازش رچنے اور غدر پر اُکسانے اور مجاہدین کی خفیہ امداد کرنے کے جرم عائد کیا گیا۔ اُن کی جائیدادیں ضبط کی گئیں۔ تختۂ دار پر تو وہ بہتوں کو پہلے ہی لٹکا چکے تھے پھر کچھ وقفے کے بعد رضورضا کالے پانی کی سزائیں سنائی جانے لگیں۔ ان میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ اس یک طرفہ کارروائی سے تلملا کر سرسید نے سخت لہجہ اختیار کیا۔

علی گڑھ تحریک سے وابستہ اکثر اربابِ قلم نے اپنے خیالات کی توضیح کرتے ہوئے یہ صراحت کی کہ علمائے کرام اور باعزت افراد کو مختلف اذیتیں پہنچانا، بنگلۂ غدر پر قابو پالینے کے بعد مسلمانوں کو توپوں اور گولیوں کا نشانہ بنانا، انھیں کسی بھی الزام میں ملوث کر کے سزائیں سنانا، اور کالے پانی کی تاعمر قید میں بگھارنا کچھ ہی کا ایک معمول بن چکا تھا۔ یہی خواہاں علی گڑھ نے اس کا بھی اعتراف کیا ہے کہ جس طرح ماضی میں صوفیائے کرام نے ابنِ آدم خصوصاً مسلمانوں کو جوڑے رکھتے ہوئے دنیاوی ترقی پر گامزن کیا اُسی طرح مذکورہ دور کے علماء نے اپنی بساط بھر یہی کام انجام دینے کی انکافی کوشش کی۔ اُن کی یہ ذہنی اور عملی کاوش فرنگیوں کی ناصبانہ راہ میں حائل ہو رہی تھی، اس لیے انھیں خوف زدہ کرنے کے لیے تشدد کیا جاتا۔ طرح طرح کے الزامات عائد کیے جاتے مگر وہ حق وانصاف کی راہ کو ترک کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔

اردو، انگریزی تھی کہ ہندی کی متعدد کتابیں ان تحریکات کے روشن کردار کی شاہد ہیں۔ ان کتب میں قابلِ ذکر ہیں

ایسرار مالٹا (محمد میاں)۔ تحریک آزادی اور مسلمان (دارالمؤلفین دیوبند)۔ ۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامچہ (خلیق احمد نظامی)، تحریک آزادی ہند اور مسلمان (محمد احمد صدیقی)، ہندوستانی مسلمانوں کا جنگِ آزادی میں حصہ (سید ابراہیم)، خدنگِ غدر (معین الدین حسن خاں)، اردو میں وہابی ادب (خواجہ احمد فاروقی)، اسباب بغاوت ہند (سرسید)، تاریخ سرکشی بجنور (سرسید)، آزادی کے فسانہ و مسلم مجاہدین (ڈاکٹر مقتدا رحمٰن)، دہلی کے قدیم مدارس ومدرس (مولانا امداد صابری)، انڈیا ٹوڈے (رجنی پام دت)۔ دوسری جانب اردو شعروادب میں اسی موضوع کو اس کو مختلف زاویوں سے پیش کیا گیا ہے۔ ممتاز افسانہ نگار جوگندر پال نے کالے پانی کی سفاکیت وبربریت کی ''پارپرے'' کے عنوان سے تصویر کشی کی جس میں پورٹ بلیئر کے توسط سے انگریزوں کی آمرانہ ذہنیت اور آزادی کے متوالوں کی کیفیت کو اُجاگر کیا کہ کس طرح سنگین چھوٹے الزامات یا پھر چھوٹے چھوٹے دیگرالزامات کے تحت معتوبین حریت کو اس ویران جزیرہ میں قید کیا جاتا تھا۔ پیغام آفاقی کے ناول ''پلیتہ'' میں بنگال کے منظرنامہ پر انگریزوں کا دارالسلطنت کلکتہ اُبھرتا ہے: دمم ہوائی اڈے سے جزائرِ انڈمان کے شہر پورٹ بلیئر اور ہُگلی ندی کے سہارے پیغام آفاقی نے اُس دلدوز منظر کو پیش کیا ہے، جس میں جہاں دانش ور، فضاؤں اور عالم سسکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس ضمن میں راوی نے صیغۂ حاضر میں قاری کے ذہن کو ہموار کرنے کے لیے یوں وضاحت کی ہے کہ:

''قیدی زنجیروں میں بندھے اس مادر وطن کو نم اور اُداس آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں جوان کی کوئی مدد نہیں کر پارہی ہے''۔

(ص:۱۱۰)

فضااور ماحول سے یہی مترشح ہے کہ آبادی سے بہت دور اس ویران جزیرے کا انتخاب انگریزوں کی حکمتِ عملی میں شامل تھا، مثال کے طور پر:

۱۔ آمریت کے مظاہرے کے لیے خوف اور دہشت پیدا کرنا۔

۲۔ تجربات وایجادات کے لیے محفوظ جگہ کا انتخاب کرنا۔

۳۔ بغیر اُجرت کے قیدیوں سے من مانی مزدوری کرانا۔

ناول نگار نے اس فن پارے میں ماضی کو حال سے، غلامی کو آزادی سے اس کمال فن کے ساتھ منسلک کیا ہے کہ قاری خود سمجھوں کر لیتا ہے کہ کوئی بھی تاجر اور دانش ور خود بخود کیوں کر معتوب ہو جاتا تھا۔

''یہ لوگ تاجر اور حاکم نہیں تھے، بہت خطرناک اور ظالم شکاری تھے۔ ان لوگوں نے جزائرِ انڈمان میں مجرم بستی کے نام پر جو آبادی قائم کی تھی اور انھیں سلیلے میں انھوں نے جو ایزدی چوٹی کا زور لگایا تھا وہ ہندوستان کے مجرموں کو صرف وطن سے دور رکھنے کے لیے نہیں کیا تھا۔ یہ تو صرف ان کے دندانِ ظاہری تھے۔ انھیں تو انڈمان کو اپنے فوجی مقصد کے لیے آباد کرنا تھا، اور پولیس اور عدالتوں کو باقاعدہ خفیہ ہدایات تھیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سزائے کالا پانی دے کر بھیجا جائے''۔ (ص:۵۶)

ایک اور حوالے کے مطابق ۱۰؍مارچ ۱۸۵۸ کو دو سو افراد پر مشتمل انقلابیوں کا پہلا قافلہ یہاں (انڈمان میں) آیا جس میں سبھی مذاہب ومسالک کے لوگ شامل تھے۔ پھر یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ۱۱؍جنوری ۱۸۶۶ کو بمبئی سے جو جہاز جزیرہ انڈمان پہنچا، اس میں بیش تر قیدی مسلمان تھے۔ ویران اور خطرناک جزیرے کو ایک طے شدہ منصوبے اور حکمت عملی کے تحت آباد کرنے اور بندرگاہوں کی تعمیر کی ایک الگ تاریخ ہے۔ قیدیوں کے لیے کوٹھریاں تعمیر کرانے کا کام ۱۸۹۶ء میں شروع ہوا۔ ۱۹۰۶ء میں ۲۹۳ کوٹھریاں تیار ہوئیں۔ ان کال کوٹھریوں کے قصے خوفناک جزائر سے کہیں زیادہ ہولناک ہیں۔ کولہو کے ذریعے ناریل یا سرسوں کا تیل نکلوانا تو معمولی بات تھی۔ شاید نت نئے تشدد کے طریقے بھی یہیں ایجاد ہوئے ہوں گے۔ آزادی کی لڑائی کے دوران اِن کالے پانی میں جو کسی طرح بچ جاتے وہ قید کی طویل اور المناک مدت پوری ہونے کے بعد باقی ماندہ زندگی گزارنے کے لیے یہیں بس جاتے۔

پیغام آفاقی نے اس روح فرسا داستان کو ایک الگ پس منظر میں بیان کیا ہے۔ اُن کے ناول ''پلیتہ'' نے جہاں اُن بارودی سرنگوں کی نشاندہی کی ہے جن پر عالمگیریت اور صارفیت کا انحصار ہے، وہیں انھوں نے اُن مجاہدین کے ہیولے بھی تیار کیے جن کے لیے ''کالا پانی'' کی سزا تجویز کی گئی۔ ''پلیتہ'' میں انھوں نے بالواسطہ طور پر اُن سرفروشوں کا ذکر کیا ہے جنھیں آزادی اور خود مختاری کی آواز اُٹھانے کی سزا دی گئی اور یہ سزا ''کالا پانی'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

ذرا اس اعتبار سے بھی غور کرنا چاہیے کہ وطن سے محبت کرنے والوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں ہوئیں کیوں کہ چھوٹے چھوٹے ہندو اور مسلمان حکمرانوں نے آپسی اختلافات کو بھلاتے ہوئے اپنے اپنے انداز سے سیاسی اور انتظامی نظام کو سنبھالنے کی کوششیں کیں۔ اس اتحاد واتفاق اور ذہنی وفکری بیداری کو دیکھ کر انگریزوں پر دہشت طاری ہوگئی۔ نتیجتاً وہ اُن حربوں پر اُتر آئے جس کی توقع خود انگریزوں سے ہمدردانہ رویہ رکھنے والوں کو بھی نہیں تھی۔

۱۸۵۷ء ہندوستان کی تاریخ کا وہ باب ہے جو بعد کی کئی تحریکات کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

اولیں جنگِ آزادی کی ناکامی کے بعد جو اہم سماجی وسیاسی تحریکات ابھریں، ان میں علی گڑھ تحریک بہت نمایاں تھیں۔ یہ تمام تحریکات گہرے غور وفکر اور مطالعہ کا نتیجہ تھیں۔ دانش وروں کے پیش نظر تاریخ اندلس بھی تھی۔ وہ دشمن کی دیرینہ رنجشوں اور باہمی کے جوش جنوں سے واقف تھے۔ اپنے نقائص اور دوسروں کے محاسن سے بھی باخبر تھے۔ وقت اور حالات کے پیش نظر علی گڑھ تحریک کے علم بردار سرسید اور اُن کے رفقاء مفاہمت کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ سب جوش سے نہیں ہوش سے کام لیتے ہوئے منطقی اور استدلالی طریق کار پر زور دیتے ہیں۔ اسی لیے تحریک ہندوستانیوں میں آپسی نفاق کو ختم کرنے اور جدید علوم وفنون کو حاصل کرنے کا اعلامیہ یا نقطۂ آغاز ہے۔ یہ غیر جاہ ومنصب، مذہب، نسل، طبقہ اور ذات پات سے بلند ہو کر ملک وقوم کے لیے جذبہ جاں نثاری کا مظہر بھی ہے۔ یہ سابقہ صورت حال کے محاسبہ اور تلافی کا ایک طریقہ بھی ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ ماضی میں وہ تمام حساب افراد جو ملک وملت سے محبت کرتے تھے اُن کو صرف اس لیے اذیتیں دی گئیں کہ وہ درس صداقت کا سبق دیتے رہے تھے۔ آزادیٔ اظہار اور آزادیٔ رائے کو اہمیت دے رہے تھے۔ اُن کی بے مثال قربانیوں کی بدولت ہمیں آزادی تو مل گئی لیکن رفتہ رفتہ اُن جاں نثاروں کے کارنامے جو سُنہرے حرف میں لکھے جانے کے قابل تھے، نہ جانے کیوں صفحۂ قرطاس پر دُھندلے ہوتے چلے گئے۔ اس کے مختلف اسباب ہو سکتے تھے مگر ہم کہہ کر دامن نہیں جھاڑ سکتے کہ اکثریتی فرقہ اپنی بڑائی دکھا کر اقلیتی فرقے سے چشم پوشی اختیار کر رہا ہے یا حکومت ایک طبقے یا فرقے کو فوقیت دے کر دوسرے کی دل آزاری کر رہی ہے۔ خود ہم نے کیا کیا؟ کیا اردو کی موٹی موٹی کتابوں کے اُن گنت صفحات پر درج علمائے کرام کے کارناموں کو نئی نسل تک پہنچانے کا کوئی جتن کیا؟ افسوس تو یہ ہے کہ اُن سے سبق لینے والوں کی بات تو دُور اُن صفحات کو دُھجی سے پڑھنے والے بھی خال خال ہی نظر آتے ہیں جب کہ اس حقیقت سے کوئی منکر نہیں ہو سکتا کہ آزادی مشترکہ جدوجہد کا ثمرہ ہے۔ تو پھر تفریق کیوں؟ یہ کیسا لائحہ عمل ہے؟ نہ دراتہ عقیدت کا یہ کون سا طریقہ ہے کہ ہم آزادی کی نعمت سے بالا مال تو ہوئے مگر اپنے محسنوں، رفیقوں سے چشم پوشی اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آخر کیوں؟ اس کا ذمہ دار کون ہے۔ آج تاریخ کے اسباق پر نظر ڈالیں تو انڈمان نکوبار سیاحت کا مرکز نظر آئیں گے۔ کالا پانی اور سیلیلر (Cellular) جیل بھی آراستہ وپیراستہ دکھائی دیں گی۔ دور حاضر میں بیٹ پر تماشا کریں، ڈاکومینٹری فلم یا یوٹیوب پر دیکھیں تو ظلم وستم کی گواہ وہ عمارتیں ضرور نظر آجائیں گی جو اگرچہ اسپتال یا یادگار عمارتوں میں تبدیل کر دی گئی ہیں، مگر وہ چار ناموں کے سوا ملتِ اسلامیہ ہند کی قربانیوں کا کوئی ذکر نہیں کہے گا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ذخائر کو کھنگالیں۔ کتابوں کی گرد جھاڑ کر انھیں پڑھیں تو خود ہم پر چودہ طبق روشن ہو جائیں گے۔ اور ہم اپنے اجداد، علماء، فضلا اور مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو یاد کر سکیں گے اور ان حقائق سے نئی نسل کو آگاہ بھی کر سکیں گے۔ آیئے بیڑہ اٹھائیں کہ ہم ایسا کریں گے اور ضرور کریں گے کہ سرسید کی اس دیرینہ صدی میں ہماری یہ کاوش خود ان کی بارگاہ میں قابلِ قبول ہوگی۔ نیز ان کے حوالے سے علی گڑھ تحریک کی بازیافت کا راستہ کھلے گا اور ہم اپنے تمام زعماء اکابرین کو خراجِ عقیدت بھی پیش کریں۔

سابق صدر، شعبۂ اردو
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ-۲

حواشی: ۱۔ الواح الصنادید، مفتی عطاء الرحمٰن ص:۴۵

۲۔ دہلی کے قدیم مدارس ومدرس، مولانا امداد صابری، ص:۱۴۴

۳۔ شاہ ولی اللہ۔ سترھویں صدی کا ایک مذہبی، اخلاقی وسیاسی مجاہد، نیاز فتح پوری، نگار پاکستان، بمبئی ۱۹۸۸ء، ص:۱۶۲

۴۔ خدنگ غدر، معین الدین حسن خاں، مقدمہ خواجہ احمد فاروقی ص:ن ذ

۵۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، سید ابوالاعلیٰ مودودی، الفرقان، شاہ ولی اللہ نمبر ۱۹۶۱ء، ص:۹۹

۶۔ اردو میں وہابی ادب، خواجہ احمد فاروقی ص:۱۷

۷۔ ۱۸۰۶ء میں ان علماء نے انگریزوں کے جبریہ تسلط سے ملک کو آزاد کرانے کے لیے نہایت منظم جدوجہد کی لیکن بالاکوٹ میں شاہ عبدالعزیز اور سید احمد شہید کی شہادت کے بعد یہ تحریک مزید پرزور اور پھر اس کا مرکز عظیم آباد (پٹنہ) کا محلہ صادق پور قرار پایا۔

۸۔ خدنگ غدر ص:د

۹۔ تحریکِ آزادی میں اردو کا حصّہ، ڈاکٹر معین الدین عقیل ص:۵۷

۱۰۔ ۳۱؍مئی کو فیروز پور (پنجاب) میں، ۳۱؍مئی کو مظفر پور میں اور ۲۰؍مئی کو علی گڑھ میں

۱۱۔ ۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامچہ، مرتب خلیق احمد نظامی ص:۳۱

مائیں کبھی نہیں مرتیں

افسانہ

محمد بشیر باسو

بر رات سریا اپنی ماں کے سرہانے بیٹھی رہتی۔ کبھی قرآنِ کریم کی تلاوت کرتی، کبھی دعائیں پڑھ کر پانی پر دم کرتی اور کبھی دیر تک ماں کا چہرہ دیکھتی رہتی۔ اسے محسوس ہوتا تھا جیسے وقت اس کی منھی سی ریت کی طرح پھسل رہا ہو، اور وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں پا رہی۔ ایک رات بابر سخت سردی تھی۔ کھڑکی کے شیشوں پر دھند جم چکی تھی اور خاموشی پورے گھر پر چھائی ہوئی تھی۔ زینب بیگم نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور دھیمی آواز میں پکارا، ''بینی!'' سریا فوراً اُن کے قریب آ بیٹھی۔ ''جی امّی، فرمائیے۔۔۔'' زینب بیگم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ان کے ہاتھ پہلے سے زیادہ ٹھنڈے تھے، مگر لمس میں وہی شفقت باقی تھی۔۔۔ 'بینی! زندگی میں کبھی کسی سے نفرت نہ کرنا۔ دلوں کو جوڑنے والے ہمیشہ اللہ کے قریب ہوتے ہیں، اور دل دکھانے والے خود اپنا سکون کھو دیتے ہیں۔''

سردیوں کی ایک خاموش شام آہستہ آہستہ زمین پر اتر رہی تھی۔ مغرب کے برف پوش چوٹیوں سے لپٹ کر یوں رخصت ہو رہی تھیں جیسے کوئی تھکا ہوا مسافر خاموشی سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا ہو۔ وادی میں بہتی ندی کی مدھم سرگوشیاں، مویشیوں کی گھنٹیوں کی آواز، پرندوں کے واپس لوٹنے خول اور مسجد سے بلند ہوتی اذان مل کر ایک ایسی فضا بنا رہے تھے جس میں سکون بھی تھا اور انجانی اداسی بھی۔

یہی شام سورو (گوکل) کے ہر گھر پر اپنی نرم روشنی بکھیر رہی تھی، مگر گاؤں کے آخری کنارے پر واقع ایک چھوٹے سے کچے مکان کے اندر اندھیرا وقت سے پہلے اتر آیا تھا۔

کھڑکی کے پاس سریا کوشر خاموش بیٹھی تھی۔ اس کی نظریں آسمان پر تھیں، مگر دل اس قبر کے گرد بھٹک رہا تھا جہاں چند ماہ پہلے اس کی دنیا اُجڑ ہو چکی تھی۔ آنکھیں خشک تھیں، لیکن دل میں ایسا درد تھا جو آنسوؤں سے بھی گہرا ہوتا ہے۔

وہ اکثر خود سے پوچھتی:

''کیا ماں کے جانے کے بعد بھی گھر گھر رہتا ہے؟ یا صرف دیواریں، دروازے اور خاموش کمروں کا ایک بے جان ڈھانچا ہی رہ جاتا ہے؟''

یہ سوال ہر روز اس کے دل میں جنم لیتا اور ہر رات خاموشی میں دفن ہو جاتا۔

اسی خاموشی نے یادوں کا ایک در پہ کھول دیا۔

کبھی یہی گھر زندگی سے بھرپور تھا۔ صبح صحن میں جھاڑو کی آواز گونجتی، باورچی خانے سے تازہ روٹی کی خوشبو اٹھتی اور بچوں کی ہنسی پرندوں کی چہچہاہٹ میں گھل جاتی۔ اس گھر کی اصل رونق زینب بیگم تھیں۔

وہ صرف ایک ماں نہیں بلکہ محبت، ایثار اور شفقت کا پیکر تھیں۔ جہاں وہ ہوتیں، وہاں سکون خود چل کر آجاتا۔ ان کے چہرے کی مسکراہٹ دوسروں کے دلوں کی تھکن بھی کم کر دیتی تھی۔

گاؤں میں کوئی بیمار ہوتا تو سب سے پہلے وہ اس کے دروازے پر پہنچتیں۔ کسی بیوہ کے گھر چولہا ٹھنڈا ہوتا تو خاموشی سے راشن رکھ آتیں۔ کسی یتیم بچے کو عید پر اداس دیکھتیں تو اپنے بچوں کے نئے کپڑوں میں سے ایک جوڑا اسے دے دیتیں۔ وہ نیکی اس طرح کرتیں کہ شہرت بھی ان تک نہ پہنچ پاتی۔

سریا ان کی دوسری بیٹی تھی۔ اس نے اپنی ماں سے صرف بولنا نہیں، جینا سیکھا تھا۔ پہلی دعا، پہلا حرف قرآن، پہلا سبق ادب اور دوسروں کا درد بانٹنے کا جذبہ، سب کچھ اسے اپنی ماں سے ملا تھا۔

فجر کی اذان ہوتی تو دونوں ایک ساتھ جائے نماز پر کھڑی ہوتیں۔ کوئی محتاج دروازے پر آتا تو سریا بھی ماں کے ساتھ اس کی مدد کرتی۔

زینب بیگم کثر کہا کرتیں:

''بیٹی! مہمان صرف ہمارے گھر نہیں آتے، وہ اپنے ساتھ دعائیں بھی لاتے ہیں۔''

سریا ان کی ہر بات اپنے دل میں محفوظ کر لیتی۔ اسے محسوس ہوتا تھا کہ اس کی ماں اسے زندگی گزارنے کا نہیں بلکہ انسان بننے کا ہنر سکھا رہی ہے۔

ایک شام دونوں صحن میں بیٹھی چاند کو دیکھ رہی تھیں۔ سریا نے اچانک پوچھا:

''امّی ... اگر ایک دن آپ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں تو؟''

ماں نے اسے سینے سے لگا کر پیشانی چومی اور آہستہ سے بولیں:

''بیٹی! ہر انسان نے ایک دن اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے، مگر اچھی مائیں مرتی نہیں۔ وہ اپنی اولاد کے کردار، دعاؤں اور نیکیوں میں زندہ رہتی ہیں۔''

سریا مسکرا دی۔ اسے یقین تھا کہ اس کی ماں ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گی، مگر تقدیر خاموشی سے ایک اور فیصلہ لکھ رہی تھی۔

گھر کے دوسرے افراد بھی اسی محبت بھری فضا کا حصہ تھے۔

عبدالرحیم ایک محنتی اور فرض شناس سرکاری ملازم تھے۔ وہ صبح سویرے دفتر کے لیے روانہ ہو جاتے اور شام ڈھلے دن بھر کی دفتری تھکان لیے بوجھل قدموں کے ساتھ واپس لوٹتے، مگر جونہی گھر کی دہلیز پار کرتے، زینب بیگم کی مسکراہٹ ان کی ساری تھکن اپنے اندر سمو لیتی۔ وہ کم گو ضرور تھے، لیکن ان کی خاموشی میں اپنائیت اور ذمہ داری کی ایک مضبوط دیوار کھڑی تھی۔

چھوٹا بیٹا احمد ابھی اسکول میں پڑھتا تھا۔ وہ شرارتی ضرور تھا، مگر دل نہایت نرم تھا۔ کھیل کود ایس آتا تو سید ھا ماں کی گود میں سر رکھ دیتا۔ زینب بیگم اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتیں تو اس کے چہرے پر ایسی آسودگی اتر آتی جیسے دنیا کی ہر پریشانی ختم ہو گئی ہو۔

گاؤں کے بزرگ حاکی کریم کا بھی اس گھر سے خاص تعلق تھا۔ نماز عصر کے بعد وہ اکثر عبدالرحیم کے پاس بیٹھتے، گاؤں کے حالات پر گفتگو کرتے اور زینب بیگم کے ہاتھ کی بنی چائے پیے بغیر واپس نہ جاتے۔

وہ مسکرا کر کہتے: ''بیٹی زینب! اللہ نے تمہارے ہاتھوں میں صرف ذائقہ ہی نہیں محبت بھی رکھ دی ہے۔''

زینب بیگم عاجزی سے جواب دیتیں، ''حاجی صاحب! محبت شامل نہ ہو تو ہر نعمت بے ذائقہ لگتی ہے۔''

پڑوس میں رہنے والی لاطیفہ، سریا کی بچپن کی سہیلی تھی۔ دونوں نے ایک ساتھ پڑھنا شروع کیا تھا اور ایک ساتھ بڑے خواب دیکھے تھے۔

لاطیفہ اکثر کہتی، ''تم پڑھ لکھ کر اپنے گاؤں کی بیٹیوں کے لیے کچھ ضرور کریں گے۔''

سریا مسکرا دیتی، مگر اس کے ہر خواب کے مرکز میں اس کی ماں ہوتی۔

مگر زندگی ہمیشہ انسان کے خوابوں کے مطابق نہیں چلتی۔

ایک صبح زینب بیگم نے پیشانی پر ہاتھ رکھا اور دھیرے سے بولیں،

''آج نہ جانے کیوں جسم بہت ٹوٹ رہا ہے۔''

عبدالرحیم نے فکرمندی سے کہا، ''شاید موسم کا اثر ہے، آج آرام کر لو۔''

گاؤں کی عورتوں نے بھی یہی مشورہ دیا۔ کسی نے دیسی قہوہ دیا، کسی نے جڑی بوٹیوں کا نسخہ بتایا، مگر بخار کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہی گیا۔

چند ہی دنوں میں زینب بیگم کا چہرہ مرجھانے لگا۔ قدموں میں کمزوری اتر آئی اور آواز کی چہک بھی مدھم پڑ گئی۔

سریا ہر وقت ان کے پاس رہتی۔ کبھی پانی دیتی، کبھی دوا، کبھی پیشانی پر ٹھنڈی پٹیاں رکھتی۔ اس کے دل میں ایک انجانا خوف مسلسل بڑھ رہا تھا۔

آخر کار عبدالرحیم انہیں شہر کے معالج ڈاکٹر جمیل کے پاس لے گئے۔

ڈاکٹر نے نہایت غور سے معائنہ کیا، چند ضروری ٹیسٹ لکھے اور سنجیدگی سے کہا،

''گھبرائیے نہیں، لیکن بیماری کو معمولی بھی نہ سمجھیں۔ اصل صورت حال رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہوگی۔''

یہ مختصر سا جملہ عبدالرحیم کے دل پر ایک بھاری پتھر کی طرح آ گرا۔

اس رات وہ دیر تک صحن میں بیٹھے آسمان کو دیکھتے رہے۔ ہاتھوں میں تسبیح تھی، مگر لب خاموش تھے۔ شاید کچھ دعائیں ایسی ہوتی ہیں جو الفاظ کی محتاج نہیں ہوتیں۔

ادھر سریا نے وضو کیا، جائے نماز بچھائی اور سجدے میں گر گئی۔

اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

''یا اللہ! میری ہر خوشی لے لے۔ میری ہر خواہش لے لے، مگر میری ماں کو مجھ سے جدا نہ کرنا۔ اگر میری عمر میں برکت ہے تو وہ بھی انہیں عطا کر دے۔''

دعا کے بعد اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو جائے نماز میں جذب ہوتے رہے۔

باہر سرد ہوا چل رہی تھی، مگر اس رات سورو کی گلی کی فضا میں ایک عجیب سی خاموشی اتر آئی تھی، جیسے وقت آنے والے کسی فیصلے کی آہٹ سن رہا ہو۔

چند دن بعد شہر سے رپورٹیں آ گئیں۔

ڈاکٹر جمیل ایک ایک کاغذ خاموشی سے دیکھتے رہے۔ ان کی پیشانی پر ابھرتی باریک شکنیں عبدالرحیم کے دل میں خوف کی لہر دوڑا رہی تھیں۔

آخر عبدالرحیم سے نہ رہا گیا۔

''ڈاکٹر صاحب! سچ بتائیے ... میری زینب ٹھیک تو ہو جائے گی نا؟''

ڈاکٹر جمیل نے گہری سانس لی۔ چند لمحے خاموش رہے، پھر نہایت سنجیدگی سے بولے،

''کم ہاتھ میں کوئی کچھ نہیں چھوڑیں گے، مگر اب دوا کے ساتھ دعا کی بھی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔''

یہ الفاظ عبدالرحیم کے دل پر بجلی بن کر گرے۔ ان کے ہاتھ لرزنے لگے۔ نگاہیں بے اختیار آسمان کی طرف اٹھ گئیں۔

''یا اللہ! اگر یہ آزمائش ہی لکھی تھی تو میرے حصے میں لکھ دیتا ... زینب کے حصے میں کیوں؟''

گھر واپسی کا سفر پہلے سے کہیں زیادہ طویل محسوس ہو رہا تھا۔ ہاتھ میں صرف رپورٹوں کا لفافہ تھا، مگر اس کا بوجھ گویا پوری دنیا کے برابر تھا۔

گھر پہنچے تو زینب بیگم حسبِ معمول دروازے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ چہرہ کمزوری سے زرد تھا، مگر آنکھوں میں وہی اطمینان اور شفقت باقی تھی۔ انہوں نے شوہر کی خاموشی کو پڑھ لیا، مگر کوئی سوال نہ کیا۔ کچھ رشتے لفظوں کے محتاج نہیں ہوتے۔

سریا نچیتی سے آگے بڑھی۔

''ابا جان! ڈاکٹر صاحب نے کیا کہا؟''

عبدالرحیم نے خود کو سنبھالتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی۔

''بس ... دوائیں بدل دی ہیں۔ ان شاء اللہ جلد افاقہ ہو جائے گا۔''

انہوں نے نظریں جھکا لیں، کیونکہ آنکھیں دل کا راز فاش کر رہی تھیں۔

زینب بیگم نے تسبیح ہاتھ میں لی اور سکون سے بولیں،

''شفا دینے والا صرف اللہ ہے۔ دوا تو محض ایک وسیلہ ہے۔''

ان کے پُریقین لہجے نے چند لمحوں کے لیے گھر کی بجھتی کو خاموش کر دیا۔

اس کے بعد امید اور خوف ساتھ ساتھ چلنے لگے۔

کبھی بخار کم ہوتا تو سب کے چہروں پر امید کی کرن جاگ اٹھتی، مگر شام ڈھلتے ہی بیماری پھر غالب آ جاتی۔ کبھی زینب بیگم چند قدم چل لیتیں تو سریا خوشی سے سجدۂ شکر ادا کرتی، اور اگلے ہی دن وہ بستر سے اٹھنے کی طاقت بھی کھو بیٹھتیں۔

گھر کی فضا بدل چکی تھی۔

جہاں کبھی ہنسی گونجتی تھی، وہاں اب آہستہ بولنے کی عادت پڑ گئی تھی۔ باورچی خانے میں برتنوں کی آواز بھی مدھم رہتی۔ احمد نے کھیلنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ اسکول سے آ کر خاموشی سے ماں کے پاس بیٹھ جاتا، کبھی ان کے ہاتھ دباتا، کبھی پاؤں سہلاتا اور کبھی چپکے سے باہر جا کر اپنے آنسو پونچھ لیتا۔

عائشہ بھی روزانہ آتی۔ کبھی کھانا بنا دیتی، کبھی گھر سنبھال لیتی اور کبھی سریا کو چند لمحے آرام کرنے پر مجبور کرتی۔

ایک دن اس نے نرمی سے کہا،

''سریا! اگر تم خود کو اسی طرح تھکاتی رہو گی تو بیمار پڑ جاؤ گی۔''

سریا نے دھیمی آواز میں جواب دیا،

''اگر ماں کی خدمت بیماری ہے، تو مجھے یہ بیماری عمر بھر قبول ہے۔''

عائشہ خاموش ہو گئی۔ بعض محبتوں کے سامنے ہر نصیحت بیاثر ہو جاتی ہے۔

ہر رات سریا اپنی ماں کے سرہانے بیٹھی رہتی۔ کبھی قرآن کریم کی تلاوت کرتی، کبھی دعائیں پڑھ کر پانی پر دم کرتی اور کبھی دیر تک ماں کا چہرہ دیکھتی رہتی۔

اسے محسوس ہوتا تھا جیسے وقت اس کی مٹھی سے ریت کی طرح پھسل رہا ہو، اور وہ چاہ کر بھی اسے روک نہیں پا رہی۔

ایک رات بابر سخت سردی تھی۔ کھڑکی کے شیشوں پر دھند جم چکی تھی اور خاموشی پورے گھر پر چھائی ہوئی تھی۔ زینب بیگم نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور دھیمی آواز میں پکارا،

''بینی!''

سریا فوراً ان کے قریب آ بیٹھی۔

''جی امّی، فرمائیے۔''

زینب بیگم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ان کے ہاتھ پہلے سے زیادہ ٹھنڈے تھے، مگر لمس میں وہی شفقت باقی تھی۔

''بینی! زندگی میں کبھی کسی سے نفرت نہ کرنا۔ دلوں کو جوڑنے والے ہمیشہ اللہ کے قریب ہوتے ہیں، اور دل دکھانے والے خود اپنا سکون کھو دیتے ہیں۔''

سریا کی آنکھیں بھر آئیں۔

''امّی! ایسی باتیں نہ کریں۔ آپ ان شاء اللہ جلد صحت یاب ہو جائیں گی۔ پھر ہم پہلے کی طرح ساتھ بیٹھیں گے، باتیں کریں گے، اور میں آپ کی ڈانٹ بھی سنوں گی۔''

زینب بیگم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

''کاش! انسان کی ہر خواہش اسی طرح پوری ہو جایا کرتی، بیٹی۔''

وہ چند لمحے خاموش رہیں، پھر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں،

''یاد رکھنا، اصل دولت اچھا کردار ہے۔ نماز کو کبھی نہ چھوڑنا، قرآن سے اپنا رشتہ مضبوط رکھنا اور اگر کبھی میری یاد آئے تو میرے لیے دعا کرنا۔ مرنے والوں تک آنسوئیں پہنچتے ہیں مگر اولاد کی دعا صرف دعا پہنچتی ہے۔''

سریا نے بے اختیار ان کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

''امّی! خدا کے لیے خاموش ہو جائیں۔ مجھے آپ کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگے گا۔ میں نے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے آپ سے۔''

زینب بیگم نے محبت سے اس کے آنسو پونچھے۔

''بیٹی! دنیا میں کوئی ہمیشہ نہیں رہتا۔ جو آنے والے کو جانے والا ہے، وہ ایک دن واپس اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے۔ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے پیچھے اچھے اخلاق اور نیک دعائیں چھوڑ جائے۔''

اسی لمحے عبدالرحیم کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں دوائیاں تھیں، مگر چہرے پر بے بسی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں نے زینب بیگم کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور دھیرے سے پوچھا،

''اب طبیعت کیسی ہے؟''

زینب بیگم نے کمزوری مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

''الحمدللہ ... میرے رب کا ہر فیصلہ بہتر ہے۔''

پھر انہوں نے سریا اور احمد کی طرف دیکھا۔

''مجھے صرف ان بچوں کی فکر ہے۔''

عبدالرحیم نے فوراً ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ جب تک میری سانسیں چل رہی ہیں، انہیں کبھی محبت اور شفقت کی کمی محسوس نہیں ہونے دوں گا۔''

یہ سن کر زینب بیگم کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو جھلملانے لگے۔

رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔ باہر سرد ہوا درختوں سے ٹکرا کر

رنجیو کے تبصرے کے بعد محبوبہ مفتی نے خود کو کہا 'دماغی نکسل'

سری نگر، (یو این آئی) جموں وکشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے خود کو 'دماغی نکسل' قرار دیتے ہوئے وضاحت کی کہ یہ تبصرہ انہوں نے پارلیمانی امور کے مرکزی وزیر کرن رنجیو کے اس بیان کے بعد کیا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ آرٹیکل 370 کی حمایت کرنے والے لوگ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے پیم آزادی کی تقریر میں استعمال کیے گئے لفظ کے زمرے میں آسکتے ہیں۔ محبوبہ کا یہ تبصرہ کرن رنجیو کی اس وضاحت کے بعد آیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وزیر اعظم مودی نے اپوزیشن رہنماؤں کو 'دماغی نکسل' نہیں کہا تھا۔ مسٹر رنجیو نے سوشل میڈیا پر کہا کہ یہ لفظ ان لوگوں کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے جو آئین ہند کو سبوتاژ کرتے ہوئے ہاؤنڈوں کی حمایت کرتے ہیں، علیحدگی پسندوں اور آرٹیکل 370 کی حمایت کرتے ہیں یا شمال مشرقی خطے کو ملک کے باقی حصوں سے الگ کرنے کی وکالت کرتے ہیں۔ مسٹر رنجیو نے لکھا کہ 'پی ایم نریندر مودی جی نے اپوزیشن رہنماؤں کو دماغی نکسل نہیں کہا'، 'وزیر کے تبصرے پر ہر محل ظاہر کرتے ہوئے محترمہ محبوبہ نے اتوار کو سوشل میڈیا پر لکھا کہ 'میں آرٹیکل 370 کی حمایت کرتی ہوں۔ میں ایک دماغی نکسل ہوں۔ واضح رہے کہ آرٹیکل 370 جموں وکشمیر کی ریاست کو خصوصی درجہ دیتا تھا۔

یو جی سی-نیٹ: 'این ٹی اے کی غلطی کی سزا طلبا کیوں بھگتیں'؟
3 مضامین کے امتحانات منسوخ ہونے پر کانگریس کا سوال

نئی دہلی۔ (ایجنسی) نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے یو جی سی-نیٹ کے 3 موضوعات کا امتحان منسوخ کرنے اور دوبارہ یہ امتحان تقریباً ماہ میں لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس تعلق سے کانگریس نے اپنا شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ آخر ان ہی غلطیوں کی سزا طلبا کیوں بھگتیں؟ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اس بارے میں ایک تفصیلی پوسٹ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کی ہے۔ اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ "یو جی سی-نیٹ جون 2026 کے امتحان کے تقریباً چار ماہ بعد این ٹی اے نے خود اعتراف کیا کہ انگریزی، کامرس اور سماجیات کے سوالناموں میں حقائق پر مبنی، ٹائپنگ کی اور ترتیب کی خامیاں تھیں۔ اہم دانشوروں کے نام غلط لکھے گئے، کتابوں کے نام بگاڑ دیے گئے، سوالوں کی زبان میں خامیاں تھیں، قواعد اور جنڈر نمبر اینگریمنٹ کی غلطیاں تھیں، رموز و اوقاف کی غلطیاں تھیں اور قائم کردہ تصورات کے لیے غیر معیاری اصطلاحات استعمال کی گئے۔"

جے رام رمیش اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "این ٹی اے کی کمیٹی نے پایا کہ بڑی تعداد میں ایسے سوال بھی دہرائے گئے جو پہلے کے امتحانات میں پوچھے جا چکے تھے۔ اب ان 3 موضوعات (انگریزی، کامرس اور سماجیات) کے امتحان 9 اور 10 ستمبر کو دوبارہ ہوں گے۔" ان حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد کانگریس لیڈر نے کچھ اہم سوال قائم کیے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "ہمارا سوال ہے کہ این ٹی اے کی غلطی کی سزا ملک کے طلبا کیوں بھگتیں؟ کیا اتنی سنگین غلطیوں کا پتہ چلنے میں تقریباً 2 ماہ لگتے ہیں؟ اس تاخیر کے سبب جو طلبا مختلف یونیورسٹیوں میں اس سال کے تعلیمی سیشن میں داخلہ سے محروم ہو جائیں گے، ان کے نقصان کا ازالہ کیسے ہوگا اور کون کرے گا؟"

جے رام رمیش اتنے پر ہی خاموش نہیں ہوتے، بلکہ مزید کچھ سوالات سامنے رکھتے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ "سوال صرف یہ نہیں ہے کہ امتحان دوبارہ کیوں ہو رہے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ "ہمارا سوال ہے کہ این ٹی اے کی غلطی کی سزا ملک کے طلبا کیوں بھگتیں؟ کیا اتنی سنگین غلطیوں کا پتہ چلنے میں تقریباً 2 ماہ لگتے ہیں؟ اس تاخیر کے سبب جو طلبا مختلف یونیورسٹیوں میں اس سال کے تعلیمی سیشن میں داخلہ سے محروم ہو جائیں گے، ان کے نقصان کا ازالہ کیسے ہوگا اور کون کرے گا؟"

> جے رام رمیش نے کہا کہ سوال صرف یہ نہیں ہے کہ امتحانات دوبارہ کیوں ہو رہے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ اتنی سنگین خامیوں والا سوالنامہ تیار اور منظور کیسے ہوا؟

فرنویس نے مودی سے ملاقات کر کے مختلف منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا

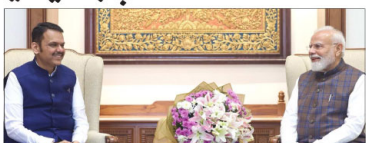

نئی دہلی، 17 اگست (یو این آئی) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے پیر کے روز یہاں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی اور ریاست میں جاری ترقی کے مختلف منصوبوں پر ان سے تبادلہ خیال کیا نیز مرکز اور ریاست کے مشترکہ منصوبوں کے لیے مرکزی حکومت سے مزید تعاون فراہم کرنے کی اپیل کی۔ مسٹر فرنویس نے منسوبوں سے ملاقات کی تصویر سوشل میڈیا ایکس پر شیئر کرتے ہوئے لکھا، "آج میں نے نئی دہلی میں ہمارے عالمی رہنما اور وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ اس دوران ہم نے متعدد موضوعات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا، "میں نے انہیں متعدد ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور مرکز و ریاست کے مشترکہ منصوبوں کے لیے مرکزی حکومت سے مزید تعاون کی درخواست کی۔ ہمیشہ کی طرح مسٹر مودی سے ملنا باعثِ تحریک رہا اور ان سے ملنے سے مثبت توانائی ملتی ہے۔ ترقی سے جڑے امور پر مسلسل اور اگر انفرا رہنمائی نیز مہاراشٹر کو مضبوط تعاون دینے کے لیے میں ان کا ہمیشہ ممنون رہوں گا!

دہلی آٹو رکشہ یونین نے جنتر منتر پر احتجاج کا کیا اعلان

نئی دہلی۔ (ایجنسی) 'دہلی آٹو رکشہ یونین کی جانب سے جنتر منتر پر احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ آٹو رکشہ یونین کا کہنا ہے کہ احتجاج کے دوران 'پلیٹنر پیریڈ' بنانے کا مطالبہ کیا جائے گا اور ٹرانسپورٹ سے وابستہ دیگر مسائل کو اس احتجاجی مظاہرے میں اٹھایا جائے گا۔ یہ تحریک 17 اگست، یعنی آج سے ہی شروع ہوگی۔ 'بھارتیہ مزدور سنگھ' کے مطابق مزدور یونین کے لوگ متعدد کو مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے خلاف اس تحریک کو شروع کریں گے۔ دہلی آٹو رکشہ یونین کے جنرل سکریٹری راجندر سوئی نے کہا کہ "میں بھی آج اور کل ٹیکسی ڈرائیوروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جنتر منتر پہنچیں اور حکومت کے سامنے اپنے مطالبات رکھیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ دہلی حکومت فوراً 'آٹو ٹیکسی ڈرائیور پلیٹنر پریڈ' بنانے اور ٹیکسی ڈرائیوروں کی گفتگو فیس میں کیے گئے اضافے کو فوراً واپس لے۔" راجندر سوئی نے مزید کہا کہ حکام کے گھمنڈ کی حد طے کی جائے گی۔ یونین کا مطالبہ ہے کہ دہلی ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے افسران کی جوابدہی بھی طے ہو۔ ساتھ ہی پرائیویٹ نمبر پلیٹ والی ایک ٹیکسی پر فوری پابندی لگائی جائے۔ قابل ذکر ہے کہ وزارت ٹرانسپورٹ نے نومبر 2025 میں 20 برس سے زیادہ پرانی بھی موٹر گاڑیوں کے لیے فٹنس ٹیسٹ فیس بڑھا دی تھی۔ یہ تبدیلی اس لیے کی گئی تاکہ لوگ اپنی گاڑی رکھنے سے بچیں۔ وزارت کے اس فیصلے کے خلاف آٹو اور ٹیکسی ڈرائیوروں نے پہلے بھی اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی۔ اب جنکا انھوں نے اپنے کچھ اہم مطالبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے احتجاجی مظاہرہ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے، تو فٹنس ٹیسٹ کی فیس میں اضافہ کو واپس لینے کا مطالبہ بھی زور وشور سے کیا جا رہا ہے۔

سپریم کورٹ نے طلب کی تازہ اعداد وشمار پر مبنی اسٹیٹس رپورٹ، ایک ہفتے بعد ہوگی سماعت

کاویری آبی تنازعہ

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے کرناٹک اور تمل ناڈو کے درمیان کاویری ندی کے پانی کی تقسیم کے تنازعہ پر سماعت کرتے ہوئے معاملے کی تازہ صورت حال سے متعلق اعداد وشمار کے ساتھ اسٹیٹس رپورٹ طلب کی ہے۔ عدالت نے کیس کی اگلی سماعت ایک ہفتے بعد مقرر کی ہے اور متعلقہ حکام کو کاویری پانی انتظامیہ سے متعلق احکامات پر عمل درآمد یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔ یہ معاملہ تمل ناڈو حکومت اور ڈی ایم کے کی جانب سے دائر درخواستوں کے بعد سپریم کورٹ کے سامنے آیا ہے۔ درخواست میں عدالت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کرناٹک کو تمل ناڈو کے لیے کاویری ندی کا پانی فوری طور پر چھوڑنے کی ہدایت دی جائے۔ تمل ناڈو کا کہنا ہے کہ کمزور مانسون اور بارش میں کمی کے باعث اسے اپنے مقررہ حصے کا مکمل پانی نہیں مل پا رہا ہے۔ تمل ناڈو حکومت نے کرناٹک پر کاویری واٹر ریگولیشن کمیٹی (سی ڈبلیو آر سی) کی ہدایات پر عمل نہ کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ سماعت کے دوران تمل ناڈو کی جانب سے کہا گیا کہ کرناٹک نے آبپاشی کے لیے پانی چھوڑنا شروع کر دیا ہے، لیکن اس کے باوجود تمل ناڈو تک مطلوبہ پانی نہیں پہنچ رہا ہے۔ دوسری جانب کرناٹک حکومت نے عدالت کے سامنے ریاست کی صورت حال کی درست تصویر پیش نہ کیے جانے کی بات کہی۔ کرناٹک کی جانب سے عدالت کو بتایا گیا کہ کاویری بیسن میں پانی کا شدید بحران ہے اور آبی ذخائر میں پانی کی کمی برقرار ہے۔ کرناٹک حکومت کے وکیل نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ بدھ کی صبح تک پانی کی فراہمی 12 ہزار کیوسک سے زیادہ ہو چکی ہے۔ انہوں نے عدالت کو یقین دلایا کہ پانی کی بے فراہمی جاری رکھی جائے گی۔

خواتین کی حفاظت پورے معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے: اوم برلا

کوٹہ، (یو این آئی) لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ آج ملک کی بنیادی تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، بیکوری، کیمل اور انتظامیہ سمیت ہر میدان میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ ہمیں ایک مہذب معاشرہ بنانے کی ضرورت ہے جہاں بنیاں تحفظ ہوں، اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں اور اپنی صلاحیتوں کے ذریعے ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ ملک کی بنیاں ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو پورا کرنے میں اہم رول ادا کریں گی۔ کوٹہ سٹی پولیس اور میڈوٹاٹ ڈائیلاگ تنظیم کے زیر اہتمام ممیلا تحفظ سنٹلف ایجنسی کے تحت سرکشا سموادہ 0.2 میں خواتین اور طالبات کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے، مسٹر برلا نے کہا کہ خواتین کی حفاظت نہ صرف پولیس یا حکومت کی ذمہ داری ہے، بلکہ پورے معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ پولیس اور معاشرے کے درمیان بہتر رابطے اور خواتین کی فعال شمولیت سے جرائم کو موثر طریقے سے روکنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ کوٹہ کو محفوظ اور منشیات سے پاک شہر بنانا ہمارا عزم ہے۔ پروگرام کے دوران لوک سبھا اسپیکر نے خواتین کی حفاظت کی مہم پر ایک دستاویزی فلم اور ساتھ اور خواتین کی حفاظت سے متعلق ایک ویڈیو بک بھی جاری کی۔ مسٹر برلا نے کہا کہ خواتین اور طالبات کو پولیس کے ساتھ مسلسل رابطہ قائم رکھنا چاہئے۔ آگاہی میں اضافہ اور برقت رپورٹنگ سے جرائم کے خلاف موثر کارروائی ممکن ہو سکے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین کو ساتھ کر انہز کے بارے میں بھی آگاہ اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوٹا ملک کا ایک بڑا تعلیمی مرکز ہے، جہاں مختلف ریاستوں سے طلباء تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ اس لیے شہر میں محفوظ اور خاندانی ماحول کو برقرار رکھنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوٹا میں تعلیم حاصل کرنے والی ملک کے مختلف حصوں کی لڑکیوں کو محفوظ ماحول اور معیاری تعلیم دستیاب ہونا پورے شہر کے لیے فخر کی بات ہے۔ لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ دور دراز علاقوں کی بیٹیوں کو بھی معیاری تعلیم اور مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے مساوی مواقع ملیں، کوٹہ بنڈی کی ہر پنچایت میں ڈیجیٹل لائبریریاں قائم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ان میں قومی اور بین الاقوامی سطح کا مطالعاتی مواد دستیاب ہوگا۔ آن لائن کوچنگ اور ڈیجیٹل تعلیم کے ذریعے دیہی علاقوں کے طلبا بھی بہتر تیاری کر سکیں گے۔

'ملک میں پیپر لیک نکسل کو ختم کرنے کی ضرورت'
یو جی سی-نیٹ امتحانات کی منسوخی معاملہ پر کانگریس کا تلخ تبصرہ، این ٹی اے کی کارکردگی پر سوال

نئی دہلی۔ (ایجنسی) یو جی سی نیٹ کے اگزیمز، کامرس اور سماجیات کے امتحانات منسوخ کر کے انہیں دوبارہ کرانے کے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے اعلان کے بعد کانگریس نے مرکزی مودی حکومت اور این ٹی اے کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انڈین یوتھ کانگریس کے صدر ادے بھانو چب اور تاریخ کی استاد ڈاکٹر چیتیکا اٹیوال نے ایک پریس کانفرنس کے دوران این ٹی اے کی کارکردگی پر سوال اٹھاتے ہوئے ذمہ دار افسران اور ماہرین کے خلاف کارروائی، ان کے نام عام کرنے اور طلبا کو ہونے والے نقصان کا معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انڈین یوتھ کانگریس کے صدر ادے بھانو چب نے کہا کہ آج ملک میں 'پیچ ایک' نام کے نکسل کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یو جی سی نیٹ امتحان ہونے کے 2 ماہ بعد این ٹی اے کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اس نے بتایا کہ 3 پرچے دوبارہ کرانے پڑیں گے۔ این ٹی اے کو یہ بتانے میں 2 ماہ لگ گئے۔ ایسے میں یہ بھی نہیں معلوم کہ مزید کتنی غلطیاں ہوں گی، جن کی وجہ سے بچوں کا مستقبل خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ چب نے خطرناک انداز میں کہا کہ شاید یہی ہے پی ایچ حکومت ان غلطیوں کو قسطوں میں سامنے لانا چاہتی ہے تاکہ جین-زی کا غصہ مودی جی اور امت شاہ پر نہ نکلے۔

ادے بھانو چب نے کہا کہ جب جنتر منتر پر احتجاج ہو رہا تھا، اسی وقت راہل گاندھی نے کہا تھا کہ دھرمیندر پردھان کا ہٹنا پہلا قدم ہے، آخری نہیں، اور آج وہی ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک پورے نظام میں جوابدہی نہیں ہوگی، اس طرح کے واقعات ہوتے رہیں گے۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں طلبا کے لیے تمام امتحانات کے فارم صرف ایک روپے میں بھرنے کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ ساتھ ہی چب نے کہا کہ جب ملک کے نوجوان نریندر مودی اور امت شاہ سے جوابدہی کا مطالبہ کر رہے تھے، تو وہ 20 دنوں تک ایوان میں نہیں آئے۔ ایسے میں ان سے جوابدہی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک کے تعلیمی نظام کو درست کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جب آپ دوست اڈانی کو ملک کی زمینیں دیتی ہوتی ہیں تو نریندر مودی سے غلطیاں نہیں ہوتیں، لیکن طلبا کی بات آتے ہی مودی حکومت کی کارکردگی صفر ہو جاتی ہے۔

اس پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تاریخ کی استاد ڈاکٹر چیتیکا اٹیوال نے کہا کہ وزارت تعلیم کو سمجھنا ہوگا کہ یہ معاملہ صرف سوالنامے اور جوابی کاپی سے متعلق نہیں ہے، بلکہ یہیں طلبا کے جذباتی اور مالی نقصان کا معاملہ بھی ہے۔ انہوں نے 3 امتحانات منسوخ کیے جانے کے بعد حکومت سے کئی سوالات کیے۔ انہوں نے پوچھا کہ اتنی سنگین غلطی کیا کاروائی ہوگی؟ جن افسران اور ماہرین کے خلاف کیا کارروائی کی جائے گی، کیا ان کے نام عام کیے جائیں گے؟ کیا حکومت طلبا کو ہرجانہ دے گی؟ جن طلبا کے داخلے کی آخری تاریخ گزر چکی ہے، کیا حکومت انہیں کوئی معاوضہ دے گی؟

مردم شماری فارم سے او بی سی زمرے کو غائب کرنا بڑی سازش: انل جے ہند

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کے دگر پسماندہ طبقات (او بی سی) سیل کے قومی صدر انل جے ہند نے پیر کے روز مردم شماری کے فارم میں او بی سی طبقے کے لیے الگ زمرہ نہ ہونے پر مرکزی حکومت پر سنگین سوالات اٹھائے۔ مسٹر انل جے ہند نے کانگریس ہیڈ کوارٹر میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مردم شماری کا عمل شروع ہو چکا ہے لیکن مردم شماری فارم میں او بی سی کے لیے الگ زمرے کا ذکر نہ ہونا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ او بی سی کو آئینی طور پر تسلیم کیا گیا ہے، ایسے میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ مردم شماری کے فارم سے او بی سی زمرے کو کیوں غائب کیا گیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ سرمایہ دار اور او بی سی طبقے سے جڑ کر سیاسی فائدہ حاصل کیا اور او بی سی سماج کی بڑی حمایت کی بنیاد پر وزیر اعظم کے عہدے تک پہنچے۔ آج وہی حکومت او بی سی طبقے کے ساتھ دھوکہ کر رہی ہے۔ مسٹر ہے ہند نے الزام لگایا کہ او بی سی کو مردم شماری کے سرکاری ریکارڈ سے الگ رکھنا ایک بڑی سازش ہے۔

سونیا گاندھی وندے ماترم کی توہین پر ملک سے معافی مانگیں: شیوراج

باراں (یو این آئی) مرکزی وزیر برائے زراعت، کسان بہبود اور دیہی ترقی شیوراج سنگھ چوہان نے وندے ماترم کی توہین کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کانگریس رہنما سونیا گاندھی کو قومی گیت کی توہین کے معاملے میں ملک سے معافی مانگنی چاہیے۔ مسٹر چوہان نے پیر کے روز راجستھان کے ضلع باراں میں پردھان منتری آواس یوجنا گرامین کے ریاستی سطح کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ وندے ماترم ہندوستان کی آزادی، قربانی اور حب الوطنی کی علامت ہے، اس لیے اس کا احترام کرنا ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ انہوں نے کانگریس پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ جس گیت کے لیے ملک کے مجاہدینِ آزادی نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، اس کی کسی بھی قسم کی توہین نا قابل برداشت ہے۔

شدید بارش سے کولکاتا بے حال، کئی علاقوں میں پانی جمع؛ تیز بارش کی پیش گوئی

کولکاتا، (یو این آئی) مغربی بنگال کے دارالحکومت کولکاتا میں پیر کو ہوئی شدید بارش سے شہر کے کئی علاقوں میں پانی جمع ہونے کے باعث ٹریفک بری طرح متاثر ہوا۔ اس سے دفتر جانے والے لوگوں اور دیگر مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ شہر کے آئی ٹی پارک سیکٹر-5 کے علاوہ کئی نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا۔ تھتھیا ہی آر ایونیو، جادھو پور کے کچھ حصوں، ساٹ لیک اور ادی آئی پی روڈ کے کئی حصوں میں بھی پانی جمع ہونے کی اطلاع ہے۔ راجا بازار میں ہلدی رام اور چنار پارک چوراہوں پر بھی بارش کا اثر پڑا۔ بارش کے باعث دم دم واقع میٹرو سیمباش چندر بوس بین الاقوامی ہوائی اڈے کی جانب جانے والے راستے پر بھی ٹریفک متاثر ہوا۔ ہوائی اڈے نے صبح ٹریفک سے متعلق مشاورتی اطلاع جاری کرتے ہوئے بتایا کہ ای ایم پائی پاس کے چنگھری گھاٹا چوراہے سے ہوائی اڈے کی جانب شدید ٹریفک ہے۔

گھٹنے کی پیوندکاری کے معاملے پر راجہ وڈنگ کا مان حکومت پر حملہ

چنڈی گڑھ، (یو این آئی) پنجاب کانگریس کے صدر امریندر سنگھ راجہ وڈنگ نے یوم آزادی کے موقع پر گھٹنے کی پیوندکاری کے حوالے سے مبینہ طور پر ڈرامہ کیے جانے کے معاملے پر وزیر اعلیٰ بھگونت مان سے عوام سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے وزیر صحت بلبیر سنگھ کے استعفے اور اس پورے معاملے میں ملوث افسران کے خلاف سخت کارروائی کا بھی مطالبہ کیا۔ راجہ وڈنگ نے پیر کو اڑام عاملہ کا یہ کوم آزادی جیسے مقدس موقع پر عام لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے ایسے سابق ملازمین کو گھٹنے کی پیوندکاری کرانے والے مریضوں کے طور پر پیش کیا گیا، جنہوں نے مبینہ طور پر اسٹیج پر رقص کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ عام آدمی پارٹی حکومت کے اس طرز عمل کی عکاسی کرتا ہے جس میں مبینہ طور پر جھوٹ اور دکھاوے کے ذریعے اپنی کامیابیاں پیش کی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گھٹنے کی پیوندکاری کے بعد لوگوں کا اس طرح رقص کرنا سوالات کو جنم دیتا ہے۔ راجہ وڈنگ کے مطابق معاملے کی حقیقت اس وقت سامنے آئی جب رقص کرنے والے مبینہ افراد میں سے ایک نے دعویٰ کیا کہ وہ سابق ملازم تھا اور اسے اس دن تقریب میں پرفارم کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔

جموں وکشمیر سے تمل ناڈو تک بارش بنی مصیبت، آسام واڈیشہ میں سیلاب سے تباہی

سری نگر (ایجنسی) ہندوستان کے کئی حصوں میں بارش کا سلسلہ جاری ہے اور اس کے باعث کہیں سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں تو کہیں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ جموں وکشمیر کے ڈوڈہ میں شدید بارش کے بعد دریاؤں اور ندی نالوں کی سطح آب تیزی سے بڑھی ہے۔ اڈیشہ کے میوربھنج میں مسلسل بارش اور دریاؤں کی بڑھتی ہوئی سطح آب نے نشیبی علاقوں کے لیے خطرہ بڑھا دیا ہے۔ سکم میں حالیہ لینڈ سلائیڈنگ کے بعد متاثرہ خاندانوں کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ جنوب میں تمل ناڈو کے کئی اضلاع میں شدید بارش، آندھی اور تیز ہواؤں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ راجدھانی دہلی میں بھی اگلے 6 دنوں تک موسم میں تبدیلی کا امکان ہے۔ جموں وکشمیر کے ڈوڈہ ضلع کے بھلیسا گندوہ علاقہ میں تند بارش کے بعد سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ بارش کے باعث بازاروں، سڑکوں، ندی نالوں اور دریاؤں میں پانی کی سطح تیزی سے بڑھ گئی ہے۔ چناب ندی بھی بلند سطح آب کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ ایسے حالات میں نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ تیز ہواؤں نے پانی میں گاڑی چلانا یا ندی نالوں اور دریاؤں کے قریب جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ مسلسل بارش کے دوران پانی کی سطح پر نظر رکھنا ضروری ہو گیا ہے۔ دوسری طرف اڈیشہ کے میوربھنج ضلع میں مسلسل شدید بارش اور دریاؤں کی بڑھتی ہوئی سطح آب کے باعث سیلاب کا خطرہ گہرا بنا ہوا ہے۔ نشیبی علاقوں میں پانی بڑھنے سے لوگوں کی پریشانی بڑھ سکتی ہے۔ اسی دوران پیچ بنگال کے اپر بہنے والے نیم دباؤ والے علاقہ کے باعث آنے والے دنوں میں بارش مزید تیز ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کا اثر پہلے ہی بارش کا سامنا کر رہے علاقوں پر پڑ سکتا ہے۔ ایسے میں میوربھنج کے حساس نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے محتاط رہنا ضروری ہو گیا ہے۔ اڈیشہ کے کیندر پاڑہ ضلع میں قومی شاہراہ-53 کا تقریباً 100 میٹر حصہ اتوار کو دھنس گیا۔ یہ حصہ پارادیپ بندرگاہ کو جاجپور کے معدنیات سے مالا مال علاقوں سے جوڑتا ہے۔ حکام نے بتایا کہ مسلسل بارش کے باعث یہ واقعہ پیش آیا۔ یہ واقعہ مارشگھائی پولیس تھانے کے علاقے میں نیا چال بازار کے قریب پیش آیا۔ اس سے متاثر لوگوں میں تشویش پھیل گئی۔ زیر تعمیر حصے پر کھڑے 3 ٹرک دھنسنے کے بعد ایک گڈھے میں جا گرے۔ پولیس نے بتایا کہ ٹرکوں میں ڈرائیور یا ہیلپر موجود نہیں تھے۔ اس لیے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ این ایچ اے اے سی بھوبنیشور علاقائی دفتر کے ایک سینئر افسر نے سڑک دھنسنے کی وجہ طویل عرصے تک پانی جمع رہنے کو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ٹرک وہاں پارک کرنے کے لیے جا رہے تھے۔ یہ متاثرہ حصہ این ایچ-53 کی تعمیر نواور توسیع کے منصوبے کا حصہ ہے۔

ادھر سکم کے گیانگ ٹوک ضلع میں حالیہ لینڈ سلائیڈنگ کے بعد انتظامیہ نے متاثرہ خاندانوں کو فوری طور پر محفوظ مقام پر منتقل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ کارروائی سکیم سب ڈویژن کے 11-زیبی تمبر ونگ جی پی یو علاقہ میں کی گئی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں مسلسل بارش ہونے پر لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ایسے میں متاثرہ خاندانوں کو حساس مقامات سے منتقل کرنا حفاظتی نقطہ نظر سے ایک اہم قدم ہے۔ بارش کے دوران پہاڑی سڑکوں اور ڈھلانوں پر بھی خطرہ بڑھ سکتا ہے، اس لیے مقامی انتظامیہ کی وارننگ کو سنجیدگی سے لینا ضروری ہے۔

تمل ناڈو کی بات کریں تو وہاں آنے والے دنوں میں بارش کا اثر بڑھنے کا امکان ہے۔ چنگل پٹو، کانچی پورم، ولوپورم اور تروویلاری اضلاع میں بعض مقامات پر شدید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ بارش کے ساتھ گرج، چمک اور تیز ہوائیں بھی چل سکتی ہیں۔ تمل ناڈو، پڈوچیری اور کاری کال کے باقی حصوں میں بھی بعض مقامات پر گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ مغربی گھاٹ سے متصل علاقوں کے علاوہ چنئی، ترووللور اور کڈلور سمیت 16 اضلاع میں درمیانی بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے کچھ علاقوں میں جس سے راحت مل سکتی ہے، لیکن پانی جمع ہونے کی پریشانی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ دہلی-این سی آر میں بھی اگلے 6 دنوں تک موسم کا مزاج بدلا ہوا رہنے کا امکان ہے۔ 17 سے 22 اگست کے درمیان آسمان پر عام طور پر بادل چھائے رہ سکتے ہیں اور مختلف دنوں میں ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ 17 اگست کو صبح سے دوپہر کے درمیان بہت ہلکی بارش کے ساتھ شام اور رات میں بوندا باندی کے امکانات ہیں۔ 18 اگست کو بھی کئی مرتبہ بہت ہلکی سے ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ 19 اور 20 اگست کو بارش کی سرگرمیوں میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ ان دنوں بعض مقامات پر درمیانی بارش بھی ہو سکتی ہے۔ 21 اور 22 اگست کو ایک بار پھر ہلکی بارش کا سلسلہ رہنے کا امکان ہے۔ اس دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 سے 35 اور کم سے کم 22 سے 26 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہ سکتا ہے۔

بینک کھاتہ منجمد کیے جانے کے خلاف ایھیشیک بنرجی کا کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع

19 اگست کو ہوگی سماعت

کولکاتا: (ایجنسی) ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور ڈائمنڈ ہاربر سے لوک سبھا رکن ایھیشیک بنرجی نے پیر کو کلکتہ ہائی کورٹ کے بنک رکنی بنچ سے رجوع کرتے ہوئے اپنے بینک کھاتے کو منجمد کیے جانے کے بینک حکام کے اقدام پر چیلنج کیا۔ یہ کارروائی ان کے امریکہ کے بھوزہ دورے سے عین قبل کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے آنکھوں کے علاج کے لیے انہیں بیرون ملک سفری اجازت دی ہے۔ ایھیشیک بنرجی کی وکیل ایان بھٹاچاریہ نے جسٹس کرشن راؤ کی یک رکنی بنچ کے سامنے یہ عرضی داخل کی۔ اپنی درخواست میں وکیل نے استدعا کی کہ یہ بیرون ملک سفر سے ٹھیک پہلے ان کے مؤکل کے بینک کھاتے پر قرقہ نکالنے سے متعلق پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بینک حکام نے کھاتہ منجمد کیے جانے کی وجہ بھی ایھیشیک بنرجی کو نہیں بتائی۔ وکیل نے عدالت سے معاملے کی فوری سماعت کی درخواست کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس)، 2023 کی دفعہ 107 کے تحت مقررہ طریقہ کار پر عمل کیے بغیر بینک حکام کسی شخص کا بینک کھاتہ کیسے منجمد کر سکتے ہیں۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ مذکورہ دفعہ کے مطابق پولیس کو کسی بینک کھاتے کو منجمد کرنے کے لیے پہلے متعلقہ مجسٹریٹ کے سامنے درخواست دینی ہو

علمائے ہند کی شہادتیں آزادی کی تاریخ کا روشن باب ہیں

مسلم اقوام کی قربانیاں لاثانی نظیر ہے: مفتی عطاء الرحمن

سہارنپور (اودھ رضا) 1857 سے لیکر 1947 تک جنگ آزادی میں مسلم طبقہ کی جانی اور مالی قربانیاں ایک لاثانی نظیر ہے، دنیا کی کسی بھی قوم نے اپنے وطن کے لئے اتنی شہادتیں اور قربانیاں پیش نہیں کی ہیں جتنی مسلمانوں نے پیش کی ہیں'

جشن یوم آزادی کے موقع پر جامعہ الشیخ عبدالستار بانکہ گنج میرٹھ میں ایک پروقار اور عظیم الشان پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں طلبہ و طالبات نے مختلف تعلیمی، ملی اور ثقافتی پروگرام پیش کر کے ملی سلامتیوں کا شاندار مظاہرہ کیا، تقریب کی صدارت جامعہ کے مہتمم الحاج فضل الرحمن رہتی نیز خطیب عام شیخ عطاء عبد الستار بانکوی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ پروگرام کا آغاز جامعہ کے استاذ محمد مبشر الرحمن قاسمی کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جبکہ جامعہ کے طالب علم محمد شعبان نے بارگاہ رسالت مآب سلام پیش کیا جس میں نعت پاک پیش کی۔ نظامت کے فرائض مولانا محمد احمد اور مفتی سلمان قاسمی نے مشترکہ طور پر انجام دیے۔

تقریب کے مہمان خصوصی ریاست راجپوت تحریف لانے والے انجینئر عمر شیخ نکھڑ قومی صدر راشٹریہ یوا کرانتی مورچہ جنہوں نے قومی پرچم لہرایا۔ اس موقع پر طالبات نے قومی ترانہ پیش کیا۔ ان کے مہمان خصوصی انجینئر عمر شیخ نکھڑ نے بھی طلبہ و طالبات کو جشن آزادی کی مبارکباد پیش کی۔ تحریک آزادی میں علماء کا تاقابل فراموش کردار اس موقع پر جامعہ الشیخ عبدالستار کے بیش قدر ہے آج کی پر وقار تقریب کے مہمان خصوصی انجینئر عمر شیخ نکھڑ نے کہا کہ ملک کی آزادی شہداء کی قربانیوں کا نتیجہ ہے جنکی نسل کا آزادی کی تاریخ سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کی ترقی اور مضبوطی کیلئے اپنا سنجیدہ کردار ادا کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ تعلیمی ادارے ملک کے مستقبل کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اور ایسے پروگرام بچوں میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے جامعہ کی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے ادارے ہی طلبہ و طالبات کو یوم آزادی کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہیں اور ہمارے بچوں میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے جامعہ کی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ جامعہ کا کردار ہمارے ملک کی ترقی اور مضبوطی کیلئے اپنا سنجیدہ کردار ادا کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ تعلیمی ادارے ملک کے مستقبل کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اور ایسے پروگرام بچوں میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے جامعہ کی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ جامعہ کا کردار ہمارے ملک کی ترقی اور مضبوطی کیلئے اپنا سنجیدہ کردار ادا کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ تعلیمی ادارے ملک کے مستقبل کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اور ایسے پروگرام بچوں میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں علماء کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں اور ہندوستان نے آزادی کیلئے حاصل کی۔ انہوں نے بچوں کو آزادی کی قدر و قیمت سمجھاتے ہوئے کہا کہ ایک نسل کو آزادی ملک کی تاریخ سے بھی باخوبی واقف ہونا چاہیے اپنی محنت، تعلیم، اخلاق اور سماجی خدمت کے ذریعے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے انہوں نے بچوں کو اچھی تعلیم کے ساتھ ان کی صحیح تربیت بھی ضروری ہے کیونکہ یہی بچے مستقبل میں ملک و ملت کی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ انہوں نے پروگرام میں جلاوطنی اور مالی و جانی قربانیوں سے بھی گریز نہیں کیا متعدد علماء نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے نے یہ پیغام دیا کہ وطن کی آزادی صرف ایک سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ انسانی وقار اور بنیادی حقوق کا مسئلہ بھی ہے۔ انہوں نے مختلف طبقات اور برادریوں کو متحد کر کے قومی یکجہتی کو فروغ دیا۔ علماء کی قربانیوں نے ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں عزم، حوصلہ اور استقامت کی روح پھونکی۔ آج کی نسل پر ذمہ داری ہے کہ وہ آزادی کی قدر کرے اور ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کرے۔ علماء ہندی قربانیاں آزادی کی تاریخ کا وہ روشن باب ہیں جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

انہوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آزادی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اس کی قدر کرتے ہوئے ملک میں امن، بھائی چارے، اتحاد اور باہمی محبت کو فروغ دینا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی ناظم نے جنگ آزادی میں علماء کا کردار کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کی تاریخ علماء کرام کی بے مثال قربانیوں کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ علماء نے آزادی کے حصول کے لیے نہ صرف عوام میں بیداری پیدا کی بلکہ قوم کی قیادت کی صحیح سمت برداشت کیں اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ علماء ہند نے آزادی کی تحریک میں مذہبی رہنمائی کے ساتھ ساتھ قومی بیداری کا فریضہ بھی انجام دیا۔ مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی ناظم نے مزید کہا علماء کرام نے غلامی کے خلاف سب سے پہلے آواز حریت بلند کرنے والوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے عوام کو آزادی کی اہمیت سمجھائی اور غیر منصفانہ کے خلاف متحد ہونے کا حوصلہ دیا علماء نے اپنے مدارس، مساجد اور علمی مراکز کو قومی بیداری کے مراکز کے طور پر استعمال کیا، تحریک آزادی میں علماء نے قیدوبند، جلاوطنی اور جانی قربانیاں دیں۔ انہوں نے جنگ آزادی میں علماء کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کے لیے مسلمانوں کی قربانیاں لاثانی نظیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علماء ہند نے آزادی کی تحریک میں مذہبی رہنمائی کے ساتھ ساتھ قومی بیداری کا فریضہ بھی انجام دیا۔ مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی ناظم نے مزید کہا علماء کرام نے غلامی کے خلاف سب سے پہلے آواز حریت بلند کرنے والوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے عوام کو آزادی کی اہمیت سمجھائی اور غیر منصفانہ کے خلاف متحد ہونے کا حوصلہ دیا علماء نے اپنے مدارس، مساجد اور علمی مراکز کو قومی بیداری کے مراکز کے طور پر استعمال کیا، تحریک آزادی میں علماء نے قیدوبند، جلاوطنی اور جانی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں علماء کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں اور ہندوستان نے آزادی کیلئے حاصل کی۔ انہوں نے بچوں کو آزادی کی قدر و قیمت سمجھاتے ہوئے کہا کہ ایک نسل کو آزادی ملک کی تاریخ سے بھی باخوبی واقف ہونا چاہیے اپنی محنت، تعلیم، اخلاق اور سماجی خدمت کے ذریعے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے انہوں نے بچوں کو اچھی تعلیم کے ساتھ ان کی صحیح تربیت بھی ضروری ہے کیونکہ یہی بچے مستقبل میں ملک و ملت کی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ انہوں نے پروگرام میں حصہ لینے والے تمام طلبہ و طالبات اور ان کی تیاری میں محنت کرنے والے اساتذہ کو مبارکباد پیش کی جامعہ کے طلبہ و طالبات نے مختلف خوبصورت اور معلوماتی پروگرام پیش کیے جنہیں حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ پروگرام پیش کرنے والے طلبہ و طالبات میں سعدیہ زاہد شاہ، شہزاد، نصیر و فرحان، ارسلان کمال پوری، قاری یاسین، ابوذر نانک موڑ، ابوذر بریلی، ادکام ضیر صادق، انیس، شاہد نجیم، اسعد شان محمد عمیر، نصیر، شعبان اور حارث شامل رہے طلبہ و طالبات کی بہترین تیاری اور پر اعتماد انداز پیشکش اساتذہ کی محنت اور حسن تربیت کا واضح ثبوت تھی۔ شرکاء نے بچوں کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے اساتذہ کو بھی مبارکباد پیش کی پروگرام میں قاری محمد راشد، قاری محمد برہان، مولانا برہان، قاری زبیر عالم، قاری ذیشان، قاری محمد طالب، قاری شعیب، ماسٹر شرافت، ماسٹر مسرور، حافظ عبد الاحد، قاری ثار، قاری عبد المعید، قاری شاکر، قاری اعظم رحمانی، قاری دانش، قاری جنید، قاری اعظم کمال، قاری منور، مولانا جاہد قاسمی، عبید الرحمن انصاری، عاقل گل رحمان قریشی اور دیگر اساتذہ و معززین نے شرکت کی آخر میں دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء نے جامعہ کی جانب سے منعقد کئے گئے جشن آزادی کے اس خوبصورت اور بامقصد پروگرام کو سراہتے ہوئے تحسین، اساتذہ اور طلبہ و طالبات کے لیے ایک خوابشات کا اظہار کیا۔

ہمیں اپنے گھروں میں دینی ماحول قائم کرنا ہوگا، بچوں کو بنیادی عقائد اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا ہوگا: مفتی عبدالحسیب قاسمی

کانپور: سماجی معاشرے کی مضبوط بنیاد صحیح عقائد، درست اعمال اور پاکیزہ اخلاق پر قائم ہوتی ہے۔ عقیدہ انسان کے ایمان اور گھر کی بنیاد ہے، جبکہ اعمال معاشرہ اس ایمان کے عملی اثرات کا نام ہے۔ اگر عقائد درست ہوں لیکن کردار اور معاملات درست نہ ہوں تو معاشرہ جتنی اسلامی رونق سے محروم رہ جاتا ہے، اور اگر معاشرتی اصلاح کی کوشش ہو مگر بنیادی عقائد ہی کمزور ہوں تو اصلاح کا مقصد ادھورا رہ جاتا ہے۔ اس لئے آج ہمیں عقائد کے ساتھ اصلاح معاشرہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مذکورہ خطاب مفتی عبدالحسیب قاسمی استاذ مدرسہ مظہر العلوم گھنٹہ گھر بکنٹن گنج کانپور نے شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام و زیر پرتی قاسمیہ شہر کانپور حافظ عبد القدوس باری صدر جمعیۃ علماء کانپور، مفتی محمد عمیر جمعیۃ علماء کانپور و مولانا سہیل قاسمی شہری جمعیۃ علماء کانپور، رفاہ جامع خواتین بعنوان تحفظ عقائد و اصلاح معاشرہ محمودہ مسجد پرم پرہ کانپور میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام نے سب سے پہلے انسان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسالت محمدیؐ اور آخرت کے یقین سے جوڑا۔ قرآن و سنت کے مطالعہ کی دعوت دی۔ آج کے دور میں مختلف گمراہ کن تحریکات، غلط نظریات، بے بنیاد افکار اور سوشل میڈیا کے ذریعہ پھیلنے والی غیر مستند معلومات نوجوان نسل کے ذہنوں کو متاثر کر رہی ہیں۔ ایسے حالات میں ضروری ہے کہ علماء کرام، ائمہ مساجد، والدین اور تعلیمی ذمہ داران نئی نسل کو قرآن و سنت کی روشنی میں بنیادی اسلامی عقائد کی تعلیم دیں اور ان کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کا علمی اور دلیل کے ساتھ جواب دیں۔

اس موقع پر مفتی محمد فاروق ہادی قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشرف العلوم گھنٹہ گھر بازار کانپور نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحفظ عقائد کا مطلب صرف غلط نظریات کی تردید نہیں بلکہ صحیح علم، مضبوط ایمان اور دینی شعور پیدا کرنا بھی ہے۔ ہمیں اپنے گھروں میں دینی ماحول قائم کرنا ہوگا، بچوں کو بنیادی عقائد اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا ہوگا اور نوجوانوں کو ایسے مستند علماء اور دینی مصادر سے جوڑنا ہوگا جہاں انہیں صحیح رہنمائی حاصل ہو۔ اس کے ساتھ اصلاح معاشرہ بھی ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں جھوٹ، غیبت، بدگمانی، دھوکہ دہی، وعدہ خلافی، نشہ، جوا، بے انصافی، فریب، بے حیائی، قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی جیسی برائیاں مختلف شکلوں میں موجود ہیں۔ ان برائیوں کے خاتمے کیلئے مسلسل تقریریں کافی نہیں، بلکہ ہر فرد کو اپنی ذات سے اصلاح کا آغاز کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنے گھروں کو اخلاق و تربیت کا مرکز بننا چاہیے۔ والدین بچوں کی تعلیم کے ساتھ ان کی کردار سازی پر بھی توجہ دیں۔ نوجوان اپنی صلاحیتوں کو مثبت کاموں میں استعمال کریں، تاجر دیانت داری اختیار کریں، پڑوسی ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور معاشرے کے باشعور افراد اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ تحفظ عقائد کا مقصد صحیح تفریح سے اور اصلاح معاشرہ اس فکر کو صحیح کردار میں تبدیل کرتی ہے۔ اس لیے دونوں کام ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر ہم اپنے ایمان کو قرآن و سنت کے مطابق مضبوط کریں، اپنے اخلاق کو نبی کریمؐ کے اسوۂ حسنہ سے سنواریں اور معاشرتی ذمہ داریوں کو دیانت داری سے ادا کریں تو ایک ایسا معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے جو ایمان، علم، اخلاق، عدل، محبت اور بھائی چارے کا نمونہ ہو۔ آیئے عہد کریں کہ اپنے عقائد کی حفاظت، اپنی ذات کی اصلاح اور اپنے معاشرے کی بہتری کے لیے متحد ہو کر کام کریں گے۔ یہی ایک مضبوط، پرامن اور صالح معاشرے کی بنیاد ہے۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں پردہ نشین خواتین اور مرد حضرات موجود تھے۔

رام پال موریہ مہاودیالیہ میں جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا یوم آزادی

رکن اسمبلی اوشا موریہ نے طلبہ کو تعلیم کے تئیں راغب کیا، جمہوریت میں باشعور شہری بننے کا پیغام دیا

شاہجہاں پور: جشن آزادی کے موقع پر رام پال موریہ مہاودیالیہ، سلطان پور گوش میں مختلف پروگراموں کا انعقاد جوش وخروش اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ کیا گیا۔ کالج کی شیور اور تسمین گنج کی رکن اسمبلی اوشا موریہ نے پرچم کشائی کر کے پروگرام کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد جنگ آزادی کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ کالج اساتذہ میں منعقدہ پروگرام کے دوران طلبہ و طالبات نے تقریر، نظم، ڈرامہ اور حب الوطنی کے گیتوں سمیت مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ تمغے بنیں کی شاندار پیشکش نے سبھی موجودوں کو محظوظ کیا۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر یاسمین شرما نے کی۔ اپنے خطاب میں رکن اسمبلی اوشا موریہ نے اپنے موضوع جمہوریت اور تعزیز پیش حکومت کے سابق وزیر مثال اوشا موریہ کے تعلیم کے تئیں تعریف کا ذکر کرتے ہوئے سال 2000 سے اب تک تعلیم کے شعبے میں حاصل ہونے والی کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے ذریعے ہی معاشرے کو مضبوط اور باشعور بنایا جا سکتا ہے۔ جمہوریت کو مضبوط بنانے کے لیے شہریوں کا باشعور اور اپنے حقوق و فرائض سے واقف ہونا ضروری ہے۔ مرحوم مثال اوشا موریہ کی چھوٹی بیٹی اور ایم ایل این کامرس انٹر کالج کی منیجر جیوتی موریہ نے تعلیم سے معاشرتی تبدیلی کے موضوع پر اپنے خیالات پیش کیے۔ انتظامی تعلق کے سکریٹری اور نوجوان سماج وادی رہنما کپ موریہ نے تعلیمی نظام کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر کوشل سریواستو، ڈاکٹر شری ناتھ موریہ، اجرام راج موریہ اور رام نارائن موریہ نے بھی طلبہ سے خطاب کیا۔ صحافی شیو خان نے نوجوانوں، بالخصوص بھین زی، کو اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کے تئیں بھی باشعور رہنے کا پیغام دیا۔ پروگرام میں کالج انتظامی تعلق کے ارکان، اساتذہ و معلمات، طلبہ و طالبات اور علاقے کے معززشہری بڑی تعداد میں موجود رہے۔ اس سلسلے میں تمیش شکلا و پاتھی کرنا کر انٹر کالج میں بھی یوم آزادی کے موقع پر پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

دارالعلوم وقف دیوبند میں جشن آزادی کے پروگرام کا انعقاد

دیوبند، 17 / اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دارالعلوم وقف دیوبند میں حسب سابق امسال بھی جشن آزادی کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی کے دست پر پرچم کشائی عمل میں آئی۔ اس موقع پر انہوں نے ملک کی آزادی کے حوالہ سے پرمغز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو آزاد کرانے میں جو بنیادی کردار مسلم علماء اور عوام نے ادا کیا ہے وہ ناقابل فراموش اور سنہرے الفاظ میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ انہوں نے 1803 سے لیکر 1947 تک آزادی ہند کے لئے جو طویل جدوجہد کی اسکی مثال پیش کی۔ وہ جنگل کی سلاخوں کے پیچھے، پھانسی کے پھندوں پر اور ہر جگہ انگریزوں کے خلاف برسرپیکار رہے۔ مولانا محمد سفیان قاسمی نے اس موقع پر مجاہدین آزادی کا تذکرہ کرتے ہوئے شاہی کے میدان، بیلیاں والہ باغ اور انگریزوں کے ظلم و ستم کا شکار ہونے والے مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے 73 ویں یوم جشن آزادی کی تمام ہندوستانیوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ جب ملک آزاد ہوا تھا تو جمہوری قوانین کا نفاذ عمل میں لایا گیا اس دستور کے اندر تمام ہندوستانیوں اور تمام مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے اپنے مذاہب پر چلنے کی مکمل قدر کرنی چاہئے اور آئین ہند کا احترام کرتے ہوئے ہر بندہ ہندتانی کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اپنے اندر بھی عزم و استقلال کا وہی جوہر پیدا کرنا چاہئے جو نیچے سلطان ٹیپو، مولانا قاسم ناتوتی اور مولانا فضل حق خیر آبادی جیسے مجاہدین آزادی کا طرہ امتیاز تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو آزاد کرانے میں جس قوتی یکجہتی کی مثال ہمارے آباؤ اجداد نے پیش کی ہے ہمیں بھی اس کا نمونہ بنانا چاہئے اور ملک کو فرقہ پرستی عالمگیری اور نسلی تعصب سے پاک صاف بنانے کے لئے ہر ممکن اور ہر طرح کی کوشش کرنی چاہئے۔ پروگرام کا اختتام مولانا محمد سفیان قاسمی کی رقت آمیز دعا پر ہوا۔ اس دوران جملہ اساتذہ و طلبہ کے علاوہ دیوبند کے تمام ذمہ داران اور بڑی تعداد میں قرب و جوار کے لوگ موجود رہے۔

مظفرنگر میں چار ماہ کے دوران 22 افراد کو سزائے موت

مظفرنگر، 17 اگست (پی ٹی آئی) مظفرنگر کی ایڈیشنل سیشن جج عدالت نے گزشتہ چار ماہ کے دوران 10 الگ الگ مقدمات میں مجموعی طور پر 22 افراد کو سزائے موت سنائی ہے۔ سرکاری وکیل کی دیپ کمار کے مطابق یہ تمام فیصلے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج روی کمار دیوا کر کی عدالت نے سنائے ہیں۔ کمار نے کہا کہ ایڈیشنل سیشن جج روی کمار دیوا کر کی عدالت نے سزائے موت دی ہے۔ ان میں سے 6 اپریل کو تین افراد کو سزائے موت سنائی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ اسی عدالت نے دیگر مختلف مقدمات میں 28 اپریل، 20 مئی، 20 مئی کو ایک اور 20 جون کو دو افراد کو سزائے موت سنائی۔ کمار کے مطابق 2 جولائی کو ایک شخص 26 جولائی کو دو اور 17 جولائی کو چار افراد کو سزائے موت سنائی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ اگست میں بھی عدالت نے 12 اگست کو ایک شخص اور 13 اگست کو چار افراد کو سزائے موت سنائی۔

این ٹی پی سی ٹانڈہ میں 80 واں یوم آزادی منایا گیا

راجیو کمار سنہا نے پرچم لہرایا، طلبہ نے پیش کیے حب الوطنی کے پروگرام

ٹانڈہ (امبیڈکر نگر) (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ میں 80 واں یوم آزادی قومی جوش، جذبے اور حب الوطنی کے ماحول میں منایا گیا۔ تقریب میں این ٹی پی سی کے افسران، ملازمین، اہل خانہ، کنٹریکٹ ملازمین، گرامیوا منتظمین کی اکیڈمی، ٹاؤن شپ کے اسکولوں کے طلبہ و اساتذہ اور آس پاس کے دیہات کے لوگوں نے جوش و خروش سے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز قومی نغمے سے ہوا۔ جس کے بعد این ٹی پی سی ٹانڈہ کے پروجیکٹ چیف راجیو کمار سنہا نے قومی پرچم لہرایا۔ پرچم کشائی کے بعد قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ جس میں موجود تمام افراد نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے راجیو کمار سنہا نے یوم آزادی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ملک کی ترقی میں ہر شہری کا اہم کردار ہے۔ انہوں نے سب سے پیشہ ورانہ ذمہ داری، اتحاد اور لگن کے ساتھ قومی خدمت کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی تعمیر ایک مشترکہ ذمہ داری ہے اور اجتماعی کوششوں سے مضبوط اور خوشحال ہندوستان کی تعمیر ممکن ہے۔ تقریب کے دوران این ٹی پی سی ٹانڈہ کے اہل خانہ اور ٹاؤن شپ کے مختلف اسکولوں کے طلبہ کی جانب سے حب الوطنی سے بھرپور ثقافتی پروگرام پیش کیا گیا۔

علی گڑھ میں ''پسماندہ مکالمہ''، سماجی انصاف اور مساوی مواقع پر غور وفکر

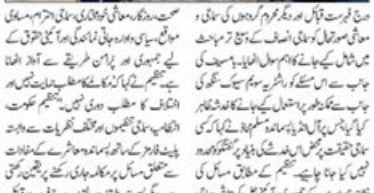

علی گڑھ: امیر چند پال، زبیر وہاب، (اودھ پرہر) علی گڑھ میں آل انڈیا پسماندہ مسلم مجلس اور بامیسف کے مشترکہ زیر اہتمام ''پسماندہ مکالمہ'' پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد پسماندہ معاشرے سمیت محروم اور پسماندہ طبقات کے سماجی، تعلیمی، معاشی اور آئینی مسائل پر باضابطہ مکالمہ قائم کرنا اور سماجی انصاف، مساوی مواقع اور آئینی حقوق سے متعلق امور پر اجتماعی خیال کرنا تھا۔ پروگرام میں دانش گاہوں کے نمائندہ افراد نے تعلیم، صحت، روزگار، معاشی ترقی، سماجی انصاف، آئینی حقوق اور سماجی و سیاسی نمائندگی جیسے اہم موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم مجلس کے قومی صدر محمد یونس، چیف ایگزیکٹو آفیسر بامیسف ڈاکٹر نسیم، قومی مشیر اقلیتی تعلیمی ادارے جناب صدف وہلی ریاست کے اجارہ، ڈاکٹر شاہد جمال انصاری، سیاسی صدر وہلی، ڈاکٹر ریحان شاہری، ریاستی کارکن رجز سکریٹری، جواہر کیت جواد حسین انصاری، ریاستی اجارہ قومی صدر قانونی شعبہ شامل تھے۔ سول سوسائٹی کے سیشن میں علی یونیورسٹی سے مسلم معاشرے کے اندر موجود دیگر پسماندہ طبقات، حاشیائی برادریوں اور مساوی مواقع کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ مقررین نے کہا کہ تعلیم، روزگار، معاشی خودمختاری، سماجی احترام، مساوی مواقع، سیاسی اور اجتماعی نمائندگی اور آئینی حقوق کے لیے جمہوری اور پرامن طریقے سے آواز اٹھانا ہے۔ تنظیم کے کارکنان کے مطابق ریزرویشن کا مطلب صرف ملازمت نہیں ہوتا ہے۔ یہ تنظیم کے مطابق ریزرویشن کا مطلب ہے مساوی انتخاب، سماجی انتظامیوں اور مختلف نظریات سے ہدایت پلیٹ فارم کے مطابق پسماندہ معاشرے کے مفادات سے متعلق مسائل پر مکالمہ جاری رکھنے پر تنظیم زور دیتی ہے۔ دیگر پسماندہ طبقات، دلتوں، سرح فہرست قبائل اور دیگر محروم طبقات کے درمیان مشترکہ مسائل پر مکالمہ اور تعاون کو بھی سماجی انصاف کے لیے اہم قرار دیا گیا۔

پیغمبرِ اسلام کی حیاتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے کامل نمونہ: مفتی فریدالدین

مسلم کمیٹی امروہہ کے زیر اہتمام ۱۷ روزہ جشنِ عید میلاد النبیؐ کی تحت جلسۂ سیرتِ پاکؐ کا انعقاد

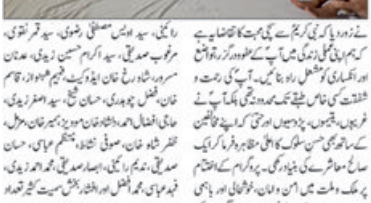

امروہہ: مسلم کمیٹی امروہہ کے زیر اہتمام جاری ۱۷ روزہ تقریبات جشن عید میلاد النبیؐ کے سلسلے میں گزشتہ شب محلہ لقمان واقع مسجد بدر شاہ میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت پاک۔ ﷺ نبیات ترک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ دعائی اجتماع حافظ جاوید کی صدارت اور حاجی خورشید انور کی بہترین نظامت میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ جلسہ کا آغاز حافظ محمد سمیر کے ذریعہ تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا سعد امروہوی، حافظ و قاری مرزا نفس، عبدالمنان اور فہیم سلمانی نے بارگاہ رسالت مآب میں عقیدت و محبت کے منظوم نذرانے پیش کر کے حاضرین کے قلوب کو منور و جلا بخشی۔ اس موقع پر مفتی فرید الدین صاحب نے سیرت طیبہ اور موجودہ دور پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ کی ذات بابرکت پوری انسانیت کے لیے عالمی امن، اعلیٰ اخلاقی اقدار اور سماجی انصاف کا ایک کامل اور بے مثال نمونہ ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ کسی کریکٹر کے سچے ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی نجی زندگی میں آپؐ کے طور اور گزر اور طریقے اور انکساری کو مشعل راہ بنائیں۔ آپؐ کی رحمت و شفقت کسی خاص طبقے تک محدود نہیں بلکہ آپؐ نے غریبوں، یتیموں، پڑوسیوں اور جانی کے ساتھ حقوق کے ساتھ حسن سلوک کا عملی مظاہرہ فرما کر ایک صالح معاشرے کی بنیاد رکھی۔ پروگرام کے اختتام پر ملک و ملت میں امن و امان، خوشحالی اور باہمی اخوت و رواداری کے لیے خصوصی رقت انگیز دعا کی گئی۔ اس بابرکت موقع پر منصور احمد ایڈوکیٹ، فیض عالم رائینی، سید علی امام رضوی، حاجی عبدالقیوم رائینی، سید اویس مصطفیٰ رضوی، سید قمر نقوی، مرغوب صدیقی، سید اکرام حسین زیدی، عدنان مسرور، شاہد خان ایڈوکیٹ، فہیم ملہاوی، قاسم خان، فضل چوہدری، حسان شیخ، سید احمد زیدی، حامی افضال احمد، شاہد خان مویز، کمیر خان، عزل، نظر شاہ خان، صوفی نشاۃ، منتظم عباسی، حسان صدیقی، ندیم رائینی، اصدار صدیقی، محمد احمد زیدی، فہد عباسی، محمد افضل اور ابشر، بخش سمیت کثیر تعداد میں متاثی معززین اور عقیدت مند موجود رہے۔ جلسہ کے کنوینر شیخ اعظم اور منصور احمد ایڈوکیٹ نے تمام حاضرین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

پسماندہ مسلم طلبہ کے مسائل پر اے ایم یو وائس چانسلر سے ملاقات، وفد نے یادداشت پیش کی

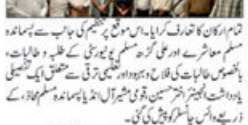

علی گڑھ: آل انڈیا پسماندہ مسلم مجلس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے 16 اگست 2026 کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی وائس چانسلر محترمہ نعیمہ خاتون اور سابق وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز سے ان کی رہائش گاہ پر خیر سگالی ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول، پسماندہ مسلم معاشرے سے تعلق رکھنے والے طلبہ کے مسائل، طالبات کی سلامتی و تحفظ و بہبود اور غریب طلبہ کے لیے وظائف کی سہولیات سمیت متعدد اہم امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے آغاز میں وفد کے ارکان نے وائس چانسلر محترمہ نعیمہ خاتون اور سابق وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز کو گلدستہ پیش کیے اور ان کے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر محمد یونس نے وفد میں شامل تمام ارکان کا تعارف کرایا۔ اس موقع پر تنظیم کی جانب سے پسماندہ مسلم معاشرے اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات، بالخصوص طالبات کی فلاح و بہبود اور تعلیمی ترقی سے متعلق ایک تفصیلی یادداشت انجینئر اختر حسین، قومی مشیر آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ، کے ذریعے وائس چانسلر کو پیش کی گئی۔

یادداشت میں اہم مطالبات

پسماندہ مسلم طلبہ و طالبات کو مناسب رہائشگاہ کی دی جائے وفد نے مطالبہ کیا کہ یونیورسٹی کے انتظامی اور تعلیمی نظام میں سماجی و معاشی طور پر پسماندہ مسلم معاشرے سے تعلق رکھنے والے طلبہ اور ملازمین کو مناسب نمائندگی فراہم کرنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی آئینی و قانونی دفعات کے مطابق ایسے دستیاب تعلیمی مواقع اور ریزرویشن کی سہولیات سے فائدہ پہنچانے کی سمت میں بھی ضروری عمل کیا جائے۔ وفد نے کہا کہ تعلیم سماجی اور معاشی پسماندگی کے خاتمے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ ''لفظ غریب، پسماندہ اور محروم طبقات کے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے بہتر مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ان کی تعلیمی ضروریات اور بنیادی سہولیات پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

قتل کی سنسنی خیز واردات سے علاقے میں خوف وہراس، پولیس تفتیش جاری

پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا، اہل محلہ و دیگر افراد سے بوربی پوچھ تاچھ

بلند شہر 17 اگست (پریس ریلیز) سکندر آباد

ناگ پنچمی طاقت، سادھنا اور روحانی بیداری کا اہم تہوار ہے

گورکھپور میں ریاستی سطح کی انعامی رقم والی مردوں کی کشتی مقابلے کی اختتامی تقریب سے وزیر اعلیٰ نے خطاب کیا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدیتیہ ناتھ نے ناگ پنچمی کے مقدس تہوار پر ریاست کے عوام کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ ناگ پنچمی ہندوستانی ثقافت اور روایت میں طاقت، سادھنا اور روحانی بیداری سے وابستہ اہم تہوار ہے۔ شراون ماہ میں ایودھیا دھام میں جھولا میلہ اور مشرقی اتر پردیش میں کجری میلوں سمیت مختلف روایتی تقریبات کی ایک بھرپور روایت رہی ہے۔ ان تقریبات کے ساتھ دنگل اور کشتی کی روایت بھی طویل عرصے سے وابستہ رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ آج ضلع گورکھپور میں ناگ پنچمی کے مقدس تہوار اور شراون ماہ کے تیسرے پیر کے موقع پر منعقد ریاستی سطح کی انعامی رقم والی مردوں کی کشتی مقابلے کی اختتامی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے مختلف زمروں میں حصہ لینے والے پہلوانوں کی حوصلہ افزائی کی اور فاتح رہنے والے کھلاڑیوں کو انعامات اور سرٹیفکیٹ دے کر اعزاز سے نوازا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مشرقی اتر پردیش کے پہلوان کئی دہائیوں سے گورکھپور میں منعقد ہونے والے دنگل مقابلوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ ناگ پنچمی کے موقع پر کشتی مقابلے کا انعقاد اسی روایت کو آگے بڑھانے کا ایک اہم قدم ہے۔ اس سال پہلی بار 300 سے زائد پہلوانوں نے مقابلے میں حصہ لیا۔ اتر پردیش ویر ایکسپنسو، اتر پردیش کنار اور اتر پردیش کیسری سمیت مختلف زمروں میں پہلوانوں نے اپنی مہارت اور صلاحیت کا شاندار مظاہرہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ دو دنوں سے موسم کی ناموافق صورت حال کے باوجود بڑی تعداد میں کھیلوں کے شائقین نے مقابلے میں موجود رہ کر پہلوانوں کی حوصلہ افزائی کی۔ صبح سے شام تک سیکڑوں کشتی کے مقابلے ہوئے۔ یہ جوش و خروش بتاتا ہے کہ ریاست میں کھیل اور کھیلوں کی ثقافت نے کتنی معاشرے کی دلچسپی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اتر پردیش ویر ایکسپنسو اور اتر پردیش کنار کے ذریعے مقابلوں میں پہلوانوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ کھیل میں جیت اور ہار اپنی جگہ ہے لیکن میدان میں اتر کر پوری صلاحیت کے ساتھ مقابلہ کرنا ہی کھلاڑی کی حقیقی شناخت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے دونوں زمروں کے فاتح کھلاڑیوں کو مبارکباد دی اور رنر اَپ کھلاڑیوں کی کارکردگی کو بھی سراہا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں گزشتہ 12 برسوں میں ملک نے ہر شعبے میں وسیع پیمانے پر تبدیلی دیکھی ہے۔ کھیل اور کھیلوں کی ثقافت کے شعبے میں بھی اہم تبدیلی آئی ہے۔ کھیلو انڈیا یوتھ انڈیا، رکن پارلیمنٹ کھیل کود مقابلہ، رکن اسمبلی کھیل کود مقابلہ اور بلیس سطح پر منعقد ہونے والے مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا ذریعے نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کے نئے مواقع ملے ہیں۔ آج ملک کے کھلاڑی بین الاقوامی مقابلوں میں اعتماد کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں اور ملک کے لیے تمغے جیت رہے ہیں۔ حال ہی میں منعقد کامن ویلتھ مقابلے میں ہندوستانی کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اتر پردیش کے 9 کھلاڑیوں نے اس میں حصہ لیا، جن میں 3 کھلاڑیوں نے ملک کے لیے تمغے حاصل کیے۔ ان میں ایک طلائی، ایک چاندی اور ایک کانسی کا تمغہ شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش حکومت نے کھلاڑیوں کے مفاد میں موثر حکمت عملی پالیسی نافذ کی ہے۔ ملک اور ریاست کے لیے تمغے جیتنے والے کھلاڑیوں کو سرکاری ملازمت میں تقرری دی جا رہی ہے۔ اب تک 500 سے زائد کھلاڑیوں کو مختلف سرکاری خدمات میں مقرر کیا جا چکا ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سے لے کر ڈپٹی ایس پی تک کے عہدوں پر کھلاڑیوں کو مواقع دیے گئے ہیں۔ آنے والے وقت میں تقریباً 500 مزید کھلاڑیوں کو اتر پردیش پولیس سمیت ریاست کے مختلف محکموں میں سرکاری ملازمت کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ حکومت کا مقصد ہے کہ نوجوان کھیل کو صرف شوق کے طور پر نہ دیکھیں بلکہ اسے کیریئر اور ملک کی خدمت کے ذریعہ کے طور پر اپنا لیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اولمپک میں طلائی تمغہ جیتنے والے کھلاڑی کو ریاستی حکومت کی جانب سے 6 کروڑ روپے، چاندی کا تمغہ جیتنے والے کو 4 کروڑ روپے اور کانسی کا تمغہ جیتنے والے کو 2 کروڑ روپے کی انعامی رقم دی جاتی ہے۔ اولمپک میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو 10 لاکھ روپے اور کامن ویلتھ و ایشیائی گیمز میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو 5 لاکھ روپے کی امدادی رقم فراہم کی جا رہی ہے۔ بیٹیشن گیمز کے کھلاڑیوں کو بھی ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کھیلوں کی ترقی کے لیے مضبوط ایکو سسٹم تیار کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ ہر بلاک میں مِنی اسٹیڈیم، ہر ضلع میں اسٹیڈیم اور ہر کشمری سطح پر اسپورٹس کالج قائم کیا جائے۔ اسپورٹس کالجوں میں سینئر آف ایکسی لینس تیار کیے جائیں گے۔ ان مراکز میں کس مخصوص کھیل کی بین الاقوامی سطح کی ضروریات کے مطابق تربیت، سہولیات اور ماہر کوچ دستیاب کرائے جائیں گے۔ پرانے اور تجربہ کار کھلاڑیوں کو کوچ کے طور پر شامل کر کے نئی صلاحیتوں کو تیار کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش میں پہلے کوئی اسپورٹس یونیورسٹی نہیں تھی۔ ریاستی حکومت نے بابا کی جادوگر میجر دھیان چند کے نام پر میرٹھ میں اسپورٹس یونیورسٹی قائم کی ہے۔ وہاں نصاب شروع ہو چکے ہیں اور عالمی معیار کی کھیلوں کی سہولیات تیار کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ حکومت کی جانب سے فراہم کے جا رہے کھیلوں سے متعلق مواقع کا فائدہ اٹھائیں اور اپنی صلاحیتوں کو قومی و بین الاقوامی سطح پر پیش کریں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جتنے زیادہ نوجوان کھیل اور کھیلوں کی سرگرمیوں سے وابستہ ہوں گے، اتنا ہی وہ منشیات سے دور رہیں گے۔ موجودہ وقت میں نوجوان نسل کے سامنے نشہ آور اشیا کے ساتھ سماجی اسمارٹ فون کے ضرورت سے زیادہ استعمال کا بھی چیلنج ہے۔ منشیات کے مافیا نوجوانوں کو اپنے جال میں پھنسا کر ملک کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔ ہر بہادر شہری اور محب وطن کو اس کے خلاف جنگ میں شریک ہونا ہوگا۔ نوجوان اسمارٹ فون پر اپنا قیمتی وقت جسم و روح کی ضروری طور پر خرچ نہ کریں۔ اگر روزانہ کچھ وقت جسم اور کھیل کے لیے دیا جائے تو جسم اور دماغ صحت مند رہیں گے اور نوجوان زندگی کے چیلنجوں کا بہتر طریقے سے سامنا کر سکے گا۔ صحت مند نوجوان ہی صحت مند معاشرے اور مضبوط ہندوستان کی تعمیر میں موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسی بھی کھلاڑی کے لیے خود کو منضبط اور خود پر قابو رکھنا انتہائی اہم ہے۔

یوگی حکومت نے آلو کسانوں کے مفاد میں اٹھایا بڑا قدم

تین نئی اسکیموں کے لیے پورٹل لانچ کیا

لکھنؤ: 17 اگست۔ ریاست کی یوگی حکومت نے آلو پیدا کرنے والے کسانوں کے مفاد میں ایک بڑا قدم اٹھایا ہے اور مالی سال 2026-27 کے لیے تین اہم اسکیمیں نافذ کی ہیں۔ باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی غیر ملکی تجارت اور زرعی برآمدات کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) دنیش پرتاپ سنگھ نے آج ان اسکیموں کے کامیاب اور شفاف عمل آوری کے لیے نئے تیار کردہ آن لائن پورٹل potato.uphorticulture.in/ کو ادھیان بھون، سپرو مارگ، میں لانچ کیا۔ وزیر سنگھ نے بتایا کہ آلو کی زیادہ پیداوار کی وجہ سے مارکیٹ کی قیمتوں میں گراوٹ سے کسانوں کو راحت فراہم کرنے کے لیے، 1000 کروڑ روپے کا بھنڈارہ پرائس اسٹیبلائزیشن فنڈ قائم کیا گیا ہے، جس کے لیے 100 کروڑ روپے کی نو کن رقم فراہم کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت آلو کی پیداواری لاگت کا تعین، ایگریکلچر پروڈکشن کمشنر کی سربراہی میں قائم کمیٹی کرے گی۔ کسانوں کو طے شدہ پیداواری لاگت کا 25 فیصد یا پیداواری لاگت اور فروخت کی شرح کے درمیان فرق، جو بھی کم ہو، سبسڈی دی جائے گی۔ سبسڈی زیادہ سے زیادہ 2 ہیکٹر فی کسان اور زیادہ سے زیادہ 240 کوئنٹل فی ہیکٹر پر دی جائے گی۔ اس سے تقریباً 12 سے 14 لاکھ کسان مستفید ہوں گے۔ اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے، کسانوں کو صرف آن لائن درخواست دینا ہوگی۔ آف لائن درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ سبسڈی کی رقم آدھار سیڈ ڈی بی ٹی کے ذریعے براہ راست اہل کسانوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جائے گی۔ کسانوں کو نئے اور اعلیٰ معیار کے آلو کے بیج فراہم کرنے کے لیے 5 کروڑ روپے کی بیج کی شرح میں رعایتی اسکیم نافذ کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت، فی ہیکٹر پیداواری لاگت کو کم کرتے ہوئے بنجمک کی طرف سے بنیادی آلو کے بیجوں کی خریداری پر زیادہ سے زیادہ 1000 ٹی کوئنٹل کی رعایت فراہم کی جائے گی۔ اس سے 15000 سے زائد کسانوں کو فائدہ ہوگا۔

پردھان منتری متسیا سمپدا یوجنا کے تحت 24 اگست تک آن لائن درخواستیں طلب

لکھنؤ: 17 اگست۔ پردھان منتری متسیا سمپدا یوجنا کے تحت، اتر پردیش کے فشریز ڈپارٹمنٹ نے 14 اگست 2026 سے محکمہ جاتی پورٹل fisheries.up.gov.in کو کھولا ہے تاکہ 93.33 ہیکٹر (جنرل، خواتین اور شیڈولڈ کمیونٹی) میں کھارے پانی کے تالابوں کی تعمیر اور سرمایہ کاری کے لیے آن لائن درخواستیں وصول کی جائیں۔ 22.667 ہیکٹر (خواتین اور درج فہرست ذات) میں پروش یونٹ کی تعمیر، گھر کے چھوڑے آر اے ایس 241 یونٹس (خواتین کمیونٹی)، 65000 انگلیوں (جنرل، خواتین اور درج فہرست ذات) کے لیے ذخائر میں فش فنگرلنگ سائنگ اور روزی روٹی اور غذائیت کے لیے 500 پنشن، عام خاندانوں کے لیے روایتی فوائد کے ساتھ خاندانوں کے لیے روایتی فوائد کا احاطہ کرتا ہے۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ 24 اگست 2026 ہے۔ اسکیم کے تحت منصوبوں کی تفصیلات، یونٹ لاگت، درخواست کا عمل، درخواست کے ساتھ منسلک ہونے والے دستاویزات اور تفصیلی وضاحت اور اشتہار محکمہ کے پورٹل http://fisheries.up.gov.in پر دیکھا جا سکتا ہے۔

ارمائزنگ ہوم میں یوم آزادی پر پرچم کشائی کی گئی

اجے رائے کے تین سالہ دور پر کانگریسیوں نے مٹھائی کھلا کر منائی خوشی

لکھنؤ۔ آل انڈیا محمدی مشن کے سرپرست مولانا ابوالعرفان فرنگی محلی نے کہا کہ 12 ربیع الاول کو نقشے والا جلوس محمدی کوئی نئی رسم نہیں ہے۔ سال 1977 تک ان کے مرحوم والد مفتی ابوالقاسم محمد عتیق میاں کی قیادت میں شہر کی گلی گلی میں جلوس محمدی نکالا جاتا تھا اور جشن عید میلاد النبیؐ کا انعقاد ہوتا تھا۔ جسے شیعہ سنی جھگڑے اور شہر کے حالات کو دیکھتے ہوئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ مولانا نے کہا کہ جلوس محمدی کے ذریعے امن و امان، بیرا وحدت اور بھائی چارے کا پیغام عام کیا جاتا ہے۔ مولانا جیرو چوک کے فرنگی محل واقع محمدی مشن کے دفتر میں منعقد عہدیداران کی میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ میٹنگ میں مشن کے قومی صدر اقبال باشی نے کہا کہ 26 اگست کو شاہ مینا شاہ کی مزار سے جلوس محمدی نکالا جائے گا۔ انہوں نے انجمنوں سے جلوس کی تیاریاں زور و شور سے کرنے اور اپنے جھنڈوں کے مدارس، مساجد اور گھروں میں جشن محمدی کا انعقاد کرنے کے رسول کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کی اپیل کی۔ مشن کے جنرل سکریٹری طارق باشی نے بتایا کہ جلوس کے سلسلے میں انتظامیہ کو خط بھیج کر مطلع کیا جا چکا ہے۔

مرثیہ ہماری تہذیبی، اخلاقی اور ادبی تاریخ کا روشن ترین باب: پروفیسر عباس رضا نیر

’اردو مرثیہ: کل، آج اور کل‘ موضوع پر یک روزہ بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ (17 اگست) شعبۂ اردو لکھن ہی گرلز پی جی کالج لکھنؤ، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی میموریل سوسائٹی لکھنؤ، اور شعبۂ اردو ممتاز پی جی کالج لکھنؤ کے باہمی اشتراک سے ایک روزہ بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد کیفٹی آڈیٹوریم اکاوی، نشاط گنج لکھنؤ میں عمل میں آیا۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی سابق صدر پروفیسر فرح جبیں کی صدارت میں منعقد اس یک روزہ بین الاقوامی سیمینار میں بطور مہمانِ خصوصی مساس کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر تشال مسعود نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے طلبہ، اساتذہ اور دیگر مہمانان کے سوالات کے تشفی بخش جوابات بھی دیے۔ تقریب میں بحیثیت مہمان اعزازی لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر عباس رضا نیر نے اردو مرثیے کے مدارج اور صراحل پر مفصل گفتگو پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اردو مرثیہ محض ایک صنفِ سخن نہیں بلکہ ہماری تہذیبی، اخلاقی اور ادبی تاریخ کا روشن ترین باب ہے۔ کربل کے شروع ہونے والے ابتدائی نقوش سے لے کر لکھنؤ میں اس کے ارتقا، اور پھر میر انیس و مرزا دبیر کے عہد زریں تک، مرثیے نے زبان و بیان، منظر کشی اور جذبات نگاری کے وہ معیار قائم کیے جو دنیا کے کسی بھی اعلیٰ رزمیہ ادب کے برابری کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرثیے نے ہر دور میں ظلم کے خلاف آواز اٹھانے اور حق و صداقت پر قائم رہنے کا آفاقی درس دیا ہے، اسی لیے ماضی کی طرح آج اور آنے والے کل میں بھی اس کی فکری اور ادبی معنویت مسلمہ رہے گی۔ اپنے صدارتی کلمات میں پروفیسر فرح جبیں نے کہا کہ اردو مرثیہ نگاری ہماری ادبی و ثقافتی تاریخ کا ایک درخشندہ باب ہے۔ کلاسیکی دور میں میر انیس اور مرزا دبیر نے اسے بلندی بام پر پہنچایا اور نہ صرف سانحۂ کربلا کے روحانی پہلوؤں کو اجاگر کیا بلکہ اردو زبان کو بے مثال مسدس، رزمیہ شاعری اور منظر کشی کے کئی جہتوں اعلیٰ نظم و ضبط، سماجی ذمہ داری اور ملک کے تئیں وفاداری کا جذبہ مضبوط ہونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر مانویندر سنگھ نے مزید کہا کہ ترنگا ہمارے قومی وقار، اتحاد اور قربانیوں کی علامت ہے۔ ہمیں قومی پرچم کا احترام کرتے ہوئے ملک کی ترقی، امن اور بھائی چارے کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انھوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے تعلیمی سفر کے ساتھ ساتھ معاشرے میں مثبت تبدیلی اور قومی شعور بیدار کرنے میں بھی فعال کردار ادا کریں۔ ترنگا یاترا کے اختتام پر ڈاکٹر شمی مشرا نے رضا کاروں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے قومی پروگرام نوجوانوں میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بزم خواتین کے زیر اہتمام جشن آزادی کا انعقاد

لکھنؤ۔ 80ویں یوم آزادی کے موقع پر بزم خواتین کے زیر اہتمام زنانہ پارک، امین آباد میں جشن آزادی کا انعقاد کیا گیا۔ پرگرام کا آغاز پرچم کشائی سے ہوا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں موجود خواتین نے حب الوطنی سے سرشار ترانہ ’ہمارے جہاں سے اچھا‘ پیش کیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی ودیالیہ، لکھنؤ کی سابق پرنسپل ڈاکٹر شاہدہ صدیقی نے کہا کہ آج ہم اپنے عظیم ملک ہندوستان کا یوم آزادی منانے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ یہ دن ہمیں ان بے شمار قربانیوں کی یاد دلاتا ہے جو ہمارے بزرگوں نے آزادی حاصل کرنے کے لیے دیں۔ 15 اگست صرف ایک تاریخی دن نہیں بلکہ یہ ہمیں اتحاد، بھائی چارے اور قومی یکجہتی کا پیغام بھی دیتا ہے۔ پروفیسر سامیہ رئیس نے کہا کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف مذاہب، زبانیں اور رسم و رواج ایک ساتھ پروان چڑھتے ہیں۔ کہیں ہندی بولی جاتی ہے، کہیں اردو، کہیں تمل، کہیں مراٹھی اور کہیں پنجابی۔ کہیں دیوالی منائی جاتی ہے، کہیں عید کی خوشیاں اور کہیں کرسمس اور گورنانک جینتی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری یہ رنگا رنگی تہذیب ہماری کمزوری نہیں بلکہ ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ پھولوں کی خوبصورتی ایک رنگ سے نہیں بلکہ مختلف رنگوں کے امتزاج سے پیدا ہوتی ہے۔ بزم خواتین کی صدر بیگم شہناز سرور نے اپنے خطاب میں کہا کہ آزادی ہمیں صرف اپنے حقوق کا احساس نہیں دلاتی بلکہ اپنی ذمہ داریوں کی بھی یاد دلاتی ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مذہب، زبان، ثقافت اور جذبات کا احترام کریں۔ ہمیں نفرت کے بجائے محبت، مخالفت کے بجائے مکالمے اور تقسیم کے بجائے اتحاد کو فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم ذات، مذہب، زبان یا علاقے کے نام پر ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو ہماری طاقت کمزور ہو جائے گی، لیکن اگر ہم اپنے اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ترقی کرنے سے نہیں روک سکتی۔ انہوں نے خواتین سے اپیل کی کہ اس جشن آزادی کے موقع پر ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ ہم مختلف ضرور ہیں لیکن بٹے ہوئے نہیں ہیں۔ ہماری زبانیں مختلف ہو سکتی ہیں مگر ہمارا دل ایک ہے۔ ہماری ثقافتیں مختلف ہو سکتی ہیں مگر ہمارا وطن ایک ہے۔

جلوس محمدی کے ذریعے امن کا پیغام عام ہوتا ہے: قاضی شہر

محمدی مشن کا جلوس محمدی کی سلسلے میں اہم اجلاس فرنگی محل میں منعقد

لکھنؤ 17 اگست (پریس ریلیز) مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی سرپرست آل انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی قومی صدر محمدی مشن سید اقبال باشی کی صدارت میں محمدی مشن کے ہیڈ آفس فرنگی محل چوک لکھنؤ میں جلوس محمدی کی تیاریوں کے سلسلے میں اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ کا آغاز قاری محمد کمال کی تلاوت کلام پاک سے ہوا نعت پاک کا نظرانہ قاری شاہ محمد نظامی نے پیش کیا۔ مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلے نے اپنے خطاب میں کہا کہ 12 ربیع الاول کے مبارک موقع پر نکلنے والے جلوس محمدی کوئی نئی رسم نہیں ہے، لکھنؤ میں میر ہے والد ماجد مفتی ابوالقاسم محمد عتیق میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ کی قیادت میں 1977 تک لکھنؤ کی گلی گلی میں جلوس محمدی، جشن عید میلاد النبیؐ کا اہتمام کیا گیا جو کہ جب شیعہ سنی فسادات کے وقت حفاظتی انتظامات اور شہر کے حالات کی وجہ سے اسے کچھ دنوں کیلئے احتیاطی تدبیر اختیار کرتے ہوئے روک دیا گیا تھا۔ اب حالات سازگار ہونے پر آل انڈیا محمدی مشن کے زیر اہتمام لکھنؤ کی ہر گلی اور چوراہے سے گزرتے ہوئے درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینہ شاہ ”پرنچ“ کو جو تبرکاً پھولے پارک چوک پر اختتام پذیر ہوتا ہے جس میں تمام اہل سنت والجماعت کے ساتھ ساتھ مختلف مذاہب کے لوگ شریک ہوتے ہیں اور گنگا جمنی تہذیب کی مثال قائم کرتے ہوئے۔ امن، امان اور محبت اور بھائی چارے کے پیغام کو عام کیا جاتا ہے۔ یہی ہمارا مشن ہے، اس کی زندہ مثال ہے کہ جب سے لکھنؤ میں جلوس محمدی اپنی شان و شوکت کے ساتھ نکلنا شروع ہوا ہے، باہمی جھگڑے ختم ہو گئے ہیں۔ جس کے لیے میں اور میری تنظیم لکھنؤ کے عوام اور ضلع انتظامیہ اور گورنمنٹ کے ہمیشہ شکر گزار ہیں۔ سید اقبال باشی قومی صدر محمدی مشن رجسٹرڈ نے اپنے بیان میں کہا کہ تمام انجمنوں اور ذمہ داران کو آگاہ کیا جائے کہ بھیشگی طرح اس سال بھی آل انڈیا محمدی مشن کے زیر اہتمام جلوس محمدی 26 اگست کو نکالا جائے گا۔ تمام انجمنوں سے گزارش ہے کہ جلوس محمدی سے متعلق تمام تر تیاریاں زور شور سے مکمل کر دیں، پورا مہینہ اپنے اپنے مدارس، مساجد اور گھروں میں جشن عید میلاد النبیؐ کا اہتمام کریں، رسول اللہ کا پیغام امن، آپ کی تعلیم، آپ کی قربانیوں کو عام کریں تاکہ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں سے لوگوں کو بچایا جا سکے۔ مولانا عفان عتیق فرنگی محلی نے کہا کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی مشن کی جانب سے 12 روزہ پروگرام جس کا آغاز چاند نظر آنے پر پرچم کشائی سے کیا جا چکا ہے، پہلی ربیع الاول سے 11 ربیع الاول تک جامعہ ہیرا العلوم فرنگی محل فیض اللہ گنج کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں میں جشن عید میلاد النبیؐ منعقد کیا جا رہا ہے۔ 12 روزہ پروگرام کا اختتام جلوس محمدی نکال کر کیا جائے گا۔ طارق باشی جنرل سکریٹری محمدی مشن نے بتایا کہ ہمارے کہا کہ مشن ضلع انتظامیہ کو 12 روزہ پروگرام کے تعلق سے خط دے کر آگاہ کر چکا ہے، وقتاً فوقتاً ضلع انتظامیہ سے ملاقاتیں کر کے اجازت لینے کی کوشش شروع کی جا چکی ہے جس میں ضلع انتظامیہ کی طرف سے ہر سال کی طرح اس سال بھی بھرپور تعاون مل رہا ہے۔

حب الوطنی صرف نعرے لگانے تک محدود نہیں، ذمہ داری نبھانا بھی ضروری: ڈاکٹر مانویندر

لینگویج یونیورسٹی میں روورز رینجرز یونٹ کی جانب سے ترنگا یاترا کا انعقاد

لکھنؤ، 17 اگست: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے روورز رینجرز یونٹ کی جانب سے حب الوطنی، قومی یکجہتی اور ملک کے تئیں فخر کے جذبے کو مضبوط بنانے کے مقصد سے واٹس چانسلر پروفیسر اے جیتیا کی رہنمائی میں میں ایک ترنگا یاترا کا انعقاد کیا گیا۔ ترنگا یاترا بوا کلام آزاد آڈیٹوریم بلڈنگ سے شروع ہو کر تھیکیہ گیٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔ ترنگا یاترا میں روورز رینجرز کے رضا کاروں کے ساتھ یونیورسٹی کے طلبہ نے بھی جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ ہاتھوں میں قومی پرچم تھامے شرکاء نے قومی یکجہتی، حب الوطنی اور ملک کی سالمیت سے متعلق نعرے بلند کیے۔ اس موقع پر طلبہ عوام میں قومی اتحاد، ملک سے محبت اور قومی پرچم کے احترام کے حوالے سے بیداری پیدا کرنے کی مہم بھی چلائی۔ اس موقع پر روورز کے انچارج ڈاکٹر مانویندر سنگھ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حب الوطنی محض قومی پرچم لہرانے یا نعرے لگانے تک محدود نہیں بلکہ ملک کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا اور انہیں پوری ایمانداری کے ساتھ ادا کرنا ہی حقیقی حب الوطنی ہے۔ انھوں نے کہا کہ نوجوان کسی بھی ملک کا مستقبل ہوتے ہیں اس لیے ان کے اندر قومی یکجہتی، نظم و ضبط اور سماجی ذمہ داری اور ملک کے تئیں وفاداری کا جذبہ مضبوط ہونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر مانویندر سنگھ نے مزید کہا کہ ترنگا ہمارے قومی وقار، اتحاد اور قربانیوں کی علامت ہے۔ ہمیں قومی پرچم کا احترام کرتے ہوئے ملک کی ترقی، امن اور بھائی چارے کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انھوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے تعلیمی سفر کے ساتھ ساتھ سماجی خدمات اور قومی اتحاد کو فروغ دینے میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔ ترنگا یاترا کے اختتام پر ڈاکٹر شمی مشرا نے رضا کاروں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے قومی پروگرام نوجوانوں میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

عالم انسٹیٹیوٹ میں یوم جشن آزادی جوش و خروش سے منایا گیا

لکھنؤ۔ (نامہ نگار) ہر سال کی طرح امسال بھی 80 ویں یوم آزادی کے موقع پر مصاحب تج واقع (AIMS) عالم انسٹیٹیوٹ اف ماڈرن اسٹڈیز میں یوم جشن آزادی جوش و خروش سے منایا گیا، اور پرچم کشائی کی گئی۔ پرچم کشائی کے اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر ثروت تقی، مولانا جعفر عباس صاحب اور مہمان خصوصی ایڈوکیٹ حسن یعقوب موجود رہے۔